SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, November 12, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٣﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٥٤﴾

[ترجمہ :۔ اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں کو کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہونا خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ تو بخشنے والا مہربان ہے اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب واقع ہو اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ پھر تم کو مدد نہیں ملے گی ۔]

QUESTIONS AND ANSWERS

<u>جناب چیئرمین</u> : وقفہ سوالات ' سوال نمبر 144 قاضی حسین احمد صاحب۔

144. *Qazi Hussain Ahmad: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to construct overhead bridge at Faizabad Square, Islamabad, if so, when?

Ch. Amir Hussain: Yes. Construction will start after approval of the scheme and provision of requisite funds by the Government.

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, November 12, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُواْ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٥٣﴾ وَأَنِيبُوٓاْ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُواْ لَهُۥ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ ٱلْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿٥٤﴾

[ترجمہ :۔ اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں کو کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہونا خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ تو بخشنے والا مہربان ہے اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب واقع ہو اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ پھر تم کو مدد نہیں ملے گی ۔]

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : وقفہ سوالات ' سوال نمبر 144 قاضی حسین احمد صاحب۔

144. *Qazi Hussain Ahmad: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to construct overhead bridge at Faizabad Square, Islamabad, if so, when?

Ch. Amir Hussain: Yes. Construction will start after approval of the scheme and provision of requisite funds by the Government.

ڈاکٹر محمد ریحان : کیاوزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ معاملہ کب تک کنسٹرکشن کی طرف بڑھ جائے گا کیوں کہ موجودہ وقت میں ہروقت ٹریفک جام رہتی ہے اور لوگوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب چیئرمین کوئی definite time دیناتواس لئے مشکل ہو گا کہ اس کی feasibility تیار ہورہی ہے اور اس feasibility کے بعد یہ طے کیاجائے گا کہ ڈیزائن کون ساہو گا' PC-I تیار ہو گاپھر PC-II تیار ہو گا پھر فنڈز اس کے مطابق allocate ہوتے ہیں اس لئے period دینامشکل ہے۔

سید عباس شاہ : کیاوزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ یہ جوجواب ہے اس کامطلب ہے کہ اس سال اس construction نے شروع نہیں ہونا کیوں کہ Approval of the scheme and provision of requisite funds they both are not available تو yes کی مجھے سمجھ نہیں آتی کہ "ہاں" کیامطلب ہے بننے کوتوسوسال کے بعد بھی کوئی چیز بن سکتی ہے is there any definite period کہ کس point تک اس پر کام شروع ہوجائے گا۔

چوہدری امیر حسین : جناب وہ میں نے پہلے گزارش کر دی کہ definite period دینامشکل ہے۔

قاضی حسین احمد : جناب والا' یہ سوال پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ یہ بہت ہی اہم point ہے اور حکومت اس طرف متوجہ ہو جائے اور اس اہم point پر اس وقت سارے اسلام آباد کو اور اس پورے capital کو تکلیف ہے' دہانہ ہے دارالحکومت کا' تواس جواب کامطلب یہ ہے کہ اس کے بارے میں کوئی قدم آگے نہیں بڑھا کوئی عملی قدم اس کے اوپر آگے نہیں بڑھا اس لئے ہم یہ چاہئیں گے کہ وزیر صاحب ٹھیک طریقے سے ہمیں بریف کر دیں کہ یہ کس مرحلے میں ہے ؟

چوہدری امیر حسین : جناب والا ! گزارش یہ ہے کہ حکومت اس معاملے میں بڑی سنجیدہ ہے feasibility تیار کرنے کے لئے کہا گیاہے اور اس میں چونکہ اس کاجو آدھا حصہ ہے half of the intersection وہ پنجاب Highway کے تحت آتا

ہے ان سے بھی مشورہ کیا جارہا ہے feasibility تیار ہونے کے بعد ہی یہ فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی اگلا سوال نمبر 145۔

145. *Raja Muhammad Afzal Khan: Will the Minister for Commerce be pleased to state whether it is a fact that enquiries are being held against high-ranking officials of Export and Imports, Ministry of Commerce on various charges, if so, against whom?

Malik Muhammad Naeem Khan: Enquiries are not being held against high-ranking officials of Exports and Imports, Ministry of Commerce.

However, the following irregularities have come to the notice of this Ministry which are being enquired into :—

(a) Complaint against *ex*-Registrar Trade Marks Registry by Supports Goods Manufacturers & Exporters Association, Sialkot, regarding unauthorized registration of trade marks.

(b) Enquiry against Mr. M. Zahid Khan, Assistant Controller Imports & Exports, Karachi, have indicated that the allegations against the above officer have not been proven.

(c) Involvement of officials/officers in the issuance of import permits against forged/fake documents pertaining to the offices of Controller of Imports & Exports, Lahore, Gujranwala, Sialkot, Hyderabad and Karachi.

جناب عالم علی لالیکا : جناب والا سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ در آمدات و بر آمدات کے (وزارت تجارت) اعلیٰ عہدوں پر فائز اہلکاروں کے خلاف انکوائری کی جارہی ہے یا نہیں اس کے جواب میں وزیر تجارت نے فرمایا ہے کہ ان کے خلاف کوئی انکوائری نہیں کی جارہی تاہم کچھ Irregularities سامنے آئی ہیں مثلاً

Complaint against *ex*-Registrar Trade Marks Registry by Supports Goods Manufacturers and Exporters Assoication, Sialkot regarding unauthorized registration of trade marks.

پھر ایک انکوائری مسٹر زاہد خان کے خلاف ہوئی تھی جزو "سی" میں ہے Involvement of officials/officers in the issuance of import permits against forged/fake documents pertaining to the offices of Controller of Imports and Exports, Lahore, Gujranwala, Sialkot, Hyderabad and Karachi. اب اگر یہ چیزیں سامنے آ گئی ہیں تو میں پوچھنا یہ چاہوں گا کہ ان کے خلاف انکوائری کیوں نہیں کی جا رہی ہے cooperative scandle کی طرح جب یہ بات انتہا پر پہنچ جائے گی تو پھر انکوائری کرنا چاہئیں گے ؟

ملک محمد نعیم خان: جناب تھوڑا سا nomenclature میں فرق ہے اسے شاید investigation کہتے ہیں investigation سب کے خلاف ہو رہی ہے جیسے ہی کوئی کیس substantiate ہو گیا تو فوری طور پر انکوائری شروع کر دی جائیگی اور اس میں جو مزید نتائج نکلے ان کو سزا بھی دی جائے گی۔

جناب عالم علی لالیکا: میں پوچھنا چاہوں گا کہ انوسٹی گیشن اور انکوائری میں فرق کیا ہے مجھے تو پتہ چلا ہے کہ inquiry and ivnestigation amounts to the same thing. اگر انو یسٹی گیشن ایک اور لفظ سامنے آیا ہے منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ کوئی انکوائری ان کے خلاف نہیں کی جا رہی۔

جناب چیئرمین: انکوائری سے ان کا مقصد فارمل انکوائری ہے جب چارج شیٹ ایشو ہوتی ہے اس کا جواب دیا جاتا ہے انکوائری افیسر اپوائنٹ ہوتا ہے۔ انو یسٹی گیشن اس سے پہلے بھی شروع ہو سکتی ہے تاکہ انو یسٹی گیشن کر کے انکوائری شروع کی جائے۔

Mr. Alam Ali Laleka: Thank you very much sir.

اپنے جواب کے (اے) (بی) اور (سی) میں انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ irregularities prove ہوئی ہیں۔

(a) Complaint against *ex*-Registrar Trade Marks Registry by Supports Goods Manufacturers & Exporters Association, Sialkot, regarding unauthorized registration of trade marks.

(b) Enquiry against Mr. M. Zahid Khan has not been proved.

(c) Involvement of of officials officers in the issuance of import permits against forged fake documents pertaining to the offices of Controller of Imports & Exports, Lahore, Gujranwala, Sialkot Hyderabad and Karachi.

یہ ان کے سامنے چیزیں آئی ہیں۔ خیر کر لیں جب چاہئیں۔

ملک محمد نعیم خان: جہاں تک پہلے افسر کا تعلق ہے ان کے خلاف انو یسٹی گیشن جاری ہے اور جس طرح لکھا ہوا ہے یہ سیالکوٹ کے جو سپورٹس گڈز مینوفیکچرز کی شکایت پر انو یسٹی گیشن ہو رہی ہے۔ اور انشاءاللہ جلد مکمل ہو جائے گی اگر کچھ بھی substantiate ہوا تو پھر اس کو چارج شیٹ کر کے انکوائری شروع کی جائے گی۔ نمبر2 جو زائد خان آفیسر ہیں ان کے خلاف 1980ء کی ایک انکوائری تھی And he has been exonerated by the Inquiry Commission or the Establishment Division. الیسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے بھی اس کو کلیر کر دیا ہے۔ آخری تھوڑا سیریس ہے ایک پریس رپورٹ کے مطابق ۱۶۰۰ گاڑیاں unauthorised کسٹم کی انٹیلی جنس نے پکڑی تھیں against fake or forged documents وہ ساری گاڑیاں ضبط کر لی گئیں ہیں اور نیلامی کے پراسس میں ہیں ہمارے لاہور گوجرانوالہ سیالکوٹ حیدر آباد اور کراچی کے جو امپورٹ ایکسپورٹ کے ۵ آفیسرز ہیں وہ تمام under scrutiny ہیں اور اس میں کافی آفیسرز officers involve ہیں اس لئے اس پر کچھ ٹائم لگ رہا ہے۔ The moment it is completed, we will proceed against them.

جناب عالم علی لالیکا: اب مجھے وزیر صاحب نے ایک بات پوچھنے کا موقع فراہم فرما دیا ہے جب گاڑیاں پکڑی گئی ہیں جب وہ آکشن ہو گئیں ہیں ان کے documents unauthorized تھے اب انو یسٹی گیشن کی مزید بات باقی کیا رہ جاتی ہے انو یسٹی گیشن تو ہوتی ہے *prima facie* وہ تو گاڑیاں بھی پکڑی گئیں ان کے کاغذات بھی جعلی ثابت ہو گئے اور وہ نیلام بھی ہو گئیں اب تک انکوائری نہیں ہو پا رہی ہے۔ یہ وہی بات ہے سر..........

جناب چیئرمین : کیا؟ کوئی شعر پڑھ دیں ناں جی جناب ملک نعیم صاحب

Malik Muhammad Naeem Khan: Sir, it has to be proven that the documents were fake. The moment they are proved we will proceed against them. اب اس کے اندر جو کاروباری لوگ ہیں وہ بھی گاڑیاں لا سکتے ہیں اور خود fake documents اور forge کر کے لا سکتے ہیں ان کے خلاف بھی کیسز ہوئے ہیں جب ان پر probe آیا کہ انہوں نے بھی ان کے ساتھ connive کر کے documents کی جعلسازی کی ہے تو یہ سارے پکڑے جائیں گے اگر انہوں نے نہیں کی تو یہ نہیں پکڑے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی لالیکا صاحب مزید کچھ پوچھنا چاہیں گے۔ یعنی مال مقدمہ تو جا رہا ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان: جواب اس طریقے سے دیا گیا ہے کہ Enquiries are not being held against high-ranking officials. اور نیچے پھر ہے against the following irregularities یہ پکڑی گئی ہیں تو وزیر محترم صاحب یہ فرما دیں جن کے خلاف انکوائری ہوئی ہے وہ لوئر رینک کے آفیسرز ہیں تو کیا ایسا نہیں کہا جا سکتا تھا Enquiries are not being held against high ranking officials of Exports and Imports, Ministry of Commerce. ان کے خلاف کسی قسم کی تحقیقات یا تفتیش نہیں ہو رہی ہے۔ تو ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا کہ یہ جو following ہیں ان کے خلاف اس طرح اس طرح یہ ہو گیا۔

ملک محمد نعیم خان: جناب میں اعتراف کرتا ہوں منسٹریز شاید ذرا niceties میں پڑ جاتی ہیں۔ while describing high-ranking کون ہے لوئر کون ہے یہاں 22 گریڈ کی 9 اسامیاں ہیں تو شاید انہوں نے سمجھا ہو کہ ان کے خلاف انکوائری نہیں ہو رہی لہٰذا ہائی رینکنگ نہیں ہے بہرحال اس میں کچھ 17 اور 18 گریڈ کے آفیسرز involve ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان: وزیر محترم یہ نوٹ فرمائیں آئندہ کے لئے سوال کا جواب بالکل کلیر ہونا چاہئے۔ کسی قسم کی اس میں confusion نہ ہو۔

ملک محمد نعیم خان: ہمارے حساب سے ۱۷ یا ۱۸ گریڈ ہائی رینکنگ نہیں ہے۔

As I said there are nine 22 Grade officers in this Ministry, fifty 20-Grade officers.

جناب چیئرمین : بہرحال تھینک یو۔ ہائی کون ہے کون نہیں ہے۔

ایک چپڑاسی کے لئے سب کچھ I think this is a very vague thing. Anyhow.

ہائی ہوتا ہے منسٹر صاحب کے لئے سب کچھ low ہوتا ہے۔

So, it is a very irrelevant term. I think, the m embers should be more specific when they ask these questions.

Mr. Hasan A. Shaikh: Everybody is low-ranking.

Mr. Chairman: It depends, who is asking the question and who is replying.

Now 146, Gulzar Ahmed Khan Sahib.

146. ***Mr. Gulzar Ahmed Khan:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal under dconsideration of the Government to authorise all the branches of Commercial banks to collect utility bills?

Mr. Sartaj Aziz: At present, only selected branches of NCBs are performing this function. However various proposals to improve the system of collection of utility bills are under consideration.

Mr. Chairman: Supplementary question.

سید فصیح اقبال : جناب یہ سوال نیشنلائزڈ بنکوں کا ہے کہ یوٹیلٹی بلز کے لئے۔ لوگوں کو بڑی تکلیف ہے کہ باقی بنک کیوں نہیں authorize کئے گئے کیونکہ بل دینے کے سلسلے میں لوگ قطار میں کھڑے رہتے ہیں اور بنک کے پاس سٹاف بھی نہیں ہوتا تو یہ تمام نیشنلائزڈ بنکوں کو کیوں نہیں دیا گیا۔

جناب سرتاج عزیز : جناب چیئرمین ! واقعی یہ ایک پبلک و یلفیئر کا مسئلہ ہے اس میں لوگوں کو دقت نہیں ہونی چاہئے اس لئے پچھلے چند مہینے میں ہم نے اس پر کافی غور وخوض بھی کیا ہے اور کچھ پیش رفت بھی ہوئی ہے اس وقت جتنے بنک ہیں ان کی برانچوں کو بڑھایا

جائے تمام برانچوں کو تو اسلئے authorize نہیں کیا جا سکتا کہ ہر برانچ میں یہ facility نہیں ہے انکے پاس space کم ہے کاؤنٹر نہیں ہے بعض برانچیں بہت چھوٹی ہیں لیکن اس وقت حبیب بنک کی 972 برانچیں صبح کے لئے اور شام کے لئے 196۔ نیشنل بنک کی 523 برانچیں صبح کے لئے اور شام کے لئے 140۔ یوبی ایل کی 1401 صبح کے لئے 115 شام کے لئے۔ ایم سی بی کی 806 اور 150 الائیڈ بنک کی 577 اور 148 بعض authorized branches میں ابھی کام شروع نہیں ہوا انہوں نے کاؤنٹر نیا بنانا ہے space redesign کرنی ہے تاکہ ان کی نارمل بنکنگ سروش متاثر نہ ہو۔ اس میں ایک جو مسئلہ پیدا ہوا ہے۔ وہ چارجز کا ہے کیوں کہ اس وقت بنک یوٹیلٹی کمپنی سے ۲ روپے فی بل چارج کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ اس میں کاسٹ آف collection ہمیں جو پڑتی ہے وہ پوری نہیں ہوتی۔ ایم سی بی اور الائیڈ بنک نے 4 روپے اور ساڑھے تین روپے مانگے ہیں اور باقی بنکوں نے کم سے کم تین روپے مانگے ہیں اس پر ہم نے ایک کمیٹی بنائی ہے اس پر جب تصفیہ ہو جائے کہ actual cost of collection جو ہے وہ کیا آنی چاہئے تو پچھلے سال کے مقابلے میں Numbers of branches double ہو چکی ہیں جب قیمت کا تصفیہ ہو جائے گا per collection of a Bill تو امید ہے اس میں مزید اضافہ ہو گا تاکہ لوگوں کو بل جمع کرانے میں سہولت ہو۔

سید فصیح اقبال: انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کس وقت کیا یہ open bid کریں تو کمرشل بنک پرائیویٹ کام ہے یوٹیلٹی بل کو حکومت اپنے ہاتھ میں کیوں لینا چاہتی ہے لوگوں کو یہ موقع ہے وہ اپنے پیسے جمع کرائیں پھر پریشان ہوں دھوپ میں کھڑے رہیں اس کا کوئی انتظام نہیں ہے تو اس کی bidding کرائیں جس طرح اخبارات میں آج ساری پرائیویٹائزیشن کا چل رہا ہے تو اسی طرح bidding کرائیں تو جو بھی بنک ہو گا وہ compete کرے گا۔

جناب چیئرمین: وہ کہتے ہیں کہ bidding کرائیں۔

جناب سرتاج عزیز: کاسٹ زیادہ ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: اس مسئلے پر دو روپے ہونا چاہئے یا 4 روپے ہونا چاہئے ایک کمیٹی بن

گئی ہے اور کمیٹی پر خرچہ غالباً اس سے" زیادہ آئے گا۔ اب آپ کہتے ہیں کہ اس پر
bidding کرائیں اس پر اور خرچہ آئے گا۔

سید فصیح اقبال : کیسے آئے گا۔ بنک competitive rate دیں گے جو
بنک لے جائے گا وہ سروس مہیا کرے گا۔

جناب چیئرمین : بہرحال جی اس مسئلے پر غور کریں۔ بریگیڈیر حیات صاحب۔

ملک محمد حیات خان: یہاں اسمبلی میں بہت سے لوگ ہیں جنہیں بل ادا کرنے ہوتے ہیں
یہاں بھی ایک بنک کو authorize کیا جائے الائیڈ بنک یا کسی اور کو وہ بل جمع کریں تاکہ
یہ لوگ باہر جا کر وقت ضائع نہ کریں۔

جناب چیئرمین : کس چیز کے بل جی۔

ملک محمد حیات خان : بجلی ٹیلی فون کے بلز۔

Mr. Sartaj Aziz: We will examine this thing.

جناب چیئرمین : نیکسٹ 147 'اقبال حیدر صاحب۔

147.***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the number of letter of Credit alongwith the names of importers, the quantity and value of the sugar, opened for the import of sugar during the period of 30 days immediately before the enforcement:—

(i) on 18th October, 1990, 10 per cent Iqra surcharge and 5 per cent Import surcharge;

(ii) on 29th January, 1991, 5 per cent Import duty;

(iii) on 7th May, 1991, 5 per cent Import duty; and

(b) the number of letter of Credit and the quantity and value of the sugar imported in Pakistan during the same months as stated under question (a), in the preceding 3 years?

Mr. Sartaj Aziz: (a) Detailed information regarding (a) (i) is at Annex-I. The number of consignments imported during the corresponding period was 31. The quantity imported is 76,549.5 metric ton valuing Rs. 6,49,996,505.

No import of sugar was made during this period.

Detailed information regarding (a) (iii) is at Annex- II. The number of consignments imported during this period was 23. The quantity imported is 46,972.5 metric ton, valuing Rs. 3,62,012,035.

(b) (i) Information regarding import of sugar in the preceding 3 years for the period from 17th September — 18th October, 1987, 1988 and 1989 is at Annex-III.

(ii) There has been no import of sugar in the preceding three years for the period from 30th December, 1989—29th January, 1990 and 30th December, 1988—29th January, 1989 and 30th December, 1987—29th January, 1988.

(iii) Import of sugar in the preceding 3 years for the period from 8th April to 7th May, 1988, 1989 and 1990 is at Annex-IV.

Annexure-I

Period	Nos. of L/Cs	Name of Importers	Quantity Imported	Value
1	2	3	4	5
			M. Tons	Rs.
30 days prior to	KR/12158/24/90	M/s Qureshi Wool Ind.	3500.0	31,500.035
18th October,	LC/68590	M/s Madina Corp.	8500.0	76,500,298
1990.	90/248/KSBB/0143.25/6/90	M/s A. Ghuffar A. Rehman	2000.0	17,368,354
	0002/01/43/72/0106	M/s Irfan Ashraf & Co.	1000.0	8,684,178
	MEB/KHI/1112/90. 15-7-90	M/s Haji Ali Mohd & Sons	1500.0	17,377,936
	LCZ/004937	M/s Tariq Brothers	2000.0	13,027,357
	LC/KLC/92/2169	M/s Pak Molasses Co.	2500.0	17,382,200
	KCY/3/98849/90	M/s Abid & Sons	1000.0	21,724,136
	HAM/3032/0201	M/s Haji Fazal-e-Haq	5800.0	8,689,645
	LC/423555/19/8/90	M/s Peracha Textile Mills	6200.0	46,371,273
	LC/553477	M/s Madina Corporation	129.0	49,569,291
	600/LC/7113/90	M/s S. Zakaria Associates	2000.0	1,283,065
	0001/01/42/0947	M/s Pak Molasses Co.	20.5	16,481,448
	SUK/015/4485	M/s Continental Biscuits	1000.0	2,012,319
	MEB/KHI/1263/90. 8/8/90	M/s Crown Trading Co.	1000.0	8,239,303
	MEB/KHI/2236/90 18-12-90	M/s Hanif & Co.,	1000.0	8,239,303
	LC/611556	M/s Punjab Rice Mills and Gen. Store	1000.0	9,243,464
	MEB/KHI/1278/90 11-8-90	M/s Haji Ali Mohammad	3000.0	8,238,188
	LC/42/928 8-8-90	M/s A. Ghuffar A. Rehman	2000.0	24,721,356
	MEB/KHI/1299/90 13-8-90	M/s Taufiq A. Sattar	1000.0	16476,376
	G/GMK/356046/90 11-8-90	M/s Haji Ali Mohammad	1000.0	7,485,038
	MEB/KHI/1278/90	M/s Najmi Industries	1000.0	8,238,188
	MEB/KHI/1299/90 13-8-90	M/s Agar International	2500.0	7,481,251
	LC/92576/PRK/90 19-8-90	M/s A. Shakoor I. Kaloodi	8998.0	18,666,113
	LC/92467/PRK/90	M/s Madina Corporation	3002.0	81,931,085
	LC/553474	M/s Peracha Textile Mills	6400.0	237,334,599
	LC/423550 18-9-90	M/s Madina Corporation	3000.0	54,330,798
	LC/553553	M/s Qureshi Wool Ind.	500.0	25,467,570
	KR/12246/24/90	M/s Irfan Ashraf & Co.	1000.0	3,746,052
	002/01/43/72/0106	M/s H.S. Abdullah	1000.0	8,492,180
	LC/42/928/90	M/s Irfan Ashraf & Co.		8,492,104
	LC/42/928 8-8-90		76549.5	
		Grand Total:		6,49,996,505

Annexure-II

Period	Nos. of L/Cs	Name of Importers	Quantity Imported	Value
1	2	3	4	5
			M. Tons	Rs.
30 days prior to 7th May, 1991.	L/C/547544/90	M/s Clover Food Ind.	43.0	483,285
	LC/597213/24/91	M/s Peracha Textile Mills	5000.0	37,863,070
	LC/553734/24/1/91	M/s Madina Corporation	4000.0	30,290,456
	600/LC/7458/91/B	M/s Master & Master	107.5	980,271
	53/M/54346/1/91	M/s Brooks Pharmaceutical	21.5	192,501
	039/01/43/08/0102	M/s Emad Trade House	85.5	785,733
	NSY/3/14/91/28/1/91	M/s Noori Trading Co.	1500.0	11,503,572
	KCY/3/99277/1/91	M/s M. Amin M. Bashir	12500.0	95,260,236
	LC/553734/24/1/91	M/s Madina Corporation	3000.0	22,786,626
	IMP/6036/98933/91	M/s Rhone Poulance Pak	86.0	772,296
	039/01/43/11/0102	M/s Emad Trade House	86.0	792,727
	IMP/6036/990	M/s Rhone Poulance Pak	43.0	390,316
	LC/553734/24/1/91	M/s Madina Corporation	5000.0	39,689,430
	LC/KLC/91/2079	M/s Pak Molasses Company	2000.0	15,346,040
	GCMK/357087/91	M/s Taufiz A. Sattar	1000.0	7,673,020
	MEB/KHI/0186/91/28/1/91	M/s Najmi Industries	1500.0	11,506,449
	MEB/KHI/0191/91/28/1/91	M/s Haji Ali Mohammad	1000.0	67,670,966
	NSY/3/14/91 28-1-1991	M/s Noori Trading Co.	1500.0	11,503,672
	KLC/91/2070 29-1-91	M/s Kaloodi & Co.	2500.0	19,154,005
	LC/615679	M/s Khushi Mohammad	1000.0	7,675,626
	LC/537304	M/s A. Waheed A. Majeed	1000.0	7,787,222
	KLC/91/2079 29-1-91	M/s Pak Molasses Co.	2000.0	15,961,480
	LC/553733	M/s Madina Corporation	2000.0	15,943,136
		Grand Total:	46972.5	3,62,012,035

Annexure-III

Period	Nos. of L/Cs	Name of Importers	Quantity Imported	Value
			M. Tons	Rs.
30 days prior to 18th October, 1989.		M/s Lasani	43.00	3,11,133
30 days prior to 18th October, 1988.		"	Nil	Nil
30 days prior to October, 1987		"	1500	54,54,069

Annexure-IV

Period	Nos. of L/Cs	Name of Importers	Quantity Imported	Value
1	2	3	4	5
			M. Tons	Rs.
30 days prior to 7th May, 1990	LC/039/01/42/32/102	M/s Emad Trade House	107.5	11,33,964
	IMP/6036/990	M/s Rhone Poulance Pak	43.0	04,60,904
	—do—	M/s Rhone Poulance Pak	43.0	04,71,062
		Grand Total:	193.5	20,65,930

Syed Iqbal Haider: Sir, my supplementary question is that may I ask from the honourable Minister as to how the import in such a large quantity was done of sugar just before the increase in the rate of duty and how did the importer know that the duty is being increased, why has this unusual import of sugar always taken place just before a few week or before a few days before the increase in the duty that reason has not been disclosed.

Mr. Chairman: The Minister for Finance.

جناب سرتاج عزیز صاحب'

جناب سرتاج عزیز: جناب اصل میں بات یہ ہے کہ جو بات آنریبل ممبر imply کر رہے ہیں وہ بالکل نہیں ہے۔ شوگر کی مینجمنٹ جو ہے پرائس کی امپورٹ کنٹرول کی' اس کو ہم کافی carefully monitor کرتے ہیں اور ہماری اپنی production جو ہے' مثلاً جو پچھلا سال گزرا ہے اس میں 2ء2 ملین ٹن expected تھی لیکن ہماری پروڈکشن 2 ملین ٹن ہوئی تو امپورٹ کرنے کی ضرورت تقریباً دو' ڈہائی لاکھ ٹن تھی۔ لیکن اگر آپ صرف امپورٹ کا انتظام کریں اور سٹاک کا انتظام نہ کریں تو وہ جو آخری مہینہ ہوتا ہے اس میں قیمت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اس سلسلے میں' میں چند figures دینا چاہتا ہوں کہ 1985ء سے 1986ء تک چینی کی قیمتیں کافی stable رہیں اور دسمبر 1988ء میں 10 روپے سے کم تھی یعنی 9ء75 تھی' اس کے بعد یہ قیمت بڑھنا شروع ہوئی اور 12

سے بھی آگے اگلے سال تجاوز کر گئی کیونکہ درآمدات اور domestic consumption
کا آپس میں جو موازنہ تھا وہ ٹھیک نہیں تھا' ایک Essential Commodity
کمیٹی ہے جو اس کو weekly basis پر review کرتی ہے۔ جب بھی
قیمتیں زیادہ ہوتی ہیں تو انٹرنیشنل قیمت کے مطابق ڈیوٹی کم یا زیادہ کر دی جاتی ہے تو اس میں
کوئی ایسی بات نہیں تھی جیسے ان کی implications ہیں کہ جی وہ ڈیوٹی ہم نے اس لئے
بڑہائی کہ بعض importers کو فائدہ ہو' اس قسم کا کام ہم نے نہ کبھی کیا ہے اور
آئندہ بھی نہیں کریں گے۔ یہ بالکل صاف شفاف پالیسی ہے۔ یہ ہمارا credit
ہے کہ ہم نے پچھلے ایک سال سے شوگر کی قیمت کو stable رکھا ہے بلکہ اس سارے
پانچ سال کے عرصہ میں جو instability آئی ہے وہ پیپلز پارٹی کے 20 ماہ کے دور
میں آئی ہے جس میں قیمت suddenly 12 روپے ہو گئی تھی۔ اس کے بعد ہم نے
اس کو 10ء92- 11ء6' 11ء1 پر واپس لا کر stable رکھا ہوا ہے۔ اور یہ
اس قسم کی fine tuning ہے کہ جب پچھلے مہینے پتہ چلا کہ شوگر مل والوں
نے ایک مہینہ pressing delay کی اور stock margin کم ہوا تو ہم نے
ڈیوٹی کم کر دی' تو کیا یہ کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے کی تھی یا فائدہ پہنچانے کے لئے کی تھی
بلکہ یہ ایک broad policy objective ہے' جو بڑے اچھے طریقے سے ہو
رہا ہے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ اس کے بارے میں ان کو معلومات حاصل ہوں تو یہ میرے
پاس آ کر تفصیل دیکھ سکتے ہیں۔

Syed Iqbal Haider: Sir, only one point that during the Peoples' Party days there was no import of sugar, I am proud to say that—only forty three tons, so the honourable Minister's accusation against PPP stands disproved. Secondly, there was no import of any sugar even during Mr. Junejo's days, during the same period the import of sugar has been done as much as 469072 metric tons. Sir, how can it be just a coincidence that such import of a heavy amount of sugar is taking place only before the increasing the duty. This is open corruption.

جناب سرتاج عزیز: جناب والا' جہاں تک ٹریڈ کا تعلق ہے' ۸۶-۱۹۸۵ء میں
شوگر کی پروڈکشن ۱ء۱ ملین ٹن تھی اور اس کے بعد ۱ء۲ ملین ٹن تھی۔
اس سال ہم نے گنے کی dezoning کی اور اس کو incentive دیا and the

production in 1987-88 jumped to 1.7 million ton and next year it was also 1.8 million ton—40% increase

demand and supply was balanced جس کی وجہ سے ان دو سالوں میں

since it remained at 1.8 and there was need 1989ء میں
for import of one lac ton which they could not arrange in time

induct جس کی وجہ سے قیمت بارہ روپے ہو گئی اور آپ کو یاد ہو گا کہ این ایل سی کو
اس کے to distribute sugar in the country کیا گیا
بعد اگلے سال جب پروڈکشن 1ء9 تھی' تو ڈیمانڈ بڑھ رہی تھی' تو اس کے مطابق ڈہائی تین
لاکھ کی گئی۔ اس سال 2ء2 کی ڈیمانڈ تھی اور import تین' ساڑھے تین لاکھ ہوئی
اور اس امپورٹ کی وجہ سے جو gap تھا اور prices جو ہیں وہ stable ہوئیں
اور اگر آپ امپورٹ نہ کرتے تو وہ نہ ہوئی ہوتی اور اس میں یہ جو accusation
ہے کہ اس لئے ہم نے ڈیوٹی بڑہائی کہ کسی اور کو فائدہ ہو جائے یہ بالکل غلط چارج ہے اور
اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : سید عباس شاہ صاحب'

Syed Abbas Shah: I draw the attention of the honourable Minister that this is very much contradicting statement. Sir, in the country it is a fact that the sugar mill according to the last year.

کے جو statistics ہیں' سندھ میں سٹارٹ ہوئی ہیں' اکتوبر سے سٹارٹ ہوئی ہیں

but sugar worth 6 crores 49 lacs rupees was imported in October as shown in Annexure-I. Sir, if you see in the same way as Mr. Iqbal Haider pointed out that in Annexure-III in October, 43 tons that may be probably for some special items and then 1500 tons in 1987 and in 1988 it was 'nill'. So, Sir, this import which is of 6 crores 50 lacs was not needed in the country and definitely there is some scandle in it and that has to be investigated and we will ask the Minister to see into it that whether in October such a big quantity was needed. The second thing that the Minister stated that the demand was two lacs tons, Sir, import of October September

160 کروڑ ڈالر تھی۔ پاکستان میں ہوئی ہے ساڑھے چار لاکھ ٹن امپورٹ was it needed?

Mr. Chairman: Thank you. The honourable Minister for Finance.

جناب سرتاج عزیز : جیسا کہ میں نے ابھی بتایا پچھلے چار سال جب پہلے jump ہوا 1ء8 ملین ' اس کے بعد سے پروڈکشن بڑھی۔ ایک سال میں تو قریباً نہیں بڑھی اور دوسرے سال میں بہت marginally بڑھی ' 1ء8 سے 1ء9 ہوئی۔ اس دوران میں demand اور supply کا gap بڑھتا رہا ' کہ ہم sugar industry is definitely interested امپورٹ کم کریں تاکہ جو local sugar ہے اس کی قیمت زیادہ ہو ' ہم یہ نہیں ہونے دیں گے کہ شوگر انڈسٹری کی profitability بڑھانے کے لئے ' ہم consumer کو زیادہ allow کریں...........

سید عباس شاہ : پوائنٹ آف آرڈر '

جناب چیئرمین : ایک منٹ ' شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

Syed Abbas Shah : Sir, I have asked specifically one thing that in October it was 64 crore (6.4 million),

یہ امپورٹ کیوں ہوا ہے '

in October, when the whole industry in the country was in production.

جناب سرتاج عزیز : اس میں جو ٹوٹل ڈیمانڈ تھی اس سال کی ' اور جو سپلائی گیپ تھا وہ دو اڑہائی لاکھ تھا اور ' اس مہینے میں صرف 76 ہزار ہوا ' اگلے مہینے میں 46 ہزار ہوا that was a small part. If you do not allow import in the whole year basis, in other words our sugar import is free, we are not putting restriction, we regulate it through the duty and the duty depends on whether the international price is high or low when the boats are larger than the need we raise the price and switch it off. When the international prices fall we can lower the duty and adjust accordingly. This is the only open system which is to stablize prices. We do not issue permits, we do not issue licences. All we do is to regulate the level of import in relation to demand and supply gap، on the basis of international prices whether it requires to be done more or less and you can see the total number of imports and the normal imports which we have been doing so far the last so many years. If this year we had not made these imports, the price of sugar would have gone to thirteen rupees which we do not want.

Syed Abbas Shah: Sir, why in October and again this year in October, twenty one ships have already been booked and again the duty has been reduced that means two lacs eighty thousand tons.

جناب چیئرمین : سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز : دیکھیں ناں جی ' ہماری monthly consumption جو ہے وہ 2 لاکھ ٹن ہے جب شوگر ملز ایسوسی ایشن نے اعلان کیا کہ ہم crushing بجائے یکم اکتوبر کے یکم نومبر کو کریں گے۔ that means that our stock which was supposed to last in the end of September woiuld have totally exhausted and in October, the price would have gone up to thirteen rupees. So, because of that decision, unilateral decision of the Sugar Mills Association to delav the crushing by one month and exhausting the stock in one week the price of sugar went up by fifty paisas. That was the week when we decided to lower the duty to allow imports to come in. Now, if seventy thousand tons come or eighty thousand tons come that is the only ten days requiredment and that is why the price of sugar was stabilized. Now that the domestic consumption has started, some sugar must remain in stocks also all the time, otherwise the sugar mills have a tendency to raise prices and, I think, that the policy we are now following which is to allow a free and liberal Import of sugar, no restriction, no licencing, no quotas.

Second is; we look at the international price and switch off and switch on in relation to the international price versus the domestic price and on that basis anybody who wants to import can import, if the Importers think it is worthwhile they import otherwise they don't import.

جناب عالم علی لالیکا : جناب والا ! میں وزیر موصوف سے عرض کروں گا کہ

گمان نہ کر جرأت سوال نہیں
فقط ڈر یہ ہے تجھے لاجواب کر دوں گا

بات یہ ہے کہ اور سب کام کرنے کو تیار ہیں امپورٹ کرنے کو تیار ہیں گندم امپورٹ کرنے کو تیار ہیں چینی امپورٹ کرنے کو تیار ہیں اجناس کی قیمتیں بڑھانے کو تیار نہیں ' گنے کی اور گندم کی قیمت بڑھانے کو تیار نہیں ' بقایا سب کچھ کرنے کو تیار ہیں مجھے اس jugglery کی سمجھ نہیں آئی کہ یہ کیا گورکھ دھندہ ہے جس میں انہوں نے گورنمنٹ کو الجھایا ہوا ہے ؟

جناب چیئرمین : اس سوال کا جواب تو آپ نے خود ہی دے دیا ہوا ہے تو یہ کیا جواب دیں گے ؟

Mr. Sartaj Aziz: I am sorry Sir, this is not the relevant question we are not discussing agriculture prices. The sugarcane growers are already getting more price than the international prices demand. Wheat is a different question.

Mian Alam Ali Laleka: If the sugarcane growers are getting more prices then why are they importing sugar. کیا یہاں گنا نہیں پیدا ہوتا ہے کیوں امپورٹ کرنی پڑتی ہے مجھے وزیر خزانہ صاحب بتائیں ؟

جناب سرتاج عزیز : اگر آپ سب کچھ پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اپنی efficiency کو نہیں پروموٹ کرنا چاہتے تو پھر آپ سب سے inefficient ہو جائیں گے۔

جناب عالم علی لالیکا efficiency سے کیا مراد ہے کہ ہم خود گنا بن جائیں ہم خود شوگر بن جائیں ہم شوگر کے پہاڑ بن جائیں ہم اپنی استطاعت کے مطابق جناب والا کام کرتے ہیں ہم گنا اگاتے ہیں لیکن جب ایندھن کی قیمت زیادہ ہوگی لکڑی کی قیمت زیادہ ہوگی اور گنے کی قیمت کم ہوگی تو کون بے وقوف گنا اگائے گا ہم جنگل کیوں نہیں لگائیں گے ؟

جناب سرتاج عزیز : جناب میں گندم کے بارے میں ان سے اتفاق کرتا ہوں گنے کے بارے میں مودبانہ اتفاق نہیں کرتا اگر یہ چاہتے ہیں کہ ان کے سارے کپاس کے کھیت خالی ہو جائیں اور وہاں گنا کاشت ہونے لگے تو پھر اور قیمت بڑھائیں گے اس وقت جہاں کاشتکار کاٹن grow کرتا ہے وہ ہمارا فی ایکڑ زیادہ return دیتا ہے اور گنے کی انڈسٹری ہم نے اسلئے کی ہوئی ہے جیسے ابھی وہ بات ہو رہی تھی دنیا بھر میں اپنی sugar کو market مل جائے۔ ہماری cost of production is 40 but I am sorry we are going off the question and I would say we should confine ourselves.

جناب عالم علی لالیکا : جناب مجھے افسوس اس بات پر ہے کہ یہ نہ تو کپاس والوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں نہ گنے والوں کی آبیاری کرتے ہیں جب ہم گنے کی بات کرتے ہیں تو کپاس والوں کے ہمنوا بن جاتے ہیں کپاس کی بات کرتے ہیں تو گنے والوں کے

غم خوار بن جاتے ہیں یہ کیا تماشہ ہے جناب والا! اعداد وشمار سے ثابت کر لیا جائے کہ ہزاروں کروڑوں ایکڑ زمین بنجر پڑی ہے اور میں وزیر خزانہ صاحب کو معذرت کے ساتھ یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جہاں کپاس پیدا نہیں ہوتی وہاں گنا اور دھان ہوتا ہے واٹر لاگ ایریا میں کپاس نہیں ہوتی وہاں گنا اور دھان ہوتا ہے جہاں گنا اور دھان ہوتا ہے وہاں کپاس نہیں ہوتی یہ کیسی باتیں کرتے ہیں جناب والا! ....

جناب چیئرمین : اس کا حل یہ ہے یہ کافی سنجیدہ مسئلہ ہے اس پر آپ کا پر زور نقطہ نظر ہے میرا خیال ہے یا تو اس کو کمیٹی میں discuss کر لیں۔ یا اس پر موشن لے آئیں تاکہ agriculture prices پر بحث کر لیں۔

جناب عالم علی لالیکا : میں آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن اس پہ میں ایک شعر کہوں گا

دی موذن نے شب وصل اذان پچھلی رات
ہائے کمبخت کو کس وقت خدا یاد آیا

جب یہ وقت گزر جائے گا تو پھر یہ کمیٹی بٹھائیں گے۔

جناب چیئرمین : آج ہی کمیٹی میں لے جائیں..........

سید فصیح اقبال : سپلیمنٹری جناب۔

جناب چیئرمین : جی اب کافی اس پر ہو گئے ہیں رہنے دیں۔

سید فصیح اقبال : بڑا اہم ہے چینی کا مسئلہ ہے میں وزیر موصوف کو یہ بتاؤں گا کہ ابھی جو سوالات کے جوابات دیئے یہ انہوں نے قلت دور کرنے کے لئے کیا تھا تو بہتر ہے اس لئے کہ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں چینی کا بڑا اثر ہے اس کی قلت پہ movement چل چکی ہے۔ اگر انہوں نے قلت دور کرنے کے لئے کیا ہے تو پھر ہاؤس بالکل مطمئن ہے اگر بیلنس آف ریٹ کے لئے کیا ہے تو اس کے لئے مطمئن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ اگلا سوال نمبر 148- Already replied on 7-11-1991. Question No. 149 Manzoor Ahmed Gichki Sahib.

149. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the names of cities of Baluchistan province when offices of CCI&E exist; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the government to set up such offices at Mand, Gawadar and Sanat Sir; if so when?

Malik Muhammad Naeem Khan: (a) Quetta.

(a) For the present, there is no proposal for setting up such offices at the said places.

سید فصیح اقبال : ضمنی جناب والا ! انہوں نے فرمایا ہے کہ سی۔ سی۔ آئی۔ کا ایک کوئٹہ میں آفس ہے جیسا کہ وزیر موصوف کو علم ہے کہ بلوچستان کا بہت دور دراز علاقہ ہے مکران میں جہاں border trade کا سنٹر ہے اور زاہدان کے نزدیک تفتان میں' تو سی۔ سی۔ آئی۔ کا ایک دفتر وہاں بھی ہونا چاہئے اس لئے کہ اب وہاں پسنی اور جیونی میں کسٹم کلیرنس کا دفتر کھل گیا ہے اس لئے کوئٹہ کے دفتر سے وہاں کے تاجروں کو کوئی فائدہ نہیں ہے ؟

ملک محمد نعیم خان : جناب ایک تو general de-regulation کی وجہ سے کوئی 80 فیصد کا جو سی۔ سی۔ آئی۔ کا ہے وہ بنکوں کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ جتنی فری لسٹ کی آئٹمز ہیں اس کی اب لائسننگ نہیں ہوتی اب بنکس ہی اس کو ہینڈل کرتے ہیں۔ اور دوسرا جناب گوادر میں 1974ء میں ایک دفتر کھولا گیا تھا اور 1977ء تک صرف چار لائسنس issue ہوئے تھے اور اس کے بعد دفتر بند کر دیا گیا تھا اور دوبارہ چیف منسٹر بلوچستان نے غور کرنے کے لئے کہا اور کہا کہ دفتر کھولیں اور پھر پچھلے سالوں کے ہم نے figures منگوائے ہیں اور ۸۷ء سے لیکر ۹۰ء تک پھر بھی صرف چار ہی امپورٹ پرمٹ issue ہوئے ان کی مقدار اتنی تھوڑی ہے اور ٹوٹل جو coastbelt ہے تربت پسنی گوادر' پنجگور اور مکران اس میں ان تین سالوں میں صرف 24 پرمٹ issue ہوئے ہیں اور ہمارے اخراجات بہت وسیع اس میں ہو جاتے ہیں اور اب حکومت گوادر میں بہت جامع پورٹ plan کر رہی ہے اور جیسے جیسے

اس کی وہاں سرگرمیاں شروع ہوں گی ٹریڈنگ شروع ہوگی تو یہ ضرور وہاں پر offices پہنچ جائیں گے۔ E.P.B. اور C.C.I. کے بھی جائیں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی اگلا سوال 150۔

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب سپلیمنٹری ملک نعیم خان صاحب سے '

جناب چیئرمین : جی فرمائیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان : کیا محترم وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ فرنٹیر میں کتنے امپورٹ ایکسپورٹ کے دفتر ہیں ؟

ملک محمد نعیم خان : وہاں پشاور میں ایک ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان : کیا وہ اس پر غور فرمائیں گے کہ صوبہ سرحد کافی پھیلا ہوا ہے اور صوبہ سرحد کے تاجروں کی مشکلات کے پیش نظر مثال کے طور پر ایبٹ آباد ' سوات ' ڈیرہ اسماعیل خان اور بنوں وغیرہ میں ذیلی دفاتر قائم کرنے کی طرف توجہ فرمائیں گے ؟

ملک محمد نعیم خان : سر جس طرح میں نے عرض کیا کہ سی۔ سی۔ آئی۔ ایک shrinking body ہے اور کم ہوتی جا رہی ہے اور ڈی ریگولیشن کی وجہ سے اس کا کام کم ہوتا چلا جا رہا ہے already کوئی 15 فیصد رہ گیا ہے اور ہمارے اندازے سے کوئی ایک سال ' ڈیڑھ سال کے اندر ایک skeleton staff رہ جائے گا جو امپورٹ ایکسپورٹ ایکٹ کو مانیٹر کرے گا ہمارا جو primary spear head organization ہے وہ ایکسپورٹ پروموشن بیورو ہے۔ اور اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں کہ وہ ایکسپورٹ کی پروموشن کرتا ہے اس کے لئے ہم بالکل consider کر رہے ہیں ایبٹ آباد اور ڈیرہ اسماعیل خان کے اندر بھی consider کر رہے ہیں کہ ای۔ پی۔ بی۔ کو پشاور سے نکال کر ان تین جگہوں پر لے جایا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۱۵۰ ملک عبدالقیوم خان صاحب۔

150. ***Malik Abdul Qayum Khan:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to refer to Senate Starred Question No. 85, replied on 2nd February, 1991 and state the time by which over-head water tank in Sector G-6/2, Islamabad, will be constructed?

Ch. Amir Hussain: After inviting tenders the work was awarded to the contractor in March, 1991 to complete the same within three months. The contractor neither started the work nor supplied the overhead tanks of required size. Action against the contractor has been taken for the default. Presently tenders are being reinvited and the work is likely to be completed by the end of the current financial year.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

جناب عالم علی لالیکا: سپلیمنٹری۔ اس میں جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم نے ٹینڈر invite کیئے تھے اور کنٹریکٹر نے کام مکمل نہیں کیا۔

> ".....to complete the same within three months. The Contractor neither started the work nor supplied the overhead tanks of required size. Action against the contractor has been taken for the default. Presently tenders are being re-invited and the work is likely to be completed by the end of the current financial year."

اس میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کنٹریکٹر کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے ؟ کیا اس کو بلیک لسٹ کیا گیا ہے یا نہیں ؟ برائے مہربانی کنٹریکٹر کا نام بتایا جائے اور اس کے خلاف جو ایکشن لیا گیا ہے اس کی کاپی مہیا کی جائے ؟

چوہدری امیر حسین: جناب والا اس میں اس کے خلاف ایکشن یہ لیا گیا تھا کہ اس کی جو earnest money تھی وہ ضبط کر لی گئی جو رولز کے تحت کی جا سکتی اور کنٹریکٹر فرم کا نام ہے۔ Saleem Bhai Enterprises اور کنٹریکٹر کورٹ آف لاء میں چلا گیا ہے۔ جس کی تاریخ پیشی 13/ نومبر 1996ء ہے۔

جناب عالم علی لالیکا: جناب والا میں اس کا نام جاننا چاہوں گا ؟ ....

جناب چیئرمین: اس کا نام ہے سلیم بھائی اینڈ سنز انٹرپرائزز۔

جناب عالم علی لالیکا: جی شکریہ، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال 151 ملک عبدالقیوم خان صاحب۔

151. ***Malik Abdul Qayum Khan:** Will the Minister Incahrge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that approach roads have been constructed from main gate to servant quarters in quarters 177-E to 201-E in Sector G-6/2, Islamabad; and

(b) the time by which when similar approach roads will be constructed in remaining quarters from 202-E to 290-E, in Sector G-6/2, Islamabad?

Ch. Amir Hussain: (a) No. Concrete pavements/paths (not roads) have been provided.

(b) Provision of pavements in the remaining quarters depends upon the availability of funds in future.

Mr. Chairman: Supplementary?

جناب عالم علی لالیکا: جناب والا ! اس میں وزیر پارلیمانی امور نے فرمایا ہے جب کہ سوال یہ تھا کہ G-6/2 concrets pavements میں 170-E سے 201-E تک بنائی گئی ہیں یا نہیں اور وہ وقت بتلایا جائے جس میں 202-E سے 290-E تک بنا دی جائیں گی۔ توجواب ان کا یہ ہے۔ "No. Concrete pavements/paths (not roads) have been provided.

(b) Provision of pavements in the remaining quarters depends upon the availability of funds....."

اس میں بات جناب والا یہ ہے کہ جب کوئی کام کیا جاتا ہے تو ایک قسم کے تمام مکانوں کے لئے ایک طرف سے کیا جاتا ہے کیا وزیر صاحب یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ کیا وجہ ہے کہ درمیان کے کوارٹروں نمبر 177 تا 201-E کی concrete pavements کر دی گئی ہے جبکہ اس سے پہلے کوارٹر 168 تا 176 اور اسکے بعد کے کوارٹر 202 تا 290 کو چھوڑ دیا گیا ہے کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ درمیان کے کوارٹروں میں سی ڈی اے کے افسران رہائش پذیر ہیں اور ارد گرد کلریکل شاف رہائش پذیر ہے ؟

چوہدری امیر حسین : جناب والا ! فاضل ممبر کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے کوئی بھی نہیں چھوڑا گیا اور چونکہ ایک ہی design کے ہیں یہ میرے پاس list ہے۔ 177' 178' تا 183 تک سیریل وائیز ہیں سارے ' کوئی چھوڑا نہیں گیا اور نہ ہی اس میں کوئی تمیز رکھی گئی ہے کہ کون رہتا ہے یا نہیں رہتا۔ شکریہ۔

جناب عالم علی لالیکا: جناب والا! میں دوبارہ عرض کرتا ہوں میرا سوال یہ ہے کہ 177 ای سے 201 ای کی pavement کر دی گئی ہے 168 سے 176 تک نہیں کی گئی اور 202 تا 290 کو چھوڑ دیا گیا ہے اب 168 سے لے کر 290 تک یا تو کام ہونا چاہئے تھا یا 168 سے لے کر کسی خاص ایک حد تک ہونا چاہئے تھا درمیان میں کچھ کوارٹروں کی pavement کر دی گئی ہے اس سے پہلے چھوڑ دی گئی ہے اور اس کے بعد میں چھوڑ دی گئی ہے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان درمیانی کوارٹروں میں افسران رہائش پذیر ہیں۔

چوہدری امیر حسین: جناب والا! یہ وجہ نہیں ہے بلکہ ایک ہی ڈیزائن کے کوارٹر ہیں چونکہ موقع کی پوزیشن different ہے وہ نمبر دیکھ کر بتا رہے ہیں ایک ہی سائیڈ سے کام شروع کیا گیا ہے اور یہ کوئی معیار نہیں رکھا گیا کہ کون کس کوارٹر میں رہتا ہے۔

جناب عالم علی لالیکا: جناب والا! میں چاہوں گا کہ معاملے کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو جا کر موقع پر اس کی تحقیقات کرے وزیر صاحب یا تو لاعلم ہیں یا تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں جناب والا! میرے پاس جو information ہے میں اس پر depend کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ یہ ایک مصدقہ مسلمہ حقیقت ہے کہ درمیانی کوارٹروں کی concrete pavement کر دی گئی ہے، پہلے بھی چھوڑ دی گئی ہے اور بعد میں بھی چھوڑ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ تو لکھا ہوا ہے کہ 202 سے لے کر 290 تک نہیں کی گئی اور اس کا جواب یہ ہے کہ جب فنڈز ملیں گے تو وہ بھی کر دی جائے گی۔

جناب عالم علی لالیکا: جناب والا بالکل بجا بات ہے میری گزارش صرف اتنی ہے کہ جب ایک سکیم شروع ہوتی ہے تو ایک سائیڈ سے شروع ہو کر اس کو چلتے رہنا چاہئے خواہ اس میں افسران آئیں یا کلرک آئیں یا چپڑاسی آئیں یا کوئی بھی آئے اب ہوا یہ ہے کہ جب funds available ہوئے تو وہ افسران کی disposal پر جو ان کے کوارٹرز تھے ان کی pavement کر دی گئی اور جہاں clerical staff اور قاصد وغیرہ رہتے تھے ان کو نظر انداز کر دیا گیا کیا وہ معاشرے کے مساوی حقوق رکھنے والے افراد نہیں ہیں۔

چوہدری امیر حسین : جواب بڑا واضح ہے۔ 117-E to 201-E تک پھر جناب 202-E to 290 تک ....

جناب چیئرمین : نہیں ذرا موقع پر کسی کو بھجوا کر دیکھ لیں کہ وہ کسی سکیم کے تحت یعنی کوئی تسلسل ہے کوئی طریقہ کار ہے یا ویسے ہی کہیں سے شروع کر دی کہیں ختم کر دی پتہ کر لیں، دیکھ لیں۔

چوہدری امیر حسین : ٹھیک ہے جناب۔

Mr. Chairman: Next question No. 152, Professor Khurshid Sahib.

152. ***Prof. Khurshid Ahmad:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the cost estimated by the CDA and the lowest bid received for the construction of about one mile stretch of northern service road of Quaid-e-Azam Avenue, alongwith Blue Area adjacent to F-7, Islamabad; and

(b) the reasons for accepting the lowest bid the cost of which is higher than the cost estimated by the CDA?

Ch. Amir Hussain: (a) The length of road is 1.28 miles (about 2 kilo Meters). The estimated cost based partly on Pak: PWD Schedule of Rates 1982 and partly on the market rates of 1988 was Rs. 1,24,81,843. The lowest bid received for the first time was Rs. 1,66,36,432. In an effort to reduce the cost, the work was again tendered through negotiations. The bid received for the 2nd time was Rs. 1,62,55,478.

(b) The lowest bid was 21.62% below the rates analysed on market rates of 1990 and 12.61% higher than the rates prepared on the Schedule of Pak PWD 1982. The lowest bid being reasonable, the work was awarded by the competent authority on merits.

Mr. Chairman: Supplementary questions.

Mr. Hasan A. Shaikh: The cost of two Kilometers road is 1,24,81,843 (Rs.), is this the scale of expenditure for these roads in Sindh or in Punjab ?

Chaudhry Amir Hussain: Sir, my submission is that in provinces there is a different agency which constructs the roads, at this stage without a fresh notice it is not possible to state what is the rate in Sindh and in other provinces. There is a different agency who constructs these roads in provinces.

جناب چیئرمین: بہرحال ان کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ بہت زیادہ لگتا ہے کہ دو کلومیٹر کے لئے ایک کروڑ اور باسٹھ لاکھ یعنی تقریباً اسی لاکھ روپیہ ایک کلومیٹر کے............

Is there any person in the House who is expert in construction? Yes, Anwar Saifullah Sahib, have you any idea about the cost of construction of roads?

Mr. Anwar Saifullah Khan: Mr. Chairman, I am not an Engineer but I have had in the past some involvement. It all depends on area to area and on the condition of the site involved but I was not here I don't know what the question is.

Mr. Chairman: You see, what is being pointed out is that the cost which is indicated is about 80 lacs for one Kilometer of road, is that normal or is it very high?

Mr. Anwar Saifullah Khan: Sir, it is not, quite frankly, very high, it could be fifty lacs, it could be thirty as I said it depends on condition of the site. It may be water logged area or so on but I don't know where exactly this road is because I was not here, is it in Islamabad Sir?

Mr. Chairman: Yes, it is in Islamabad. Jam Kararuddin.

Jam Kararuddin: Sir, I may inform the House that in Sindh the cost of one Kilometer rupees amounts to about one million rupees.

Mr. Chairman: Yes, Saeed Qadir Sahib, any observation on this?

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: I would like to comment on this. Mr. Chairman, it is not fair to assess the cost of any road without knowing certain basic data. First the specification which has been provided for that road which is being constructed. Now, obviously the roads which are being constructed under CDA are of very high specification, whether the actual output is high or not that is not the

matter but the specification is laid down then the width of the road which matters now one Kilometer road ten feet wide would cost different to one kilometer road twenty feet wide, so you have got to know the basic specification then only you can decide whether it is high or not. On the face of it, it does appear to be high because I think it should be between fifty and sixty lacs for a very high class one Kilometer twenty feet wide road that should be about the price.

Syed Faseih Iqbal: Sir, the question pertains to the lowest bidding, it does not pertain to the quality of the road.

Mr. Chairman: I think the bidding is also made according to some specification.

Syed Faseih Iqbal: Yes, Sir, but they have accepted the below rate bid and whatever the CDA has analysed the ratio of the amount but they have accepted below rate bid. How the contractor will do it because thev have accepted the bid below the official rates.

چوہدری امیر حسین: جو پہلا نکتہ اٹھایا گیا ہے اس کے متعلق میں گزارش کروں گا کہ 1982 کے scheduled rates ہیں کچھ ایسی آئیٹمز ہوتی ہیں کہ schedule میں ہوتی ہیں کچھ ایسی ہوتی ہیں جو schedule میں نہیں ہوتیں تو پھر ان کی market price لگائی جاتی ہے چنانچہ یہ جو tender call کیا گیا یہ 1982ء کا پی ڈبلیو ڈی کا جو شیڈول ہے اس کے مطابق call کیا گیا یہ 1988ء میں call کیا گیا اس کی قیمت اس لئے زیادہ ہے کہ ایک تو وہاں نالہ ہے دوسرے جناب والا مٹی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو مٹی وہاں سے اٹھا کر لگاتے ہیں ایک ریت کی مٹی ہوتی ہے وہ اس پر depend کرتا ہے کہ کتنے distance سے لائی ہے 6 میل سے 10 میل سے اس وجہ سے قیمت زیادہ ہے اور یہ کوئی اتنی زیادہ قیمت نہیں ہے اور یہ ملتان روڈ ہائی وے بنی ہے وہاں پر دیکھیں میرے علم کے مطابق اس کا بھی 60، 65 کے قریب فی کلومیٹر ریٹ تھا if I am not wrong جناب والا جہاں تک ریٹ کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ ٹھیکیدار نے جو ریٹ دیا ہے اس کے مطابق اگر وہ کام نہیں کرتا۔ ان کا سوال ہے کہ وہ کیسے کام کرے گا یہ تو جس نے کام کرنا اس پر منحصر ہے اگر اس کو سوٹ کرتا ہے تو اس کے مطابق وہ کام کرے گا اگر وہ کام نہیں کرتا according to the specification or quality اگر اس کے مطابق نہیں ہوتی تو۔

action can be taken against him

Mr. Chairman: Next question No. 153, Mir Abdul Jabbar.

153. ***Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the number of employees of the Muslim Commercial Bank whose services were terminated during the last Martial Law regime; indicating also the number of those who were reinstated; and

(b) whether it is a fact that one Senior Assistant Momin has not reinstated despite the orders *vide* NIRCS No. RB8 (1)/89/MCB and the Finance Ministry *vide* its memorandums No. F. 14(6) R-8/90, dated 30-8-90 and No. F. 14 (6) R-8/90, dated 3-12-1990, if so its reasons and the time by which the said official will be reinstated?

Mr. Sartaj Aziz: (a) During the period July, 1977 to March, 1985, 859 employees of Muslim Commercial Bank had been dismissed/terminated from the bank's service on account of misconduct. Out of these 30 were reinstated.

(b) The Review Board of NIRC had recommended the reinstatement into service of Mr. Momin, *Ex*-senior Assistant, but the bank did not agree to his reinstatement since his dismissal had been on the basis of fraudulent withdrawal of bank money and not as a result of conviction by Military Courts.

میر عبدالجبار: جناب والا میرے سوال کے دو حصے ہیں جہاں تک پہلے حصے کا تعلق ہے محترم وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ مارشل لاء دور میں 1977ء سے 1985ء تک مسلم کمرشل بنک کے جو 859 ملازمین تھے ان کی services terminate کر دی گئیں یا dismiss کر دیئے گئے اور ان میں سے 30 کو پھر بحال کیا گیا تو وزیر موصوف سے میں یہ گزارش کروں گا کہ بقایا جو بحالی لیں گے ان کی اپیلوں پر کیا فیصلے ہوئے۔

جناب چیئرمین: سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز: جناب چیئرمین 1989ء میں حکومت نے ایک review

board بنایا تھا جس نے ان کیسز کو review کیا تھا جو summary
military court نے dismiss کئے تھے یا
political grounds پر اور انہوں نے جو سفارشات کی تھیں ان کی روشنی میں
30 کو بحال کیا گیا لیکن جن لوگوں کو political grounds پر نہیں کیا گیا تھا
fradulent یا regularity کی بنا پر disciplinary grounds پر
کیا گیا تھا ان کو re-instate نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین: اس کا مطلب ہے کہ واقعی reject ہو چکے ہیں۔

Mr. Hasan A. Shaikh: The Review Board of NIRC had recommended the reinstatement of the service of Mr. Momin but the bank did not agree, is it not a fact that the Review Board is a judicial body?

میر عبدالجبار: یہی میرا سوال تھا کہ انہوں نے جو فرمایا کہ ایک شخص کو بورڈ نے بحال کیا اس کا نام میں نے دیا ہے............

Mr. Chairman: The correct position is that the Review Board was a recommendatory body and the final decision was with the government. This was a special provision made for these particular cases and the recommendations would go to the government and the government would take a final decision, this is the position. However, Sartaj Aziz Sahib please see what is the position on this.

سرتاج عزیز صاحب آپ دیکھ لیں۔......

Mr. Sartaj Aziz: Sir, your interpretation is correct, I have the actual notification *i.e.,* 20th of May and that says:—

> "the Review Board shall take up review of cases after inviting applications from the affected persons and make its recommendation after examining the available record and affording to the applicants..."

Mr. Chairman: You see, normally these cases will not go to NIRC, one, they are pertaining to a very period back in time therefore, a special provision was created and they were to make recommendations and the final decision was with the government.

Mr. Hasan A. Shaikh: But if Review Board is of NIRC which is a judicial body.

Mr. Chairman: Yes, but this particular jurisdiction was conferred by a notification and it was given a recommendatory power.

Mr. Hasan A. Shaikh: But the judicial decision must be given honour in that.

Mr. Chairman: However, you are asking the question whether it is a judicial body or recommendatory body and the answer is it was a recommendatory body.

جناب چیئرمین : جی جناب جبار صاحب۔

میر عبدالجبار : میرے سوال کا تعلق کا دوسرے حصے سے ہے جیسے کہ وزیر محترم نے فرمایا کہ بورڈ مقرر کیا گیا تھا اور اس نے ریکمنڈیشن کی مگر مسٹر مومن کو ڈسمس بنک نے fradulent withdrawal پر کیا تھا تو fradulent withdrawal جو ہوئی تھی وہ تو ایک offence بنتا ہے تو کیا مقدمہ پھر پولیس کو دیا گیا تھا۔

جناب سرتاج عزیز : اس میں انکوائری بورڈ بنا تھا اور اس میں انہوں نے dismissal recommend کی تھی کیونکہ اس نے کسی اور کے نام پر fradulent cheque کسی کو دیا اور وہ کیش ہو گیا بعد میں اس نے confess بھی کیا اور پانچ ہزار واپس بھی کئے جو انکوائری کمیٹی کی رپورٹ تھی انہوں نے یہ چارج ثابت کیا ہے اور اس کو ڈسمس کر دیا جائے۔

That is the only the punishment they recommended and not trial by police.

Mr. Chairman: Thank you. Anyother question. No.

Next question No. 154.

154. *Deferred.*

Mr. Chairman: Supplementary question.

میر عبدالجبار : میری گزارش ہو گی کہ اس کو ڈیفر کریں کیونکہ صوبہ پنجاب کے متعلق مجھے اطلاع بالکل صحیح نہیں دی گئی لہٰذا میری گزارش ہو گی کہ اس کو ڈیفر فرمائیے تو بہتر ہو گا۔

Mr. Sartaj Aziz: I have no objection to it.

Mr. Chairman: No objection. So, this is deferred.

Next question No. 155

155. ***Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) whether any trade agreement has been concluded between Pakistan and Iran, if so, its details; and

(b) the steps being taken to further promote trade between Pakistan and Iran?

Malik Naeem Khan: (a) Yes. Pakistan has the following three trade related agreements with Iran:—

(i) Long Term Trade Agreement, 1982.

(ii) Memorandum of Understanding (M.O.U.), dated 4-9-1985.

(iii) Border Trade Agreement, 1982.

Details are annexed.

(b) Pakistan and Iran have agreed to extend each other an export credit of US$ 50 million each way for export of goods except oil and rice.

Establishment of Common Border Market between Iran and Pakistan is under consideration.

(Annexures have been placed in the Senate Library)

Mr. Chairman: Supplementary question.

میر عبدالجبار : جناب کافی پیش رفت ہوئی ہے۔

سید فصیح اقبال : پاکستان اور ایران کے درمیان بارڈر ٹریڈ کا ابھی حال ہی میں ایک memorandum of agreement ہوا ہے اس سلسلے میں وزیر موصوف بتائیں کہ پراگریس کیا ہے۔

ملک محمد نعیم خان : سر ایک تو ہمارا پرانا بارڈر ٹریڈ ایگریمنٹ 1982ء کا ہے۔ صدر صاحب ایران میں تشریف لے گئے تھے اور ایک نیا concept develop کیا ہے کامن بارڈر مارکیٹ۔ جس کے اندر دونوں طرف مارکیٹیں ہوں گی اور special custom laws اس کے لئے تیار کئے جا رہے ہیں کافی ڈیٹیل سٹڈی کی ضرورت ہے بالکل ہی نیا concept ہے اس پر پیش رفت ہو رہی ہے ایک آدھ میٹنگ ہمارے اور ان کے کامرس آفیشل کے درمیان ہوئی ہیں دوسری اور موقع پر میٹنگ نومبر کے اندر تجویز کی گئیں ہیں نومبر میں میٹنگ ہو گی اور جلد از جلد اس کی کوئی arrangement نکل آئے گی۔

Mr. Chairman: Mr. Abdur Rahim Khan on supplementary.

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا! ایران اور پاکستان کی تجارت میں بنیادی طور پر سیب انگور اور دوسرے میوہ جات بہت زیادہ تعداد میں امپورٹ ہوتے ہیں جس سے ہمارے کوئٹہ کی بالخصوص سیب کی پروڈکشن کی مارکیٹ نہیں ہوتی اور ان کو نقصان ہوتا ہے تو میں وزیر تجارت سے پوچھوں گا کہ کیا اپنی پروڈکشن کی پروٹیکشن کیلئے انہوں نے کوئی ایسا طریقہ رکھا ہے ایسے آئٹم یہاں نہ آئیں جس سے ہماری پروڈکشن کو نقصان ہو۔

ملک محمد نعیم خان : سر ٹریڈ کے اندر پرانی پریکٹس یہ ہوتی تھی کہ آپ آئٹم کو بین کر دیں نئی پریکٹس یہ ہیں کہ آپ ڈیوٹی کے ذریعے ان کو Monitor اور کنٹرول کرتے رہیں کہیں آپ سمجھیں کہ آئیٹمز کی یلغار ہو رہی ہے اور ہماری انڈسٹری کو نقصان ہو رہا ہے تو آپ ڈیوٹی بڑھا کر اسے کنٹرول کر سکتے ہیں۔ ایران کے اندر سیب بہت زیادہ ہوتا ہے اور یا ان کی productivity ہم سے بہت زیادہ ہے یا شاید وہ dumping کر رہے ہیں تو اس کے بارے میں بہت سے شکایات آتی رہیں بلوچستان گورنمنٹ سے تو examine کے بعد ایک سو فیصد ڈیوٹی ایرانی سیب کے اوپر لگا دی گئی ہے اب ہمارے بلوچستان کے جو اپیل گرورر ہیں ان کو تکلیف نہیں رہی اگر پھر بھی کبھی شکایت کریں تو ہم دوبارہ انوسٹی گیٹ کر کے ڈیوٹی بڑھا بھی سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین : اس چیز کی سمگلنگ تو نہیں ہو رہی۔

ملک محمد نعیم خان : تھوڑی بہت تو چلتی رہتی ہے۔

جناب چیئرمین : کھوسو صاحب سپلیمنٹری۔

میر سہراب خان کھوسو: جناب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ چاول ایران بھیجنے کی آزادانہ اجازت ہے یا کوئی پرمٹ لینا پڑتا ہے۔

ملک محمد نعیم خان : نہیں جناب اب تو چاول سارا نجی شعبہ ہینڈل کر رہا ہے اور کسی قسم کے پرمٹ کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو گورنمنٹ لیتی ہے وہ ٹینڈر کرتی ہے یا آکشن کرتی ہے۔ کسی negotiation کے ساتھ نہیں بھیج سکتی یا نیلام کرتی ہے یا ٹینڈر کرتی ہے باقی زیادہ نجی شعبہ ہینڈل کر رہا ہے۔

Mr. Chairman: Next question.

157. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the number of water fountains (fawaras) in the Federal Capital; and

(b) how much money is being spent annually on the maintenance of these fountains?

Ch. Amir Hussain: (a) 18.

(b) A sum of Rs. 9,79,924 has been incurred during the financial year 1990-91.

Mr. Chairman: Supplementary question.

ڈاکٹر محمد ریحان : کیا متعلقہ محترم وزیر صاحب فرمائیں گے کہ ان فواروں کی تعداد میں اضافے کا کوئی پروگرام ہے۔

Ch. Amir Hussain: Yes, Sir, for the beautification of Islamabad. ان کی تعداد میں اضافے کا programme is under consideration.

Mr. Chairman: Any other question.

ڈاکٹر محمد ریحان : کیا وہ اس بات کا بھی خیال رکھیں گے کہ اسلام آباد اور گردو نواح کے کئی لوگوں کو پینے کے پانی کی سہولت نہیں ہوگی اگر اس طرف بھی توجہ فرمائیں اور

اس کو ترجیح دی جائے بجائے اس کے کہ نمائشی چیزیں بنائی جائیں۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا یہ سوال اس سے متعلقہ تو نہیں لیکن آج ہی واٹر ٹینک کا دیا گیا تو ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھا جاتا ہے۔ یہ بات اس سوال سے متعلق نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Next question No. 158.

158. ***Akhunzada Behrawar Saeed:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Government pays house rent on the basic pay of a Government employee while deducts the same on the running pay of an employee; and

(b) if so will the Government remove this anomaly?

Mr. Sartaj Aziz: (a) Yes. House rent allowance is paid at minimum of the pay scale and recovery of rent (from those provided with the Government accommodation) is made at 5% of emoluments.

(b) The rational of paying allowance at minimum of the scale is to maintain a uniform level of the allowance for the employees in each pay scale. Hence there is no anomaly in the present rules.

Mr. Chairman: Supplementary question.

Akhunzada Behrawar Saeed: No, Sir.

Syed Fasieh Iqbal: Supplementary, Sir.

ان سے 5 فیصد کرایہ مکان کاٹ لیا جاتا ہے ایسے الاؤنس سے کرایہ کاٹنے کا کیا جواز ہے۔

جناب سرتاج عزیز : اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ 5 فیصد زیادہ کرنا چاہیے۔

سید فصیح اقبال : جی نہیں اس الاؤنس سے کاٹ لیا جاتا ہے اس طرح یہ ہے کہ ملازمین کو جو الاؤنسز ملتے ہیں اس سے انکم ٹیکس بھی کاٹ لیا جاتا ہے۔

جناب سرتاج عزیز : اس وقت ہم ملازمین کو جو ہاؤس رینٹ دیتے ہیں وہ ہے
45% of the basic pay scale, in ten cities.

اور 30 فیصد باقی شہروں میں اور جولوگوں سے کاٹتے ہیں وہ
5% of emoluments جو low rates ہے اگر اس کو basic pay کریں گے
تواور بھی کم ہوجائے گااور آج کل جو کرائے ہیں 5% of emoluments بہت کم ریٹ ہے۔

سید فصیح اقبال : وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں یہ مکس اپ ہورہا ہے سیکر ٹیریٹ الاؤنس جوملتاہے اس سے 5 فیصد کاٹنے کی کیا ضرورت ہے وہ سیلری کا حصہ تونہیں ہے۔

جناب سرتاج عزیز : ۵ فیصد بجائے خود بہت کم ریٹ ہے تواس میں سب پے اور الاؤنسز شامل ہیں صرف conveyance and entertainment allowance شامل نہیں ہے باقی الاؤنسز شامل ہیں وہ الاؤنسز ملا کر بھی 5 فیصد زیادہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : وہ کہتے ہیں کہ بہت کم ریٹ ہے اس سے کوئی فرق اتنا زیادہ نہیں پڑتا۔

اگلا سوال 159 پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

159. ***Prof. Khurshid Ahmad:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the NDFC has written off debts to the tune of Rs. 146.2 million in 1989 and Rs. 165.5 million in 1990; if so, its reasons in each case separately; and

(b) the names of the debtors alongwith the names of the Directors in the companies whose debts have been written off indicating also the amounts of loan write offs in 1985—88?

Mr. Sartaj Aziz: (a) No. These amounts represent provision for bad debt. No loan was written off in 1989. The loans written off in 1990 amount to Rs. 40.32 million.

(b) The details of write offs in 1990 are given in Annex-A.

Total amounts written off by NDFC during 1985—88 are as follows:—

(Rs. in million)

Year	Amount
1985	Nil
1986	3.36
1987	0.26
1988	0.46
Total:	4.07

Annex-A

(Rs. in million)

Name of Institutions	Amount
Army Welfare Trust	14.49
Special Steel of Pakistan Ltd.	25.83
Total:	40.32

جناب چیئرمین : ضمنی سوال۔

قاضی حسین احمد : انہوں نے ڈائریکٹرز کے نام پوچھے ہیں کمپنی کا نام بتایا گیا ہے ڈائریکٹرز کے نام نہیں بتائے گئے۔ یعنی سپیشل سٹیل آف پاکستان لمیٹڈ اس کے کوئی نیم آف ڈائریکٹروں کے نام نہیں بتائے گئے۔

جناب سرتاج عزیز : جیسے میں نے کہا کہ اس وقت جو ٹوٹل write off ہے اس کی تعداد کم ہے اور اس میں جو actual کمپنیاں ہیں ان کے بتا دیئے گئے ہیں اگر وہ چاہتے ہیں تو میں ڈائریکٹرز کے نام منگوا دوں گا لیکن میں موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ بتانا چاہتا ہوں یہ پہلی دفعہ ہے کہ ہم رائٹ آف کی انفارمیشن اس ہاؤس میں پیش کر رہے ہیں اب تک قانون میں یہ ممانعت تھی کہ یہ نہیں کیا جا سکتا اور اب ہم نے جو بنک

نیشنلائزیشن ایکٹ ترمیم پیش کی ہے جو انشاءاللہ آج approve ہوگی تو اس میں بنکوں کو یہ کہا جارہاہے کہ جو 5 ملین سے زیادہ ہیں وہ اپنے بیلنس شیٹ کے ساتھ write off لگائیں۔ اسی spirit میں ہم نے یہ انفارمیشن دیناشروع کر دی ہے۔ اور اس میں مزید انشاءاللہ provide کریں گے۔

قاضی حسین احمد : Names of Directors چاہئیں جی'

جناب سرتاج عزیز : جی وہ بھی بتادیں گے۔

جناب چیئرمین : جی حافظ صاحب'

حافظ حسین احمد : پوائنٹ آف آرڈر' میں وزراء کے نرغے میں ہوں' آپ ان کے لئے کوئی کرسیوں یا سٹولز کا کوئی انتظام کریں۔ میرے آگے بھی وزراء ہیں۔ ایک طرف جام صاحب بیٹھے ہیں دوسری طرف چوہدری نثار صاحب بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین : آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کی دونوں جانب وزراء بیٹھے ہوئے ہیں میں تو اکیلا بیٹھاہواہوں۔

اگلاسوال'

جناب عالم علی لالیکا : جناب والا' میراضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیے۔

جناب عالم علی لالیکا : جناب والا' جہاں write-off کی بات آئی وہاں میں وزیر خزانہ صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا زراعت پیشہ افراد کے loans کو write off کرنے کی کوئی provision ہے یا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : وزیر خزانہ صاحب'

جناب سرتاج عزیز : جناب والا' provision تو کسی category کی نہیں ہوتی ہے لیکن جب بنک دیکھتے ہیں کہ یہ قرضہ قابل وصول نہیں ہے۔ اور اس میں ضرورت ہے ان کا جائزہ لیا جائے۔ جب آفات آتی ہیں' floods آتے ہیں' drought آتاہے' توان حالات میں write off کی provision دی جاتی ہے اور اس کے لئے رولز موجود ہیں۔ ان صورتوں میں یہ رعایت ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ جی سید قادر صاحب'

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: It has been asked whether the names of the Directors should be given, special Steel is a public sector organization so it is Government owned.

جناب چیئرمین :یہ خالی سٹیل کی بات نہیں ہو رہی ہے۔

لیفٹننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : یہ دونوں جناب گورنمنٹ کے ہیں ایک آرمی ویلفیئر ٹرسٹ ہے اور دوسرا اسپیشل سٹیل ہے۔

جناب سرتاج عزیز : بہرحال جو بھی صورت ہوگی 'انفارمیشن دی جائے گی 'ان کے بھی ڈائریکٹرز ہوں گے۔

جناب چیئرمین :قاضی صاحب 'یہ اطلاعات مانگ رہے ہیں۔ جناب جبار صاحب '

میر عبدالجبار : جناب والا 'یہاں اس میں سوال نمبر 156 تو دیا گیا ہے لیکن یہ نہیں لکھا ہے کہ یہ سوال کس ممبر کی طرف سے تھا۔ صرف یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ سوال وزارت خوراک کو بھجوایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین :اب یہ سوال ٹرانسفر ہو گیا ہے جب یہ آئے گا تو نام بھی دیا جائے گا۔ جس وقت یہ سوال آئے گا اس وقت نام بھی دیا جائے گا۔ اس وقت یہ سوال آیا نہیں ہے۔ صرف یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ ٹرانسفر ہو گیا ہے۔ یہ دوبارہ ہاؤس میں آئے گا۔ جناب لالیکا صاحب '

جناب عالم علی لالیکا : میرا جواب تشنہ رہ گیا ہے۔ میں وزیر خزانہ صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ زراعت پیشہ افراد کو (1) تو قرضے ملتے نہیں ہیں اور اگر شومئی قسمت سے بدقت بسیار وہ لے بھی لیں تو کیا ان کے قرضے معاف کرنے کی provision موجود ہے یہاں تو millions, billions and trillions روپے معاف کئے جا رہے ہیں۔ زراعت پیشہ افراد تو سینکڑوں میں قرضے مانگتے ہیں جب ان پر آفات ناگہانی پڑتی ہیں۔ تو کیا ان کو write off کرنے کی کوئی provision موجود ہے یا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین :انہوں نے فرمایا ہے کہ "ہے"۔

جناب عالم علی لالیکا: انہوں نے permission کا فرمایا ہے '

provision کے لئے نہیں فرمایا۔ provision اور permission میں فرق ہے۔

جناب چیئرمین : وزیر خزانہ صاحب'

جناب سرتاج عزیز : loans کو write off کرنے کی کہیں بھی blanket provision نہیں ہے لیکن رولز ہیں جن کے تحت ہو سکتا ہے۔ مثلاً کہیں floods آ جائیں یا drought آ جائے' یا calamity ہو جائے۔ یا individual cases میں کوئی hardship ہو اور میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو زرعی بنک کی recovery ہے' وہ اتنی کم ہو گئی ہے کہ 50 فیصدی سے بھی کم ہو گئی ہے کہ ان کی جو آئندہ سال کی lending ہے' وہ خطرے میں پڑ گئی ہے کیونکہ loans کی recovery نہیں ہو رہی ہے۔ تو وہ جو write off کی provision ہے وہ اگر رولز کے مطابق ہی ہو تب ہی بنک کی viability ہوتی ہے ورنہ وہ متاثر ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی' میرے خیال میں وقفہ سوالات کا ایک گھنٹہ تو پورا ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب والا' ڈائریکٹروں کے نام نہیں بتائے گئے ہیں سوال نمبر 159 کے جزو (ب) کا جواب نہیں دیا گیا ہے۔

159 (b) the names of the debtors alongwith the names of the Directors...

جناب چیئرمین : وہی بتایا ہے کہ قاضی صاحب نے بھی یہی point raise کیا تھا' وہ کہہ رہے ہیں کہ میں provide کر دوں گا' ویسے یہ جنرل سعید قادر صاحب نے point out کیا ہے کہ دونوں سرکاری ادارے ہیں۔ آرمی ویلفیئر ٹرسٹ اور سپیشل سٹیل آف پاکستان' اور ان کے ڈائریکٹرز کا نام known ہے بہرحال وہ اس کے باوجود انفارمیشن information دیں گے۔

So the other questions and answers will be taken as read and placed on the table of the House.

†160. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the National Bank of Pakistan on governments direction wrote off debts to the tune of Rs. 1,000 million of a Saudi Construction Company, Al-Hussainiya Construction Company; and

(b) if so, its reasons?

Mr. Sartaj Aziz: (a) National Bank of Pakistan has not given any loan/credit facility to the Saudi Construction Company Al-Hussainiya. As such the question of any write-off does not arise. Credit facilities were extended to Al-Hussaniya-ADA, a joint venture between Al-Hussainiya of Saudi Arabia and Airport Development Authority Pakistan. However, no amount outstanding against this Company has been written-off.

(b) As above.

161. ***Mian Alam Ali Laleka:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that 33% selection grade was allowed to Superintendents in Government service BPS-16 to BPS-17 *w.e.f.* 1st July, 1987;

(b) whether it is also a fact that *vide* Finance Division (Regulation wing) O.M. No. F. 1 (12)-Imp.II/91, dated August 19, 1991 one premature increment has been allowed to Government employees who are in selection grade if so; and

(c) whether this facility is also applicable to those employees who were allowed selection grade *w.e.f.* 1st July, 1987; and

(d) if not, its reasons?

Mr. Sartaj Aziz: (a) Yes, only to those Superintendents who were working in Federal Secretariat.

---

† The Question House being over the remaining questions and answers were placed on the table of the House.

(b) Yes.

(c) No.

(d) The matter was considered in consultation with Chairman, National Pay Committee. Since the benefit was allowed from 1st June 1991 as part of the new pay package, it could not be extended retroactively to those employees who were granted selection grade prior to 1-6-1991.

162. ***Hafiz Hussain Ahmed:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the total number of depositors in Pioneers Alliance Private Limited, Blue Area, Islamabad Branch, and Chawala Food Industries Private Limited, Kali Tanki, Satellite Town, Rawalpindi Branch, indicating also their names, addresses and amounts deposited; and

(b) the steps taken by the Government to return their deposits, and the time by which these deposits will be returned?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The total number of depositors in Pioneer Alliance (Pvt.) Limited, Blue Area, Islamabad Branch is 713 who have deposited an amount of Rs. 3,47,52,850. Total number of depositors in Chawala Food Industries (Pvt.) Limited, Kali Tanki, Satellite Town, Rawalpindi Branch is 592 and the amount of their investment in the company is Rs. 96,29,846.

The information with regard to names, addresses and amounts deposited will be placed on the table of the House as soon as received.

(b) The liquidation of these companies was initiated to facilitate the refund of money deposited by the investors.

Final liquidation orders have been passed by the Balochistan High Court in respect of M/s . Pioneer Alliance on 7-10-1990, and provisional liquidation orders have been passed by the Sindh High Court in respect of M/s. Chawala Food Industries (Pvt.) Ltd., on 22-2-1990.

As a result of liquidation of these companies, a liquidator has been appointed to verify and settle the claims of the investors in accordance with realized value of assets.

163. *Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state that whilst sanctioning the construction of a hotel next to the Foreign Office building due care of all security aspects have been taken by the concerned agencies, and whether NOC from such agencies were obtained?

Ch. Amir Hussain: (1) The Foreign Office is located on the Constitution Avenue and to its south is a park. The hotel plot is not next to the Foreign Office, but is located on Khyaban-e-Suhrwardy adjacent to the Park. A 100 feet wide road also separates the hotel plot and the park. In such a location there appears to be no security implications for the Foreign Office.

(2) Question does not arise.

164. ***Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state as to what is the extent of the 'right of way' which no construction can be undertaken on the Islamabad Highway leading to the airport?

Ch. Amir Hussain: 1200 feet *i.e.* 600 feet on either side from the centre of existing road. No construction is permissible within the r.o.w. of the road except for such utility buidlings like bus shelter, temporary police kiosk, a way side mosque etc.

165. Transferred to Housing and Works Division.

166. ***Syed Abbas Shah:** Will the Minister for Commerce be pleased to state the causes and effect of fire in the NPT Building at Karachi which burnt down the vital record of Export Promotion Bureau?

Malik Muhammad Naeem Khan:

Causes.—The exact cause of out break of fire is still to be ascertained.

Effects.—Fire completely destroyed record and equipment, which mostly pertained to data base, blank visas and licence forms, quota passbooks and copies of visas supplied by USA. Efforts are in progress to reconstitute destroyed record with the help of the available similar information in other organizations.

167. ***Syed Abbas Shah:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) assets of BCCI in Pakistan;

(b) liabilities of BCCI in Pakistan; and

(c) Financial, technical/or legal assistance provided to BCCI by the Government of Pakistan?

Mr. Sartaj Aziz: (a) Rs. 10,892.4 million as on 30-9-1991.

(b) Same as at (a) above.

(c) No financial, technical or legal assistance has been provided by the Government of Pakistan to the BCCI.

168. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the number of employees in Grade-16 and above working in the State Bank of Pakistan indicating also the present quota position as against the prescribed provincial/regional quota?

Mr. Sartaj Aziz: The information is being collected from the State Bank of Pakistan and will be placed at the Table of the House as soon as it is received.

169. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the names of the Companies/concerns/individuals allowed by the Government to establish Banks in private Sector; and

(b) whether the said permission to establish Banks in private Sector has been accorded on the recommendations of the State Bank of Pakistan, if not, its reasons?

Mr. Sartaj Aziz: (a) A list showing the names of the sponsors permitted to establish banks in private sector is at Annex.

(b) It is for the Government to accord permission for setting up new banks. In making these decisions the recommendations of the

Committee chaired by the Governor, State Bank of Pakistan were fully taken into account.

LIST OF COMMERCIAL BANKS IN THE PRIVATE SECTOR

S. No. Name of the Bank	Name of Sponsoring Directors	Headquarters
1. First Habib Bank Ltd.,/ Bank Al-Habib Ltd. *Changed Name* (Commerce Bank Al-Habib Ltd.)	1. Mr. Hamid D. Habib 2. Mr. Rashid D. Habib 3. Mr. Habib Mohammed D. Habib 4. Mr. Ali Raza D. Habib 5. Mr. Abbas D. Habib 6. Mr. Mansoor G. Habib 7. Mr. Qumail R. Habib 8. Mr. Murtaza H. Habib 9. Mr. Mohammad Usman Kushtiwala 10. Mr. Liaquat H. Merchant 11. Mr. Anwar Haji Karim 12. Mr. Faiz N. Abdulali	Multan
2. First Overseas Bank Ltd. *Changed Name* (Capital Bank Ltd.)	1. Mr. Yaqub Ali 2. Mr. Anjum Chohan 3. Mr. Gerald Gharles Fitz Gerlad 4. Mr. M. Anwer Pervez 5. Mr. Khalid Saeed 6. Mrs. Pamela Saeed 7. Mr. Jan Valdingar	Islamabad
3. Soneri Bank Ltd.	1. Mr. Badruddin J. Feerasta 2. Mr. Alauddin J. Feerasta 3. Mr. Amiruddin J. Feerasta 4. Mr. Tariq Rehman 5. Mr. Nooruddin B. Feerasta (Sr) 6. Mrs. Aziza A. Feerasta 7. Mr. Nooruddin B. Feerasta (Jr)	Lahore
4. Union Bank International	1. Mr. M. Naseem Saigol 2. Mr. M. Yousuf Saigol 3. Mrs. Sehyr Saigol 4. Mrs. Amber Saigol 5. Mr. Hameed A. Haroon 6. Mr. Shahid Sethi 7. Mr. Haroun Rashid 8. Mr. Khalil A. Malik	Faisalabad
5. Mehran Bank Ltd.	1. Mr. Ali Mohammad Dawood 2. Mr. A. Latif Ebrahim Jamal 3. Mr. Mohammad Yaqoob Tabani 4. Mr. Naseem A. Sattar 5. Mr. Abdul Shakoor Khatri 6. Mr. Abdul Majid 7. Mr. Noor Mohammad Hashim	Karachi

S. No.	Name of the Bank	Name of Sponsoring Directors	Headquarters
6.	Franklin Commercial Bank Ltd. *Changed Name* (Indus Commercial Bank Ltd.)	1. Mr. S. K. Sohail 2. Mr. Kemal Shoaib 3. Mr. Haroon Rashid Kahloon 4. Mr. M. Aslam Siddiqui 5. Mr. S. M. Askari Taqvi 6. Mr. Mohammad Ali Sohail 7. Mr. Mushtaque Ahmed Khan	Peshawar
7.	First Commercial Bank Ltd.	1. Dr. Khalid Javaid Chowdhry 2. Mian Tariq Mahmud 3. Mr. Mohammad Usman 4. Mr. Aziz Usman 5. Mr. Zafar Usman 6. Mr. Saeed I. Chaudhry 7. Mr. Ashraf Nawabi	Lahore
8.	Republic Bank Ltd.	1. Mr. M. Zaki Azam 2. Mr. Ali Munir 3. Mr. S. M. Shafi Azam 4. Mr. S. M. Naqvi Azam 5. Mr. Nadeem Shahid Hussain 6. Mrs. Mian Yusuf Samad 7. Mr. Shaukat Ali Chughtai 8. Mr. Saadat Siddiqui	Karachi
9.	First Security Bank Ltd. *Changed Name* (Askrai Bank Ltd.)	1. Lt. Gen. Ghulam Mohamamd Malik 2. Maj. Gen. (Retd.) Saiyid Faheem Haider Rizvi 3. Brig. (Retd.) Syed Jafar Hussain 4. Brig. (Retd.) Syed Fazal-ur-Rehman 5. Brig. (Retd.)Mohammad Faruq 6. Brig. (Retd.) Khalid Latif 7. Mr. Zafar Alam Khan Sumbal 8. Mr. Mohammad Saeed Khan 9. Mr. Shahid Hafeez Azmi 10. Mr. Sultan Ahmed Abbasi	Rawalpindi
10.	Bolan Bank Ltd.	1. Mr. Javed Yunus 2. Mr. Naved Yunus 3. Mr. Pervez Yunus 4. Mrs. R. J. Yunus 5. Mrs. S. P. Yunus 6. Mrs. A. S. Qureshi 7. Mirza Ghulam Mustafa 8. Mrs. Najmus Sehar Mustafa 9. Mr. S. Ijaz Hussain Shah 10. Mr. Ziaul Hasan Laj	Quetta

170. *Mr. Yahya Bakhtiar: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the rules governing the receipt of gifts from the foreign government by the President, Prime Minister, Federal and Provincial Ministers, Governors and Chief Ministers, etc.;

(b) that is it a fact that any foreign gift of above approximately of Rs. 1000 is to be handed over to "Toshakhana" and can be retained only after the payment of its price determined on appraisal;

(c) will the Minister furnish the detail in each case of the valuable gifts including cars, articles of jewellery received by the President, Prime Minister, Governors, Chief Ministers, Ministers, Advisors and other holders of the representatives offices since March, 1985, indicating also each of the gift returned to "Toshakhana" and those retained on payment of price; and

(d) as to how many of these persons have disclosed that they had received these gifts?

Ch. Amir Hussain: (a) Toshakhana rules are at Annex-A.

(b) (i) All the gifts irrespective of their prices must be reported to the Toshakhana in the Cabinet Division.

(ii) The monetary limit upto which the gifts could be retained by the recipient after assessment by the Cabinet Division are as under:—

(a) Gifts valued upto Rs. 1000/- may be allowed to be retained by the recipients;

(b) Gifts valued between Rs. 1000/- and Rs. 5000/- may be allowed to be retained by a recipient if he is willing to pay 25% of the value of the gift after deducting Rs. 1000/- from its assessed value;

(c) Gifts of the value beyond Rs. 5000/- may be allowed to be retained by a recipient if he is willing to pay 25% of the value between Rs. 1000/- and Rs. 5000/- and 15% of the value above Rs. 5000/-

(c) The details of cars and valuable gifts (value Rs. 10,000/- and above) are at Annex-B.

(d) Details as per Annex-B.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

171. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the steps taken by the Government to implement the recommendations of the Council of Islamic Ideology contained at page 86-87 of its report for the year 1987-88 which has already published?

Mr. Sartaj Aziz: A eleven-Member Committee under the Chairmanship of Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo has been constituted to look into all aspects of Zakat and Ushr system which also includes the examination of granting exemption to various assets like bonds.

172. ***Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the following irregularities had been committed by Mr. Muhammad Zaki, Chairman, Pakistan Banking Council:—

(i) embezzlement of Rs. 4 crores during 1979 and 1980, Habib Bank Limited, New York Branch and was held responsible for the same;

(ii) as Member Executive Board, UBL, visited New York in 1984 drew TA/DA and his lodging/boarding charges for stay in Roosevelt Hotel, were paid by the Bank;

(iii) he visited New York and London alongwith his wife from 15th to 31st March 1986 but was treated as guest of bank and was paid £2,999.48 as hospitalization charges;

(iv) as Member Incharge of Administration, Pakistan Banking Council, he got three advance increments with effect from 1-1-1989 in contravention of all rules/orders;

(v) during his tenure as Member Pakistan Banking Council, overseas operation of Nationalized Commercial Banks, the Manchester, Singapore and New York Branches of Habib Bank Limited had to suffer losses. He also drew

US $14,200.00 as salary for orderly/driver etc. without entitlement;

(vi) as Member Executive Board, U.B.L., Karachi he passed orders for advance payment of Rs. 3,701 million M/s. N.Q. Printers for misc. purchases in violation of Bank's Inspection report, 1987;

(vii) is receiving Rs. 3,500 P.M. as orderly allowance whereas six Bank's employees are working at his residence and also drew furnishing expenditure of Rs. 1,90,000 against his entitlement of Rs. 1,00,000; and

(b) if so, the action taken against him?

Mr. Sartaj Aziz: (i) The statement is not correct. However, a fraud was unearthed in Habib Bank Limited New York by Mr. Muhammad Zaki then Senior *Vice*-President in 1980. The total amount involved was US $ 1.3 million which if converted to Pak Rupees at the then prevailing rate of Rs. 9.90 per dollar, amounted to Rs. 10 million. The case was referred to Federal Bureau of Investigation. USA and the culprit Mr. Hasan Ahmed was convicted mainly as a result of the evidence of Mr. Zaki.

(ii) The statement is not correct. Mr. Zaki neither stayed in Hotel Roosevelt nor UBL paid any hotel bill on this account.

(iii) Mr. Muhammad Zaki visited London and New York on an official visit in 1986. During his stay he fell ill, was hospitalized in emergency, and was paid by the bank directly to the hospital as per his entitlement. Mr. Zaki's wife accompanied his but there was no bar on his wife's accompanying him abroad at her own expenses.

(iv) His salary was adjusted by the then Chairman, PBC as had been done in the case of other executives of the rank of M-I.

(v) PBC does not have any operational role in respect of overseas operations of banks, but only deals with matters as and when these are referred to it by banks. UBL paid an amount of US $ 14,200.0 as arrears to Mr. Muhammad Zaki alongwith other executives as per their entitlement as a result of revision of salary structure with retrospective effect.

(vi) All suppliers of stationery in UBL were given the facility of mobilization advance equivalent to 50% of the amount of an order. This facility was not extended to N.Q. Printers. Upon their representation, similar facility was allowed to them.

(vii) PBC has certified that facilities being availed of by him are within his entitlement.

(b) There is no cause for taking any action against him.

173. ***Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the year-wise and commodity-wise detail of the loss incurred by Agricultural Marketing and Storage Limited (AMSL) import/export/local sale and purchases since 1983;

(b) the reasons for the delay in finalizing the investigation reports on losses to be submitted to FIA and Federal Anti-Corruption Committee;

(c) the details of amount outstanding against various parties since the establishment of AMSL; and

(d) whether an inquiry has been conducted in the case of loss of about 13 crore rupees sustained by AMSL in 1989-90?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The details are given in Annex-I.

(b) AMSL was asked to take action as advised by Ministry of Interior in February, 1990. AMSL, however, intimated that its Board of Directors had already taken disciplinary action in 1985. This aspect is being re-examined further in consultation with Ministry of Interior. Regarding Federal Anti-Corruption Committee, it asked for a report *vide* their letter dated 2-8-1989 which was submitted by AMSL on 19-8-1989.

(c) Details of the outstanding amount are given at Annex-II.

(d) An amount of Rs. 125.322 million was the cost of price support operations undertaken in 1989-90 under the directive of Government. Accounts are being verified by the Auditor General of Pakistan as usual in order to claim re-imbursement. This is not a case of loss. Therefore no enquiry is called for.

Annex-I

THE YEAR-WISE AND COMMODITY WISE DETAILS OF LOSS INCURRED BY AMSL ON IMPORT, EXPORT, LOCAL SALE AND PURCHASE SINCE 1983

Year	Local purchase and sale of fruits and vegetables	Exports (onion, mango, citrus)
	(In thousand rupees)	
1982-83	—	80
1983-84	175	—
1984-85	97	—
1988-89	—	2
1989-90	—	273
Total:	272	355
Grand Total:		Rs.
		272,000
		355.000
		627.000

Annex-II

DETAILS OF AMOUNTS OUTSTANDING AGAINST VARIOUS PARTIES

Operation	No. of Parties	Amount (000 Rs.)
(i) 1982-93 potato support price operation.	7	46,158
(ii) 1987-88 potato support price operation.	1	44
(iii) 1988-89 potato support price operation.	1	4,103
(iv) 1989-90 potato support price operation.	30	8,236
(v) Export business (1989-90)	1	474
Total:	40	59,015

174. ***Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Finance Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Mr. Arshad Mir was appointed Vice President, HBL in 1979 without fulfilling the prescribed qualifications, out of turn promoted posted at London and also given House Building Loan of Rs. 5 lacs without a security bond.

(b) whether it is also a fact that when he was Incharge, UK Branch, a big fraud was committed in Manchester Branch;

(c) whether it is further a fact that when transferred to Pakistan in 1987 he did not comply and proceeded on leave with full salary/benefits in foreign exchange and after expiry of leave, when he refused to join the Head Office at Karachi, his servicces were terminated, but allowed to retian Bank's car;

(d) whether it is also a fact that he did not refund House Building Loan and later reinstated with full benefits and posted as General Manager, UK while he was employed with Gokals at London during that period; and

(e) if so, the action taken by Government against him and those responsible for these irregularities?

Mr. Sartaj Aziz: (a) Mr. Arshad Mir was appointed as a Vice-President in 1979. He was a graduate and Chartered accountant and hence fulfilled the prescribed qualifications for such appointment. He was not promoted out of turn and his posting to London was against the post of qualified Chartered Accountant. He was sanctioned House Building Loan of Rs. 4,47,000 in May, 1988 in accordance with the usual terms and conditions.

(b) A fraud involving approximately £3.5 million surfaced at Manchester Branch in February, 1990. Upon investigation, it was revealed that Mr. Sohail Butt, *Ex*-Manager had been operating and indulging in parallel banking. Mr. Butt has since been dismissed from service.

(c) When he was transferred to Pakistan in March, 1989, he was reluctant to come to the Head Office for fear of political victimization.

However, he was allowed to avail earned leave upto October, 1989. His request for extension in leave was refused and on his failure to join duty, his services were terminated. He used the Bank's Car during his leave period as per practice of the Bank.

(d) Since no final settlement was made on termination of his services, as such the House Building Loan liability continues. He was reinstated with normal benefits and was allowed to resume duty at London as officiating General manager. As per record, he remained un-employed during the leave period.

(e) In view of the reasons stated above, his appointment and reinstatement is regular.

175. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the number of Modaraba Companies authorised by the Government to receive public subscriptions and deposits, from 1st July, 1990 till 15th October, 1991, indicating also the total amount of subscriptions deposited by the public in each Modaraba Company; and

(b) the criteria for the granting of permissions to the Modaraba Companies to receive public subscriptions; and

(c) the steps taken by the Government to protect investment of the public in such Companies?

Mr. Sartaj Aziz: (a) 17 modaraba companies were registered with Registrar Modaraba from 1st of July, 1990, till 15th October, 1991. A total sum of Rs. 775.00 million was offered and subscribed by general public during this period for purchase of modaraba certificates equity of the above said modarabas.

(b) The Modaraba Ordinance, 1980 provides for the following criterian for grant of registration to a modaraba management company:—

(i) that it is registered under the Companies Ordinance, 1984 or is a body corporate formed under any law in force and

owned or controlled, whether directly or through a company or corporation, by the Federal Government or a Provincial Government;

(ii) that being a company solely engaged in the floatation and management of modaraba, it has a paid-up capital of not less than two and a half million rupees;

(iii) that none of its directors, officers or employees has been adjudged as insolvent or has suspended payment or has compounded with his creditors;

(iv) that is promoters are, in the opinion of the Registrar, persons of means and integrity and have knowledge of matters which the company may have to deal with as a modaraba company; and

(v) that, being a company also engaged in business other than floatation and management of modaraba, it has a paid-up capital of such amount and of such nature as may be prescribed.

In addition to the above, following conditions also form part of the Registration Certificates under the Modaraba Rules, 1981—

(i) The company shall make such investment as it may be required in terms of the prospectus for floatation of a modaraba.

(ii) Subscription in compliance to section 17(3) of the Ordinance will be in the nature of permanent investment of the Modaraba Company in the Modarabas free from encumbrances for all time which will not be disinvested during the life of the Modaraba.

(iii) The company shall undertake such business as is provided by the Registrar in terms of the prospectus.

(iv) The promoters, sponsors or persons holding controlling interest shall not transfer any shares held by them without the prior permissioin in writing of the Registrar.

The Religious Board constituted by Government and headed by a Judge of High Court scrutinizes the objects of every modaraba and certifies in writing that none of the objects of the proposed modaraba are repugnant to the injunctions of Islam.

(c) (1) Modaraba Ordinance contemplates that management company will contribute 10% of the amount of Modaraba funds. To protect public investment in modaraba companies, stakes of sponsors, their friends and associates have been fixed at 50% of the modaraba funds.

(2) All the modarabas are required to be listed on the Stock Exchange.

(3) No modaraba is authorized to invite deposits from public. An investor in a modaraba purchases the certificates to participate in a modaraba fund.

(4) All the modaraba are required to undertake their business activities on the basis of model agreements approved by the Religious Board.

(5) The law enjoins upon the managers to file their half yearly and yearly accounts with the Registrar who examines them to keep a watch on their activities and financial viabilities.

(6) The Government has created a special Department in the State Bank of Pakistan to monitor non-financial institutions including modarabas.

176. ***Syed Abbas Shah:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the extent to which the Pakistan currency has been devalued during the last two years and its resultant effect on the imports and exports during the current financial year?

Mr. Sartaj Aziz: During the previous two years and the current year, the growth in imports and exports and the depreciation in

exchange rate has been as follows:—

	1989-90	1990-91	July Sep. 1991
Imports % growth	—2.1	9.9	32.3
Exports % growth	5.8	24.3	20.4
Depreciation	3.2	10.3	2.2

†72. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total amount collected so far as Iqra Surcharge during the last financial year and its disbursement?

Mr. Sartaj Aziz: During 1990-91 receipts on account of Iqra Surcharge amounted to Rs. 7039 million. Iqra Surcharge is a component of the Federal Consolidated Fund from which all expenditures are authorised by the National Assembly. However the total financial allocation for the education sector by the Federal Government and the Provinces has gone up from Rs. 14.2 billion 1986-87 to Rs. 27.17 billion in 1991-92.

‡74. ***Mr. Abdur Rahim Khan Mandokhel:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that dearness allowance is paid to those pensioners of the Armed Forces who draw their pensions from the G.P.Os; and

(b) whether it is also a fact the said allowance is not allowed to the pensioners who have joined the Government service, if so, its reasons?

Mr. Sartaj Aziz: (a) Dearness allowance on pension is admissible to all pensioners irrespective of the fact whether they draw pension from G.P.Os or Treasuries, etc. subject to the condition that the said allowance is not admissible to pensioners during re-employment.

†Transferred from Education Division.

‡Transferred from Communications Division.

(b) Yes. The pensioners on re-employment are entitled to increases on their pay allowed by the Government from time to time. Dearness allowance on pension is not admissible during the period of re-employment as they are compensated separately for dearness through salary.

@140. *Syed Abbas Shah: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the total number and type of sick Industries noticed during the last two years; and

(b) the locations of such Industries and reasons of their sickness if any?

Mr. Sartaj Aziz: (a) There is no clear definition of a sick unit. Hence it is not possible to give any number. However, 649 large and small industrial units are reported to be closed at present.

(b) These closed units are scattered throughout the country.

@141. ***Syed Abbas Shah:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) province-wise total number of letters of intent granted by DFI's for a setting up industries in the backward regions during the last three years; and

(b) the names of those regions and districts granted letters of intent?

Mr. Sartaj Aziz: Information is being collected and will be put for the information of the honourable House as soon as received.

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب والا' میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جی' جناب ہوتی صاحب'

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب چیئرمین' آپ کی وساطت سے میں کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ پچھلے ہفتہ اسی ایوان میں آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ معزز اراکین کے پی سی

@ *Transferred from Industries Division.*

او کے بارے میں وضاحت کی جائے۔ پہلے جناب 2 کا فیصلہ ہوا تھا پھر معزز اراکین نے کہا
کہ ہمیں اسمبلی کے ممبران کے برابر ملنا چاہئے۔

ایک معزز رکن : صرف ایک ملا تھا۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جی ' ایک ملا تھا اور ایک ملنا تھا۔ بہر حال جناب چیئرمین
اسی سلسلے جو حکم مجھے آپ نے دیا تھا ' میں نے اس سلسلے میں محترم وزیر اعظم صاحب سے بات
کی تھی۔ اس لئے میں آپ کے سامنے اس معزز ایوان میں بتانا چاہتا ہوں کہ محترم وزیر اعظم
صاحب اس بات سے اتفاق کر گئے ہیں کہ پانچ پی سی او ایم این اے حضرات کی سینیٹرز
حضرات کو بھی ملیں گے۔

(applauded)

جناب چیئرمین : بہت شکریہ۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : اسی کے ساتھ میں معزز اراکین سے درخواست بھی
کروں گا کہ وہ جس وقت بھی چاہیں ' ہمارے چیمبر میں سے اپنے باقی چار فارم بھی لے لیں۔

(applauded)

جناب چیئرمین : اقبال حیدر صاحب '

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, I wish to draw our kind attention.

(مداخلت)

جناب چیئرمین : ایک منٹ ' پہلے اقبال حیدر صاحب کی بات سن لیں۔

Syed Iqbal Haider: Just a brief point Sir, I wish to draw your kind attention to the statement made by one of the Minister sir, that I will be allotted a suite in one of the federal lodges and the Minister had made a commitment on the floor of the House by tomorrow last week and now almost a week has been passed and I have not been allotted any suite or anything which is an open discrimination against members of Opposition.

جناب چیئرمین : وزیر صاحب آئیں تو میں ان سے پوچھتا ہوں۔

سید اقبال حیدر : لیکن آج وزیر اعظم موجود تھے .... لیکن وہ شاید چلے گئے

ہیں.......... آپ ان کو بتائیں کہ اس طرح سے حزب اختلاف کے اراکین کو ہراساں نہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین : یہ "ہراساں" والی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ یقیناً بہتر جگہ پر رہ رہے ہیں۔ مجھے پتہ ہے۔

سید اقبال حیدر : جناب والا، آٹھ/دس ماہ ہو گئے ہیں، مجھے ابھی تک میرا suite الاٹ نہیں ہوا ہے۔

Mr. Chairman: Yes, Yahya Bakhtiar Sahib.

Mr. Yahya Bakhtiar: I have the same complaint Sir, I am without accommodation for the past eight months.

Mr. Chairman: We will look into that. Yes, Khoso Sahib.

میر سہراب خان کھوسہ :جناب والا، وزیر مملکت برائے مواصلات کا شکریہ۔ لیکن وہ فرما رہے ہیں کہ باقی چار فارم ان سے لے لیں۔ جب کہ پہلے ایک بھی نہیں ملا۔

جناب چیئرمین : تو آپ پانچ لے لیں۔ جس کو ایک پہلے نہیں ملا، وہ پانچ لے لے گا۔ جس کو پہلے ایک مل گیا ہے اس کو باقی چار ملیں گے۔ آپ کو پانچ ملیں گے۔

میر سہراب خان کھوسہ :جناب صحیح بات ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب والا، میں عرض کر دوں کہ معزز اراکین کو جو پی سی او ملنے تھے، وہ ایک financial year سے دوسرے financial year تک کے لئے تھے، تو ایک فارم تو انہیں مل چکا ہے، انہوں نے غالباً بھیج بھی دیا ہے۔ ایک جو تھا وہ فروری یا مارچ میں ملنے والا تھا۔ اب اگر کسی معزز رکن کو ایک بھی نہیں ملا، تو وہ مجھے حکم کریں میں وہ بھی دلا دوں گا۔ جناب والا، یہ جو باقی چار مل رہے ہیں یہ بھی split ہوں گے۔ وہ بھی دو حصوں میں لیکن آنے والے جون تک باقی چار جو ہیں وہ بھی لگ جائیں گے۔

سید اقبال حیدر : پہلے ایک پرانے اراکین کو ملا تھا نئے اراکین کو ایک بھی نہیں ملا۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی۔ اب رخصت کی درخواستیں لیتے ہیں۔

جناب فتح محمد خان صاحب' ذاتی مصروفیات کی وجہ سے مورخہ 3 سے 7 نومبر تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیاایوان ان کی رخصت کی درخواست منظور کرتا ہے۔

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب اعجاز علی خان جتوئی نے ناگزیر وجوہات کی بناپر مورخہ 10 تا 15 نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیاایوان ان کی رخصت کی درخواست منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

PRIVILEGE MOTION

Mr. Chairman: Next, on the privilege motion, Yahya Bakhtiar Sahib any information that you want to give to the House on the privilege motion discussed the other day.

Mr. Yahya Bakhtiar: The leader of the Opposition is not there.

جناب چیئرمین : لیکن گلزار صاحب' آپ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے contradict کیاتھا۔ Anything on that

جناب گلزار احمد خان : جی 'اگلے ہفتہ میں آپ کو بتاسکوں گا۔

جناب چیئرمین : اگلے ہفتے۔

جناب چیئرمین : جی' طارق صاحب'

جناب محمد طارق چوہدری : جناب والا' وہ جو کل والا میرا privilege motion ہے جس کے بارے میں آپ نے ممبران موصوف سے درخواست کی ہے' میں یہ چاہوں گا کہ اس کے لئے کوئی ٹائم مقرر کر دیا جائے اور ساتھ ہی اس بات کا بھی اہتمام کیا جائے اور اس ہاؤس میں اس کے بارے میں جو evidence ہے خاص طور پر

ریکارڈ کی صورت میں آواز کے ریکارڈ کی صورت میں، اس کو سنانے کا بھی اہتمام کیا جائے اور ان سے contradiction کا بھی اہتمام کیا جائے۔

Mr. Chairman: One minute, yes Yahya Bakhtiar Sahib.

Mr. Yahya Bakhtiar: It is the person who asserts, it is the person who alleges, it is for him to prove first. Let him bring all the evidence he has, he brings the news paper 'Nawa-e-Waqt' and then he says, in America she said this, in American she said that, has he produced the American statement itself?

(interruption)

Mr. Chairman: You see *prima facie* if there is a statement which appears in the press and is not contradicted, *prima facie* there is a Supreme Court ruling in the Wali Khan case.

Mr. Yahya Bakhtiar: I have been there and I know it very well.

Mr. Chairman: So, you know that, so, *prima facie*, if it is not contracted.

Mr. Yahya Bakhtiar: The point is that it is for him to prove. There in Wali Khan case a also I proved those papers because those papers belong to a foreign country, they took notice, they were not Pakistani papers.

Mr. Chairman: Gulzar Sahib said that it was contradicted and he said that he has something.

Mr. Yahya Bakhtiar: It has been explained Sir, illucidated on two or three occassions as far as I remember. We will try to bring whatever we can and you also kindly said that you will also try to get official record. So, it will take a weeks time.

Mr. Chairman: Yes, Chaudhry Shujat Hussain Sahib.

چوہدری شجاعت حسین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں یہ کہوں گا کہ جھوٹ

آج بھی ہے اور جھوٹ کل بھی ہے آج چاہئے بولا جائے چاہے ہفتے کے بعد بولا جائے۔ لیکن میرا خیال ہے اس میں ٹائم نہیں دینا چاہئے۔ چونکہ پرسوں انہوں نے ہاؤس میں یہ کہا کہ انہوں نے انکار کیا ہے صاف بات ہے ریکارڈ کی بات ہے لیکن آج یہ کہہ رہے ہیں کہ ثبوت ہم مہیا کریں گے۔ ہمارے معزز سینٹر یحیٰی بختیار صاحب نے کہا کہ ان کے پاس اگر کوئی ثبوت ہے تو یہ پہلے لے آئیں تو میرا خیال ہے کہ جھوٹ کے معاملہ کا ایک نہ ایک دن فیصلہ ہونا ہی ہے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ Plunder of Pakistan نامی ایک چیتھڑا چھاپ کے کہہ دینا کہ یہ سارا کچھ سچ ہے وہ بھی جھوٹ تھا آج بھی اگر جھوٹ ہے تو یہ سامنے آنا چاہئے اس سلسلے میں ، میں یہ کہوں گا کہ بجائے اس کے کہ کل کو کوئی بات کی جائے کیوں نہ آج ہی کر لی جائے۔ جناب والا! میرے پاس وہ ٹیپ موجود ہے جس میں محترمہ نے ان تمام چیزوں کا اعتراف کیا ہے جس کا ذکر سینٹر طارق چوہدری صاحب نے کیا ہے کل کے اوپر نہ جائیں میں جناب والا! وہ ٹیپ آپ کو پیش کرتا ہوں آپ چاہیں تو خود سن لیں اور میری تمام سینٹر حضرات سے بھی درخواست ہو گی اور پریس سے بھی یہ درخواست ہوگی آپ کی وساطت سے کہ کل اگر وہ صبح 9 بجے وہ آئیں تو اس ٹیپ کے اندر جناب والا! وہ تمام الفاظ شامل ہیں جو انہوں نے سینٹر صاحب نے کہے جو محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے اپنے منہ سے کہے۔ اگر آپ اجازت دیں گے تو یہاں پر سنادوں گا اگر آپ اجازت نہیں دیں گے تو سینٹ لاؤنج میں............

Mr. Chairman: I would not permit it in the House.

لیکن آپ باہر سنانا چاہتے ہیں تو آپ سنائیں ادھر نہیں۔

<u>چوہدری شجاعت حسین</u>: پہلے آپ بے شک سن لیں تو کل صبح 9 بجے سینٹ لاؤنج میں تمام حضرات آجائیں اور اس کے بعد دس بجے ہاؤس میں آجائیں اگر اس میں جھوٹ ہوا تو میں مان جاؤں گا اگر اس میں سچ ہوا تو پھر انہیں کہنا پڑے گا کہ............

Mr. Chairman: Mr. Yahya Bakhtiar on a point of order.

Mr. Yahya Bakhtiar: I would request the honourable Minister also to produce the tape of the scientist Abdul Qadeer on the same point, as to what he said.

Syed Iqbal Haider: Sir, I object to the language of جھوٹ which is unparliamentary and the honourable Minister should know that these sorts of words are not used and secondly Sir, you cannot prejudge the statement before hand, we have not made any statement. This is the height of bias and prejudice of the minister that he calls a statement which we have not made as a جھوٹ. How can he prejudge that we are going to speak جھوٹ. we are not like him or his government.

Mr. Chairman: OK. Thank you. Yes Akhunzada Behrawar Saeed Sahib.

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب میری گزارش ہے کہ میں نے ایک تحریک داخل کی ہے اسے بغیر کسی turn کے' out of turn لے لیا جائے۔

جناب چیئرمین : کیا چیز جناب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : ایک تحریک ہے میری' وہ بہت اہم ہے اس کا نمبر میرے پاس نہیں ہے...........

جناب چیئرمین : کون سی ہے وہ ؟

اخونزادہ بہرہ ور سعید : وہ ہے جو بی بی صاحبہ...........

جناب چیئرمین : وہ میں نے ابھی admit نہیں کی ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : admit نہیں کی ہے جناب میں گزارش کر رہا ہوں کہ out of turn لیجئے...........

جناب چیئرمین : نہیں out of turn تو تب آئے گی ناں کہ پہلے میں prima facie یہ دیکھوں کہ ہاؤس میں آنی ہے یا نہیں آنی تو وہ میں دیکھ لوں پھر اس کو دیکھا جائے گا...........

اخونزادہ بہرہ ور سعید : پرسوں آپ نے یہی فرمایا تھا کہ میں آج پیش کروں۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ پہلے میں نے دفتر میں examine کرنی ہے کہ prima facie میں اسے ہاؤس میں لاؤں یا نہ لاؤں۔ تو ابھی میں نے اس پہ فیصلہ نہیں کیا ہوا ہے اس کو میں دیکھ لوں پھر دیکھ لیں گے...........جی فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین صاحب...........

اخونزادہ بہرہ ور سعید : یہ کل ہو جائے گی جی۔

جناب چیئرمین : یہ پہلے میں دیکھ لوں اور آپ سے discuss بھی کرلوں گا۔

سید فصیح اقبال : جناب آپ کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان ' سرحد اور سندھ کے جو لوگ یہاں ہیں ان کو یہاں اکاموڈیشن کی بڑی تکلیف ہے............

جناب چیئرمین : کیا ہے فصیح صاحب ! ایڈجرنمنٹ موشن ہے پریولج ہے یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ؟ پوائنٹ آف آرڈر ہے کیا ہے ؟

سید فصیح اقبال : ہاں سر پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ ایم این اے ہوسٹل اور فیڈرل لاجز میں............

Mr. Chairman: This is ruled out of order.

سید فصیح اقبال : چلو حکومت نے P.C.O. کا وعدہ کیا تھا وہ تو پورا ہوا باقی جو وعدے کئے ہیں ہاؤس میں ' وہ بھی اسی طرح ایفا کریں۔

سید اشتیاق اظہر : جناب چیئرمین ! میں نے تحریک استحقاق پیش کی تھی آپ اگر اس کو پڑھنے کی اجازت دے دیں تو............

جناب چیئرمین : تحریک استحقاق تو آج ایجنڈے پہ نہیں ہے والی ہے ؟ یہ کس سلسلے میں ہے۔

سید اشتیاق اظہر : حال ہی میں میرے ساتھ ایک واقعہ ہوا تھا اس کے بارے میں ہے............

(مداخلت)

جناب چیئرمین : ابھی ایجنڈے پہ نہیں ہے وہ میرے ساتھ discuss کرلیں پھر اس کو دیکھیں گے۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان : پوائنٹ آف آرڈر جناب ! یہ ابھی جو فتح محمد خان صاحب نے چھٹی لی تھی ان کے جواں سال بھتیجے ایک المناک حادثے میں فوت ہوئے تھے۔

تو میں ہاؤس سے اور حسین احمد صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کے لئے فاتحہ پڑھی جائے۔ اور ہم اس کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہیں جی۔

جناب چیئرمین : فاتحہ پڑھی جائے۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Chairman: Next is adjournment motion No. 14 Tariq Chaudhry Sahib.

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جو ایڈجرنمنٹ موشن آیا تھا جس پر 35 ممبران کے دستخط ہیں یہ کاٹن کے بارے میں نمبر 165 تو اس کو پہلے لیا جائے اور باقی بعد میں لیں۔

جناب چیئرمین : اگر ہاؤس اجازت دے کیوں جی۔

Mr. Chairman: Does the House allow this motion to be taken up out of turn No. 165?

Honourable Members: Yes. Yes.

Mr. Chairman: OK. We will take it up out of turn.

جی پڑھئے جناب طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری : شکریہ جناب چیئرمین ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ عوامی اہمیت کے حامل اس قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے کہ کپاس کی فصل کے آغاز کے ساتھ ہی آل پاکستان ٹیکسٹائل ملز ایسوسی ایشن نے حکومت کے تعاون سے اپنی اجارہ دارانہ بلیک میلنگ کے ساتھ کسانوں کو اربوں روپے کا نقصان پہنچانے کا اہتمام کر رکھا ہے جس سے کپاس کی فصل اور کسانوں کے مستقبل پر انتہائی منفی اثرات مرتب ہوں گے لہٰذا اس مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Malik Muhammad Naeem Khan: Sir, I share the views of the honourable Senators very much, only on technical grounds I oppose it.

Mr. Chairman: OK. It is being opposed on technical grounds. So this is an adjournment motion which has been moved by 35 people. سب کے نام میں پڑھ دیتا ہوں تاکہ ایوان کا وقت اس میں صرف نہ ہو۔ جی جناب کھوسو صاحب۔

میر سہراب خان کھوسو : جناب میرا نام بھی شامل کر لیں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جناب آپ کا نام بھی بول دیتا ہوں۔

یہ تحریک التواء ہے جناب پیش کی ہے جناب طارق چوہدری ' سید عبداللہ شاہ ' عبدالواحد ' اعجاز علی خان جتوئی ' راجہ ظفرالحق ' بشیراحمد ترین ' منظور احمد گچکی ' میرنبی بخش ڈومکی ' بوستان علی ہوتی ' محمد ابراہیم خان ' سید برکات احمد ' عامر خان مگسی ' فصیح اقبال ' عباس شاہ ' عبدالرحیم خان ' یحییٰ بختیار ' شہزاد گل ' عبدالجبار خان ' حافظ حسین احمد ' سید اقبال حیدر ' طارق مگسی ' سردار محمد ہاشم لونی ' راجہ محمد افضل خان ' سید حامد رضا ' اخونزادہ بہرہ ور سعید ' ملک حیات خان ' گلزار احمد خان ' سید احسن علی ' عالم علی لالیکا ' عبدالغفار خان جتوئی ' ڈاکٹر بشارت الٰہی ' عبدالحمید بلوچ ' اسرار حسین شاہ ' عبدالرحمٰن جمالی ' اور مخدوم خلیق الزمان

So all these gentlemen honourable Senators have moved this motion. So Tariq Chaudhry Sahib

اور سب کو اجازت دی تو بات نہیں بنے گی تو اس میں سے آپ چن لیں چار پانچ آدمی جو بولنا چاہئیں

and then the Minister can reply.

قطع کلامیاں۔

ملک محمد نعیم خان : نہیں نہیں میرا خیال ہے ابھی کرالیں۔

because we will find a solution of this, Sir.

جناب چیئرمین : ہاں تو پھر باقی قانون سازی کا کام بھی ہے آج اگر یہ دو گھنٹے کرلیں تو کام نہیں بنے گا۔ آپ کی اپوزیشن کس گراؤنڈ پہ ہے۔

ملک محمد نعیم خان : اپوزیشن کوئی نہیں ہے۔

I just want to explain the situation.

Mr. Chairman: OK. then you explain it when the time comes.

Malik Muhammad Naeem Khan: Plus it has been in a way resolved, may they are satisfied the word I would say, as far as this issue is concerned.

جناب محمد طارق چوہدری : پوائنٹ آف آرڈر دیکھئے جناب یا تو اس کو آپ ایڈمٹ کرلیں یا جو ہم 35 آدمی ہیں ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

جناب چیئرمین : 35 کی اجازت تو میرے خیال میں رولز بھی permit نہیں کرتے دیکھیں ناں 35 آدمیوں کو اجازت دوں کہ پہلے admission پر بحث کریں پھر اس کے بعد admit کروں اور پھر دوبارہ بحث ہو ' تحریک التواء جب admit ہو جاتی ہے پھر ہر ایک کو بولنے کی اجازت ہوتی ہے اور مقصد ہوتا ہے کہ دو گھنٹے اس پر بحث ہو جائے تو چونکہ آپ سب چاہ رہے ہیں کہ اس پر بحث ہو لہٰذا اس کو میں admit کرتا ہوں اور اس کے لئے وقت عنقریب مقرر کر دیا جائے گا۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : عرض یہ ہے کہ اب چونکہ منسٹر صاحب نے یہ بات مان لی ہے اور اس کا کوئی حل ڈھونڈنا ہے تو بہتر یہ ہے کہ جنہوں نے تحریک پیش کی ہے وہ منسٹر صاحب سے باہر رابطہ کر کے اس کا فیصلہ کر کے یہ بات ختم کریں۔

جناب چیئرمین : میں نے ایڈمٹ کر لیا ہے آپ ان سے بات کر لیں فیصلہ ہو جائے ٹھیک ہے نہیں تو بحث ہو جائے گی۔

Malik Muhammad Naeem Khan: I don't oppose it and it should be admitted.

Mr. Chairman: It has been admitted. Now, I will fix a time for discussion of this motion and during the discussion or before the discussion if you can come to some understanding that should be the end of the matter.

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین ' یہ اپنی نوعیت کا بہت ہی اہم واقعہ ہے جتنے لوگوں نے دستخط کئے اس سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا میری یہ درخواست ہے کہ اس کے اوپر وقت مقرر کرنے میں دیر نہ کریں آج نہیں تو پرسوں کے لئے اس کو ضرور رکھ لیں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے پرسوں کے لئے وقت مقرر کر دیتے ہیں لیکن اس سے پہلے مہربانی کر کے یہ legislative business ختم کر لیں کیوں کہ یہ prorogue ہونے کا بھی کچھ پروگرام ہے جمعرات کو۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب چیئرمین یہ جو پالیسیاں ہیں ' foreign oplicy ہے policy interior ہے اس کو discuss ہونے دیں۔

جناب چیئرمین : بہرحال یہ بھی آپ منسٹر صاحب سے بات کر لیں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جی وزیر پارلیمانی امور سے ہم درخواست کرتے ہیں فارن منسٹر بھی یہاں موجود ہیں..........

جناب محمد طارق چوہدری : نہیں جی کوئی بات نہیں انہیں پروروگ کرنے دیں ہم دوبارہ بلالیں گے کیوں کہ یہ بہت اہم چیزیں ہیں۔

جناب چیئرمین : اگر آپ چاہتے ہیں کہ ایوان مزید چلے تو وزیر قانون اور وزیر پارلیمانی امور سے بات کر لیں اور جتنے دن آپ کرنا چاہتے ہیں ان سے ڈسکس کر لیں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ کم از کم foreign policy اور جو interior policy ہے اس پر اس ایوان میں ضرور discussion ہو۔

Syed Iqbal Haider : I must remind this House that during the last session there was a motion which was admitted for discussion in the House on the Kashmir issue. That is a very important issue and that should be discussed and there is no need for proroguing the House. Why is the government scared of the Senaters?

جناب چیئرمین : وہ بھی کریں گے، جی جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا، دو تین مہینے اجلاس نہیں تھا اور اس میں adjournment motions, privilege motions اتنے پڑے ہوئے ہیں باقی دوسرا کام legislation کا ہے اتنا کام پڑا ہوا ہے adjournment motions ہمارے دو مہینے کے پڑے ہوئے ہیں ان کے نمبر نہیں آرہے۔

جناب چیئرمین : منسٹر صاحب سے بات کر لیں Now we move on to Item No. 3

جناب عالم علی لالیکا : جناب والا ! میں آپ کے توسط سے وزیر تجارت صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس مسئلے کو اپنی انا کا مسئلہ نہ بنائیں یہ زرعی اجناس کی قیمتوں کا مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ جو باتوں سے حل ہو جائے 1988ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت میں

بھی اسی طرح کا ایک مسئلہ ہوا تھا اور اس میں اسی طرح ایک تحریک لائی گئی تھی جس پر ایک کمیٹی مرتب ہو گئی تھی اگلے ہی روز ایوان میں آنے کے بعد وزارت زراعت، تجارت اور زراعت پیشہ لوگوں کی ایک کمیٹی میں اس کا باضابطہ فیصلہ ہو گیا تھا تو میں آپ کے توسط سے ان کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ مسئلہ باتوں سے حل ہونے والا نہیں ہے اس کے لئے فوری طور پر ایک کمیٹی تشکیل دے دیں وہ اپنا اظہار خیال کر لیں اور ہم بھی کھل کر بات کر لیں۔

جناب چیئرمین: جب بحث ہو گی تو یہ ساری چیزیں سامنے آ جائیں گی اگلی آئٹم نمبر 3 چوہدری امیر حسین۔

ELECTION OF MEMBERS TO THE STANDING COMMITTEES

Chaudhry Amir Hussain: Sir, I beg to move :—

> "that the following Senators be elected as members to the Standing Committees as shown against each :—
>
> (1) Mr. Manzoor Khan Gichki, Senator — Committee No. 6 on Petroleum and Natural Resources and Water and Power.
>
> (2) Mir Tariq Hussain Magsi, Senator — House Committee."

Mr. Chairman: The question before the House is :—

> "that the following Senators be elected as members to the Standing Committees as shown against each :—
>
> (1) Mr. Manzoor Khan Gichki, Senator — Committee No. 6 on Petroleum and Natural Resources and Water and Power.
>
> (2) Mir Tariq Hussain Magsi, Senator — House Committee."

(Tlhe motion was adopted)

Mr. Chairman: Mr. Manzoor Khan Gichki and Mr. Tariq Hussain Magsi Senators stand elected to respective committees as mentioned in the motion. Next Item No. 4, Mr. Ijaz-ul-Haq.

THE BONDED LABOUR SYSTEM (ABOLITION) BILL, 1991

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: Mr. Chairman, I beg to introduce a Bill to provide for abolition of bonded labour system [The Bonded Labour System (Abolition) Bill, 1991].

Mr. Chairman: It stands introduced and stands referred to the Standing Committee concerned.

Syed Iqbal Haider: Sir, as it is being referred to the Standing Committee concerned and I had moved a similar Bill as a special case would I be allowed to attend that meeting to finalize the draft.

Mr. Chairman: Why not, please invite him as a special invitee.

Syed Iqbal Haider: I will only be able to help them.

جناب چیئرمین : آپ کا بل قائمہ کمیٹی میں گیا ہے کہ نہیں۔

سید اقبال حیدر : نہیں، میرا بل نہیں گیا میرا بل بھی اسی قائمہ کمیٹی میں بھیجیں۔

جناب چیئرمین : میں تو نہیں بھیج سکتا جب آئے گا تو پھر ہو گا۔

سید اقبال حیدر :چونکہ انہوں نے پیش کیا ہے اس قائمہ کمیٹی میں اگر وزیر موصوف بلالیں...........

جناب چیئرمین : آپ کو بھی بلالیں گے اس میں کیا ہے۔

Chaudhry Amir Hussain: For this he will request the Committee and the Committee can summon any honourable member.

Mr. Chairman: You please talk to Mr. Jamali, Chairman, Labour Committee, as the Committee has a power to invite any member. Next Item No. 5.

THE TRANSFER OF MANAGED ESTABLISHMENTS (SECOND AMENDMENT) BILL, 1991.

Mr. Sartaj Aziz: Sir, I beg to introduce a Bill further to amend the Transfer of Managed Establishments Order, 1978 [The Transfer of

Managed Establishments (Second Amendment) Bill, 1991].

May I also make a motion that instead of being referred to the Standing Committee it may be taken up after two days notice because this Bill on the basis of an earlier Ordinance has already been passed be Senate last week and there is only some additional amendment under Ordinance 33. So, there is only a small proviso to be added. The rest of the thing has already been debated at length here.

Mr. Chairman: Where is the motion, give me that.

جناب سرتاج عزیز: لکھی ہوئی تو نہیں ہے سر میں ویسے ہی موو کر دیتا ہوں۔

Mr. Chairman: Right.

Mr. Sartaj Aziz: I beg to move Mr. Chairman Sir, that the Bill further to amend the Transfer of Managed Establishments Order, 1978. [The Transfer of Managed Establishments (Second Amendment) Bill, 1991] be taken up for consideration on Thursday the 14th of November, 1991.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Sartaj Aziz, Minister for Finance:—

> "that the Bill further to amend the Transfer of Managed Establishments Order, 1978 [The Transfer of Managed Establishments (Second Amendment) Bill, 1991] be taken up for consideration on Thursday, the 14 of November, 1991."

(The motion was carried)

Mr. Chairman: So, you will bring it up on Thursday.

Syed Iqbal Haider: Provide us its copy today Sir.

جناب چیئرمین: آج ہی دے دیں ان کو جی
اگلا ہے جتوئی صاحب کا۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں عرض کروں گا کہ اس دن اقبال حیدر صاحب کے کہنے کے اوپر یہ پینڈنگ پڑا تھا ہمارا بل پہلے ہی پیش ہو چکا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اس کو پہلے لے لیا جائے۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے، ہوتی صاحب اس کو پہلے لے لیتے ہیں پھر آپ کا بعد میں لے لیں گے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب میرا تو ایک منٹ کا کام ہے اگر آپ مہربانی کریں۔

جناب چیئرمین : کیوں جی، ہوتی صاحب کے بل پر کوئی اعتراض ہے۔

فاضل اراکین : no, no کوئی اعتراض نہیں۔

جناب چیئرمین : پھر یہ ہوتی صاحب کا بل پہلے لے لیتے ہیں، یہ تحریک پیش ہو چکی ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جی یہ پیش ہو چکی ہے۔

THE PAKISTAN MARITIME SHIPPING (REGULATION AND CONTROL) (REPEAL) BILL 1991.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Azam Khan Hoti the Minister of State for Communicatins "that the Bill to repeal the Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) Act, 1974. The Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) (Repeal) Bill, 1991], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

(The motion was passed)

Mr. Chairman: The motion is passed. Now, I will take the Bill clause by clause. The question before the House is:—

"That clause 2 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 2 forms part of the Bill. Now, the question before the House is:—

"that Clause 1, Short Title, Commencement and Preamble do form part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 1, Short Title, Commencement and Preamble form part of the Bill. Now, Mr. Azam Khan Hoti could you read Item No. 7.

Mr. Azam Khan Hoti: Mr. Chairman, I beg to move:—

> "that the Bill to repeal the Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) Act, 1974 [The Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) (Repeal) Bill, 1991] be passed."

Mr. Chairman: The question before the House as moved by Mr. Azam Khan Hoti Minister of State for Communications is:—

> "that the Bill to repeal the Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) Act, 1974. The Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) (Repeal) Bill, 1991 be passed."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The Bill stands passed.

Now, we come to the other Bill, surrender of illicit arms. Item No. 8.

فرمائیے جی آپ نے اس پر کچھ کہنا ہے

جناب یحییٰ بختیار صاحب : یہ move ہو چکا ہے۔ اس پر آپ نے وقت مانگا تھا۔

چوہدری شجاعت حسین : انہوں نے امنڈمنٹ دی ہوئی ہیں۔

Ch. Amir Hussain: Sir, in second reading.

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔ جی جناب یحییٰ بختیار صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا ! اگر کنسیڈریشن بحث ہے تو پھر میں..........

جناب چیئرمین : نہیں وہ بحث ہی ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں میں پہلے ذرا عرض کرنا چاہتا ہوں۔

I beg to move that this Bill must be referred to the standing Committee under the Rule 111.....

جناب چیئرمین : اب اس اسٹیج پر تو یہ move نہیں ہو سکتا یہ move ہو چکا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! یہ move ہو کر اور پھر جو ہے باقی...

جناب چیئرمین : اس وقت آپ کو یہ move کرنا چاہئے تھا۔ اب اس پر بحث کر لیں۔ یہ move ہو چکا ہے۔ کچھ بحث ہو چکی تھی............

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! کوئی بحث نہیں ہوئی۔صرف یہ ہوا ہے............

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے اب move ہو نہیں سکتا ہے۔ چونکہ یہ بل کو کر چکے ہیں پھر اس کو بحث کے لئے open کر دیا گیا تھا۔ یہ رولز کی بات ہے اور کوئی بات نہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا رول ۱۱۱............

جناب چیئرمین : رول ؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : 111 جب کنسیڈریشن کے لئے کریں تو اسی لمحے ہم کہہ سکتے ہیں as an amendment to the motions of consideration

جناب چیئرمین : یہ کس سٹیج پر move ہو سکتا ہے۔ چوہدری امیر حسین صاحب۔

can you guide me on this?

چوہدری امیر حسین : جناب والا! فاضل ممبر کو تھوڑی سی غلط فہمی ہوئی ہے جو سٹیج ہے جناب والا جس وقت یہ موشن repeat کرتے ہیں motion for conisderation اس کو oppose کر کے اسی وقت امنڈمنٹ move کی جاتی ہے چونکہ جب یہ motion for consideration move ہوئی اس پر کوئی امنڈمنٹ نہیں دی گئی اور ڈسکشن کے لئے آج وقت مقرر ہے اس لئے وہ سٹیج نہیں ہے۔ وہ سٹیج گزر چکی ہے۔

جناب چیئرمین : یہی میں کہہ رہا ہوں۔

چوہدری امیر حسین : اگر یہ ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں تو کریں امنڈمنٹ اب نہیں دی جا سکتی۔

جناب چیئرمین : یہی میں کہہ رہا ہوں جس وقت وزیر داخلہ نے move کیا اس سے پہلے آپ 111 کے تحت امنڈمنٹ move کر سکتے تھے۔

Any member may move as an amendment.

امنڈمنٹ پہلے put ہوتی ہے۔

Mr. Abdur Raheem Khan: Sorry, Sir.

Mr. Chairman: Then, the Bill be referred to the Standing Committee.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا ! وہ اس طرح ہے جب وہ move کرتے ہیں موشن کے ساتھ۔

On the day on which the motion for consideration is set down in the Orders of the Day which shall, unless the Chairman otherwise directs, be not less than two days from the receipt of the notice. The Minister or, as the case may be, the member giving notice may move that the Bill be taken into consideration.

جناب چیئرمین : انہوں نے move کر دیا۔

جناب عبدالرحیم خان : move کر دیا تو فوری طور پر ہم نے جو پوزیشن لی ہے وہ یہ ہے۔

Any member may move as an amendment that the Bill be referred to a Standing Committee.

جناب چیئرمین : چلیں جی میں آپ کا یہ موشن put کر دیتا ہوں۔

It has been moved by Mr. Abur Raheem Khan, Mr. Iqbal Haider that the Bill that is Surrender of Illicit Arms Bill, 1991, be refered to the Standing Committee.

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: This motion is rejected.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I will take sometime if you don't mind.

Mr. Chairman: Yes Please.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I am not objecting to the main purpose of this Bill. I want the recovery of the arms. I know, how much harm is being done. But I would like to draw the attention of the honourable House to Section 10 of this Bill.

Mr. Chairman: Section 10.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I mean the aims and objects of this Bill, First I will read the statement of objects and reasons. It states that under Section 10 of the Enforcement of Shariah Act, 1991 it has been provided that in ordr to protect the life, honour, liberty, property and the rights of the citizens, the State shall take legislative and administrative measures.

(c) to prevent the possession and display of illicit arms. Now, Sir, you have kindly noted that if they rely on Section 10 of the Enforcement of Shariat Act, 1991, before that, Sir, Section 3 of the Shariat Application Act comes. I would read from section 3 of the Shariat Application Act. This reads:

Supremacy of Shariah.—Shariah that is to say, the Injunctions of Islam as laid down in the Holy Quran and Sunnah shall be the supreme law of Pakistan.

Now, having said that, Sir , I will submit that there are certain provisions in this Bill which are in conflict, or repugnant to the Injunctions of Islam particularly Section 9 and 10 of the Bill and I would draw the attention of the honourable Minister to these Sections.

Sir, Section 9 reads:

On the expiry of the period for surrender of illicit arms allowed under Section 4 a campaign for the recovery of illicit arms shall be launched in a coordinated manner by the Federal Government and the Provincial Governments and all other agencies of the state which may be called upon shall act in aid of the Federal government and Provincial Governments.

(2) Search for illicit arms, ammunition or explosive shall be carried out as nearly as may be in accordance with the chapter 5 of the Criminal Procedure Code, 1898.

Then. Sir, there is a proviso you may kindly note, it adds that provided where in case of an extreme urgency a departure from the provisions of the Code is made then the District Superintendent of Police or anyother officer authorised doing the search shall record reason for the departure.

Now, Sir, we have experienced that in many cases when it comes to search a police officer writes in his diary because of an extreme urgency I cannot obtain the search warrant and I am going to search this house because I understand that there are two handgranades, bombs and such and such things are there and then they raid at midnight, after midnight, at 2 O'cloock or 3 O'clock in the morning, I think, that is not permissible under the Injuctions of Islam.

Secondly, Sir, the next section is Section 10.

Any person providing information for successful recovery of illicit arms may in the prescribed manner be appropriately rewarded by the Federal Government or, as the case may be, by the Provincial Government to whom such information is provided keeping in view the number of illicit arms recovered on the basis of such information.

The first stage about searches not authorised by any Magistrate I should say even that act is not valid but to raiding a house by a police officer is at his sweet will. Secondly a person who looks into a house spies, looks through the key-hole and finds out something he is, in the peeping Tom, is also rewarded.

Now, Sir, I will draw your attention to certain provisions of the Holy Quran. First I will rely on two 'Soorahs' of the Quranic Injunctions. First is Sir, 'Soorah Al-Noor', Ayaats 27 and 28—O,ye, who believe; enter not houses other than your own until ye have asked permission and saluted those in them; that is best for you in order that ye may heed (what is seemly) and 28 'If ye find no one in the house, enter not until the permission is given to you, if ye are asked to go, go back, go back, that makes for greater parity for yourselves and God knows well for all that ye do'.

Sir, this is one part for the entry, this is the Quranic Injunction. Nobody can enter my house without my permission even if you have the warrant. You are not permitted to enter my house, I think, it is important and necessary, therefore, I place it before the House. Now,

since Quran and Sunnah are the supreme laws of the land. They must obey every other provisions of the Supreme law.

Sir, next is Soorah 49, Ayaat 12 'Al-Hujrat':—

> 'O' ye, who believe; Shun much suspicion; for lo! some suspcision is a crime. And spy not, neither backbite one another. Would one of you love to eat the flesh of his dead brother? Ye abhor that (so abhor the other)! And keep your duty (to Allah) Lo! Allah is Relenting, Merciful'.

Sir, I have brought interpretation by a Jurist on this point to save time. Now, the first Jurist Sir, on the question of right of privacy, it is from a book and perhaps the best book I have read on Islamic Jurisprudence—C.G. Weeramantry. Sir, Professor, C.G. Weeramantry was the Judge of the Supreme Court of Sri Lanka, then he became a Professor of Law in Australia and now, I think, he is a Judge of International Court of Justice. May I read Sir?

Mr. Chairman: Yes. Please.

Mr. Yahya Bakhtiar: It is on 'the notion of privacy'. I have given you a copy of that.

Mr. Chairman: Yes. I have got it.

Mr. Yahya Bakhtiar: The Quran enjoins,

> "O" ye, who believe, avoid suspicion......And spy not on each other, nor speak ill of each other behind their backs' (XIIX: 12).

Modern law is giving increasing recognition to privacy, as modern technology reveals new and powerful methods of denying this right. The common law was particularly slow to evolve a general concept of a right to privacy except in limited areas such as physical trespass and defamation.

"Islamic law has some striking passages on privacy. The Qur'an (XXIV: 27, 28) is very specific on this matter".

> "O'ye, who believe! Enter not houses other than your own without first announcing your presence and invoking

> peace upon the people therein....and if you find no one therein, still enter n : until permission hath been given...." 'The prohibition extends likewise to correspondence, for in the striking words of the Prophet.' He who reads a letter of his brother without his permission will read it in hell".

"Modern technology is perfecting ways of violating privacy by external surveillance without actually committing physical trespass. Scanners, electronic surveillance, telephone tapping and other methods of eavesdropping make this a very modern problem. The Islamic texts cover these situations as well. For it is not only physical entry that is prohibited. "A man should not look inside a house unless he receives permission. If he does so he would have entered".... "There is even a hadith to the effect that if a person looks at one without one's permission he is deserving of condign punishment—the implication being that unauthorized non-physical intrusions upon privacy are forbidden".

Now, Sir, this is a point I am coming to:

Islamic criminal justice systems follows these principles in prohibiting unlawful entries and searches, even to the extent that incriminating evidence obtained by eavesdropping or other unlawful means can not be used.

Sir, before I come to this, I will like to draw your attention to the fact that under the British System, if evidence is procured illegally but it is a relevant then it is admissible, I can proceed against the person who has procured it illegally. But under the American system if evidence is procured illegally, through illegal means, it is not admissible. You can recall a well known case in which a person had very valuable document and the police went and as they were going to arrest him, he had swallowed that document. He was rushed to a hospital, they took out the document from his stomach, put it together to prove the offence against him, the court said; no, this was obtained without his permission, illegally, therefore, they will not act on that. The Islamic law, I am so glad to say, is the same, if you illegally procure evidence, look into someone house—spy... I am coming to that point now, if you spy and look into someone's house, you will be rewarded under the Bill. But you should be punished under the Islamic Law, you can not look into someone's house. So, Sir, illegal search is not allowed.

And then there is a very striking example of second Caliph of Islam; it says:-

> "This principle is illustrated by a delightful tale related of Omar Ibn al Khattab, the second Caliph of Islam. The ruler found a group of men drinking wine and burning shacks. 'I have prevented you from drinking but you have drunk', said the Caliph, and I have prohibited you from burning shacks and you have burnt them. 'The men said, Prince of the faithful, God ordered you not to spy but you spied. He ordered you not to enter without permission but you did.' So, that Sir, as soon as Hazrat Omar found that he made a mistake and he committed a sin, he committed a crime, he should not enter without permission and he should not a spy, he went away, he did not take action against those people. So, similarly Sir, I will quote because Weeramantry relied on that book *i.e.* the from another book, 'Islamic Criminal Justice System', I will also read some precedents out of that.

Mr. Chairman: Looks like a good book.

Mr. Yahya Bakhtiar: I have recently brought them from America, they are not available in Pakistan. I read Sir;

> 'Thus, Islamic law has established rules which meet society's need to protect itself from crime and ensure the rights of individuals whom God has honoured and favored as His creation. In so doing, Islamic law restrains those who may violate the right to privacy, in particular those officials who could unreasonably search the dwellings of those suspected of involvement in criminal conduct. Consequently individuals, their dwellings, correspondence and property cannot be searched save according to certain requirements and restrictions provided by law. The Qur'an says Sir, I need not read this again because I have already read that provision of Quran.

Mr. Chairman: So that means that the law can provide for certain restrictions and certain provisions.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I will come to that. From this, there is Sir, the Sunna which also is in accord, as seen from the Prophet's saying:

> Three things are not allowed to any man. No man who leads a group in prayer should invoke blessing solely upon himself, for he does, he will have betrayed them. A man should not look inside a house unless he receives permission. If he does so, he would have entered..........

Then, it further says that the Prophet also states figuratively so as to illustrate the right to be free from intrusions into one's privacy that:

> "If a person looks at you without your permission and you pelt him with a stone and put out his eye, no guilt will be on you".

Then Sir, I will just read a portion which I have marked and I am only reading those to save time. The Prophet says:

> "He who reads a letter of his brother without his permission, will read it in hell".

Sir, the next is:

> "The invoilability of the dwelling is not based on a purely religious foundations; it is also partly inspired by the social policy of protecting individual security and freedom in a manner which does not interfere with the right and duty of the State to take necessary action to investigate crimes. Thus under Islamic law the invoilability of the dwelling is not absolute but....."

This is what you wanted me to point out:

> "..... but is subject to certain exceptions necessitated to maintain social order and safety. State authorities may enter the dwelling to conduct reasonable searches, and they may search the individual if such activity is reasonably related to the public interest. But the State's right is governed by conditions and guarantees aimed at preventing arbitrary and intimidating searches".

Sir, the next is:

"The first restriction..... "

Now, this is what you wanted to know:

"The first restriction on the conduct of the search concerns the official empowered to issue the search warrant. According to Islamic jurists that official is the Wali al-Mazalim,...."

Now, this is like the Director of Public Prosecution that nothing to do with Police or nothing to do with the courts.

"....... the minister of complaints. They are the officials charged with the detection and investigation of crimes. The Mohtasib, by contrast, are not within his limited jurisdiction, but rather are within the competence of the Kadi or judge. According to the judicial rules of Islam, the judge is not empowered to issue search warrants, nor is he entitled to seek out evidence or proof. His duty is limited to instructing the complainant to furnish evidence to support his allegations.

The search is also restricted by the rule that the warrant should not be issued unless sufficient evidence of the crime is obtained, that is, unless there is probable cause that...

(Interruptions)

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I was reading that:

"The search is also restricted by the rule that the warrant should not be issued unless sufficient evidence of the crime is obtained, that is, unless there is probable cause that a crime was committed by the accused. Thus, for example, when a trustworthy man informs the authorities that another has tried to kill him, or if he sees a man taking a woman aside to commit adultery with her, probable cause exists. The warrant also may be issued

when the offense becomes perceivable though not seen, as for example, when the smell of alcohol and noise of intoxicated persons emanates from inside a house.

Finally, there must be lawful discovery of sufficiently incriminating proof or existence of the offence. If the discovery is a result of spying (for example, by piercing holes through a door or by eavesdropping), the evidence gained thereby cannot be used for incriminating purposes. God says: 'And spy not'. This is because dwellings and individuals are immune (from infringment) unless the offence is apparent, and they should not be violated or encroached. The Sunna is also explicit on this issue".

Then, Sir, I will just conclude:

"Islam from its very beginning has observed this rule as illustrated by the following incident. Omar ibn al Khattab once found a group of men drinking wine and burning shacks. He said, 'I have prevented you from drinking, but you have drunk. I have prohibited the burning of shacks, but you did'. They said, 'Prince of the faithful, God ordered you not to spy, but you spied. He ordered you not to enter without permission, but you did.' Then Omar said, 'These two to those two,' and left without questioning them. Abd el-Rahman ibn Awf related another incident:

> Once at night I accompanied Omar on one of his wanderings at Madina. As we travelled we saw the light of a lamp. We went towards it. When we approached it, we found a locked door concealing some people noisely revelling. Omar took my hand and said. 'Do you know whose home this is?' I said I did not. He said 'It is the home of Rabiaa ibn Omaya ibn Khalef. They are drinking. What is to be done?' I said, 'I see that we did what God prohibited. God forbids us to spy.' Omar returned and disregarded them".

Sir, I have done my duty. I did not move any amendment. I said that that has no use. I had to draw the attention of the honourable Minister who does not even care to be present here. He said this Bill should be passed, arms should be taken from people, I too want that illicit arms should be taken from people, they should be recovered but you must draw the line somewhere, don't harrass people that this is Iqbal Haider. I have come to know that he got two hand grenades in his house and I am in emergency, he is going to remove those somewhere, I am going to enter his house and just put the handgrenades there. These things has to stop, that is why this law can be mis-used. I said in the beginning, I am in favour of it to recover all the illicit arms, they are bad, the weapons have been brought, immunition have been brought, explosive have been brought in the country but one should realize and should appreciate that now Islam is a supreme law of the land. We have declared that it should not just be for propaganda purpose. If the Government brings this law, if the government thinks Islam is the supreme law of the land then they should mean it, they should work on it. I know there are hundred of provisions even that Speedy Trial Courts Law, unfortunately it was passed when I was not here and some provision of that nature, they are all illegal. They are all against the injunctions of Islam. You can't enter a house without a warrant of the type which must be proved and based on some evidence before its issue, it is not just a policeman writes in his diary and enters a house. Do not give reward to anybody who spies, who look into through a ventilator or a window or a key whole and then tell you that this is the information I give you. Now give me the money and give me the reward. So, with these words Sir, I thank you very much for giving me the opportunity. I have drawn the attention that both the provisions are illegal, against the Injunctions of Islam. If they want to pass them they can go ahead, I have done my duty.

Mr. Chairman: Thank you. Anybody else who wants to say something on this.

جی جناب مزمل شاہ صاحب

Any observation on the Bill.

سید مزمل شاہ : جناب چیئرمین : جہاں تک اس بل کا تعلق ہے اس کے پیچھے جو جذبات و خیالات مضمر ہیں اس کی تو میں مخالفت نہیں کرتا لیکن. جہاں تک اس ملک کے موجودہ حالات کا تقاضا ہے اور یہ بل جس انداز سے لایا گیا ہے اس میں سخت مخالفت کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین ! اس ملک میں' اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ امن و امان کے

حالات بہت سخت خراب ہیں لیکن اس کے پیچھے چند مخصوص لوگوں کا ہاتھ ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب سے مرکزی حکومت نے یہ اعلان کیا ہے کہ ناجائز اسلحہ جس کا لائسنس نہیں ہے اس کو جمع کرایا تو موجودہ جو حالات ہیں ان کے پیش نظر شرفاء کے لئے یہ ممکن ہی تھا اگر ان کے پاس لائسنس نہیں ہیں اور یقیناً اسلحہ انکے پاس ہو گا' لائسنس تو نہیں ہیں کہ وہ اسلحہ جمع کرائیں اس لئے اگر وہ اسلحہ جمع کرا دیتے ہیں تو جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں وہ تو کسی صورت میں اسلحہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں وہ بڑی آزادی کے ساتھ امن و امان کی صورت کو مزید خراب کر سکتے ہیں۔ اور اب جو صورت حال سامنے آرہی ہے کہ پولیس والے جا کر لوگوں کے گھروں میں تلاشی لیں گے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ موجودہ حکومت کے خلاف ایک سازش ہے جس سے یہاں پر سول نافرمانی کے طور پر ایک سلسلہ شروع ہو گا اور لوگ اسی issue پہ حکومت کے خلاف گلی کوچوں میں آئیں گے جس طرح اپوزیشن چاہتی ہے یہ حکومت لوگوں کو خود نکالتی ہے اور یہ بات جو ہے بالکل سول وار کی طرح شروع ہو جائے گی۔

جناب والا! جہاں تک صوبہ سرحد کا تعلق ہے جہاں تک صوبہ بلوچستان کا تعلق ہے ان کے معزز اراکین یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس مسئلے پر وہاں کے لوگوں کے جذبات کیا ہیں اس سلسلے میں جناب والا! میں آپ کی وساطت سے اور اس ہاؤس کی وساطت سے جناب وزراء صاحبان کی خدمت میں اور بالخصوص وزیر داخلہ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک بل کا تعلق ہے ہم اس بات کے اخلاقی طور پر پابند ہیں کہ اس کے حق میں ہم ووٹ دیں لیکن وہ بھی اخلاقی طور پر اس بات کے پابند ہیں کہ وہ بھی وہ قدم اٹھائیں جو اس ملک کے عوام کے مفاد میں ہو میں یہ عرض کروں گا کہ اگر یہ صورت چل پڑی تو صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان میں بالکل خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔

(اس مرحلے پر میڈم ڈپٹی چیئرمین نے کرسی صدارت سنبھالی)

سید مزمل شاہ : اس سلسلے میں میری معزز وزیر صاحب کی خدمت میں یہ گزارش ہے کہ وہ سب سے پہلے یہ گزارش کریں کہ جن لوگوں کے پاس اسلحہ ہے ان کو اس بات کی آزادی ہو کہ وہ لائسنس حاصل کریں وہ جب لائسنس حاصل کر لیں تو ایک تو یہ بات ہو گی کہ سارے کا سارا اسلحہ جس جس شخص کے پاس ہے جس جس آدمی کے پاس ہے اس کی جو

حیثیت سے اخلاقی طور پر وہ بھی حکومت پر واضح ہو جائے گی اور پورے کا پورا اسلحہ ریکارڈ پر بھی آ جائے اس کے بعد بھی جو لوگ لائسنس حاصل نہ کریں اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ جن لوگوں نے اسلحہ جمع نہیں کرایا وہ دہشت گردی کرتے ہیں یا اس ملک میں بدامنی پھیلاتے ہیں۔ اس صورت میں اگر ہر آدمی کے ہر گھر میں ہر شریف آدمی کے گھر میں پولیس جانی شروع ہو گئی تو نتیجہ کیا نکلے گا اس حکومت کے متعلق اس سلسلے کو معزز وزیر صاحب کو کم از کم پیش نظر رکھنا چاہئے میں یہ عرض کروں گا کہ اگر میرے جیسے آدمی کو جو اس معزز ایوان کا ممبر ہے اگر مجھے بھی اسلحہ کا لائسنس نہیں دیا جاتا تو آپ بتائیں کہ اس صورت حال میں موجودہ جو صورت حال ہے اس کا مقابلہ شرفاء کیسے کریں گے یا عام لوگ جو ہیں وہ کیسے کریں گے۔ اس سلسلے میں میری یہ درخواست ہوگی اور اس بات پر اس پورے ایوان کو بھی غور کرنا چاہئے کہ سب سے پہلے حکومت کو یہ اعلان کرنا چاہئے کہ جن لوگوں کے پاس اسلحہ ہے وہ فوری طور پر اس کا لائسنس حاصل کریں لائسنس جاری کرنے کا طریقہ بھی انتہائی آسان ہونا چاہئے ڈی سی کی سطح پر' تھانے کی سطح پر' اے سی کی سطح پر ہونا چاہئے کہ لوگ اپنا اسلحہ لائیں اور وہاں سے لائسنس حاصل کر لیں اس کے بعد اس کے لئے مخصوص وقت دیا جائے اور وقت گزرنے کے بعد جو اسلحہ ریکارڈ پر نہ ہو اس کی ریکوری بڑے شوق سے کی جائے اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو جناب چیئرمین میں آپ کو واضح طور پر بتاتا ہوں اور میں اس ایوان میں اس بات کو ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں خانہ جنگی ہوگی اور اس کی ابتداء میں سمجھتا ہوں کسی نااہلی سے جذباتی انداز سے نہ کی جائے بس اتنی میری عرض ہے اس میں صرف "ہاں" اور "نہ" کی بات نہیں ہے پورے ممبران کا نقطہ نظر دیکھنا چاہئے اور اس کے بعد اس کے متعلق کوئی قدم اٹھانا چاہئے شکریہ جناب!

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ' سید اقبال حیدر۔

سید اقبال حیدر : شکریہ محترمہ ڈپٹی چیئرمین صاحبہ' اس بل کو میں نے جب دیکھا تو اس سے ایک مفروضہ ابھرتا ہے کہ شاید حکومت کی نگاہ میں غیر قانونی اسلحہ رکھنے کی کھلم کھلا کل تک آزادی تھی اور غیر قانونی اسلحہ کو حاصل کرنے کی ضرورت انہیں آج پیش آئی جو مفروضہ بالکل غلط ہے کیوں کہ یہ کب حکومت نے اجازت دی ہے ہے کسی شخص کو چاہئے پاکستان بننے سے پہلے کی بھی بات کر رہا ہوں کسی بھی مہذب معاشرے میں کبھی بھی کسی کو یہ اجازت تھی

ہی نہیں کہ وہ غیر قانونی اسلحہ رکھ سکے اور اس غیر قانونی اسلحہ رکھنے کے حصول کا تمام تر طریقہ کار قوانین میں پہلے سے بھی موجود ہے اور کس طرح سے حکومت ایک نئے قانون کی توجیح پیش کر سکتی ہے جب کہ 1965ء میں پاکستان آرمز آرڈیننس اس ملک میں نافذ کیا گیا Explosive Substance Act 1908ء میں نافذ ہوا Explosive Act 1888ء سے اس خطے پر نافذ ہے The Arms Act 1878ء سے خطے پر نافذ ہے اتنے سارے قوانین کی موجودگی میں جو کہ اسلحہ کے حاصل کرنے کو، اسلحہ کی نمائش کو اور اسلحہ کو اپنے ساتھ لے کر چلنے پر پابندی عائد کرتے ہیں اس کے علاوہ سیکشن 144 بھی ہے پی پی سی کی کہ جب وہ نافذ ہو جاتی ہے جس علاقے پر تو وہاں پر اسلحہ لے کر پھرنے، اسلحہ رکھنے پر بھی پابندی ہو جاتی ہے محترمہ میر انکتہ صرف یہ ہے کہ جب اتنے قوانین 1878ء سے اس خطے پر نافذ ہیں اور خاص طور سے پاکستان کے قیام کے بعد مزید دو قوانین نافذ کئے گئے ایک 1965ء میں ایک 1974ء میں اس کے بعد کیا غیر قانونی اسلحہ کی نمائش اور اس کا استعمال اور اس کا حصول بڑھا ہے یا گھٹا ہے۔

میری گزارش یہ ہے کہ ان قوانین کی موجودگی کے باوجود حکومتیں ناکام رہی ہیں غیر قانونی اسلحہ کے فروغ کو روکنے میں اور 1980ء کی دہائی سے تو میرے ملک کا پورا نقشہ ہی بدل گیا ہے میرے ملک کی سیاسی سماجی زندگی میں ہماری اقدار بدل گئی ہیں کہ 1980ء کی دہائی سے جس طرح سے ہمارے ملک میں اسلحہ کا پھیلاؤ بڑھا ہے اور محترمہ اتفاق کی بات یہ ہے زیادہ افسوس اس بات پر ہے کہ یہ غیر قانونی اسلحہ کا فروغ مارشل لاء کی بدترین آمریت کے زیر سایہ اس ملک میں ہوا اور مارشل لاء اس کو روکنے کی بجائے اس کے فروغ میں معاون ثابت ہوا 1980ء سے پہلے پاکستان کی تاریخ میں آٹومیٹک اسلحہ کا استعمال سیاست میں آٹومیٹک اسلحہ کا استعمال تعلیمی اداروں میں اسلحہ کا استعمال، مذہبی منافرت میں یا مذہبی محاذ آرائی میں اسلحہ کا استعمال، لسانی کشمکش میں یا لسانی فسادات میں اسلحہ کا استعمال قطعاً نہیں تھا میں دعویٰ سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ 1980ء سے پہلے اس ملک میں اسلحہ کا فروغ اور اسلحہ کا استعمال ان اداروں میں ہماری سیاست میں ہماری سماجی زندگی میں ہمارے تعلیمی اداروں میں ہماری مسجدوں میں ہمارے علاقوں میں نہیں تھا تو کیا وجہ ہے کہ 1980ء کی دہائی کے بعد سے یہ اسلحہ کا فروغ اس خطرناک حد تک بڑھا ہے اور وہ وجہ یہ ہے کہ پاکستان

کو بین الاقوامی محاذ آرائی اور جنگ میں افغانستان کے خلاف فرنٹ لائن اسٹیٹ کی حیثیت سے ہمارے حکمرانوں نے استعمال کر کے پاکستان کا بیڑا غرق کیا۔ میرا یہ ملک، میرا یہ خطہ میرا یہ علاقہ ایک انتہائی پر امن علاقہ تھا ہمارے عوام میں اسلحہ کا جنون نہ تھا مجھے معلوم ہے میرے پختون بھائیوں میں میرے بلوچی بھائیوں میں ان کے کلچر کا حصہ ہے کہ وہاں پر اسلحہ رکھتے ہیں لیکن آٹومیٹک ہتھیاروں کا استعمال اس وقت سرحد اور بلوچستان میں بھی نہیں تھا وہ ان کی تہذیب کا حصہ تھا اور وہ اسلحہ اس وحشیانہ انداز میں کبھی استعمال نہیں ہوا۔ اسی طرح سے نہ صرف اسلحہ کا پھیلاؤ بڑھا بلکہ یہ ہیروئن کی لعنت بھی ہمارے ملک میں 80ء کی دہائی میں افغان مسئلے پر پاکستان کو یہ بدترین سزا دی گئی ہے۔

یہ تمام باتیں کرنے کا مقصد میرا یہ ہے محترمہ ان اسباب کو پہلے ختم کرو جن کی بنا پر اسلحے کا فروغ ہوا۔ قوانین تو پہلے بھی تھے قوانین تو کل بھی تھے قوانین تو 1878ء میں بھی تھے کبھی بھی غیر قانونی اسلحہ کی اجازت نہیں دی گئی لیکن حکومت نے ان اسباب کو ختم کرنے کی بجائے اسلحہ کی سمگلنگ کو روکنے کی بجائے اسلحہ کے فروغ کو روکنے کی بجائے پاکستان کو افغان مجاہدین کو اسلحہ فراہم کرنے کا راستہ بنایا گیا اور افغان مجاہدین دو تہائی سے زیادہ پاکستان کے عوام کو اسلحہ بیچ کر مال بنانے کے لئے استعمال کرتے رہے اس کی وجہ سے پاکستان کی معاشرتی معاشی اور سیاسی صورت حال ایک گمبھیر بحران کا شکار ہے ان افغان مجاہدین کو روکو کہ تم جو اسلحہ مفت لیتے ہو اس سے پیسے بنانے کی بجائے اس مقصد کے لئے استعمال کرو یا نہ کرو یہ ہمارا مقصد و مطلب نہیں ہے لیکن کم از کم پاکستانیوں کو نہ بیچو۔ یہ حکومت کا فرض تھا لیکن حکومت نے کھلم کھلا آنکھیں بند رکھیں۔ پاکستان کے عوام کو پاکستان کے طالبعلموں کو پاکستان کے لسانی گروہوں کو پاکستان میں انتہاپسند قوتوں کو اسلحہ کی فراہمی کی کھلی اجازت دی یہ وہ مسئلہ ہے۔ اسلحہ کے فروغ اور اسلحے کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے تو کوئی دو رائے نہیں ہو سکتیں یہ میری مملکت کا سب سے گمبھیر مسئلہ ہے۔ محترمہ جس تیزی کے ساتھ نئے نئے قوانین بنائے جا رہے ہیں ہمارا یہ دیانتدارانہ اور وثوق کے ساتھ نقطہ نظر ہے یہ قوانین اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے نہیں بلکہ پاکستان کے غریب عوام کو ہراساں کرنے کے لئے بنائے جا رہے ہیں۔

محترمہ مجھے دکھ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا طور پر اور میں خصوصی محترم وزیر داخلہ کی توجہ چاہتا ہوں کہ اسلحہ کو حاصل کرنے کے نام پر جھوٹے مقدمات بنائے جارہے ہیں اور آپ کی یہ جو کوشش ہے کہ اسلحے کے پھیلاؤ کو روکا جائے اس کی نفی ہوتی ہے جب آپ نے بلوچستان کے ایک وزیر ثناء اللہ زہری کے خلاف ایک جھوٹا کیس بنایا اس کے گھر پر آپ نے چھاپہ مارا محترمہ اسی بہانے اسی سال میں تمہارے گھر سے غیر قانونی اسلحہ نکالا گیا اور بعد میں صوبے کے وزیر اعلیٰ نے تحریری طور پر یہ اعتراف کیا کہ وہ الزام غلط تھا وہ الزام جھوٹا تھا اور اس کی اس نے معذرت مانگی تو جناب آئندہ اس بات کی کیا ضمانت ہے جب آپ ایک صوبائی وزیر کے گھر پر جھوٹا چھاپہ مار سکتے ہیں اس کے خلاف جھوٹے مقدمات بنا سکتے ہیں تو ایک عام شہری کی تو کوئی حفاظت اور ضمانت ہو ہی نہیں سکتی کہ اس کے خلاف جھوٹے کیسسز نہیں بنیں گے۔ خواجہ محمد ایم پی اے میری پارٹی سندھ سے تعلق رکھتی ہے اس کے خلاف یہ جھوٹا مقدمہ بنایا گیا کہ تمہاری جیب سے تین کلاشن کوف بر آمد ہوئی ہیں وہ کیس کراچی میں آٹھ نو مہینے تک سپیشل کورٹ میں چلا اور آپ کو یہ جان کر حیرانگی ہوگی کہ پراسکیوشن نے جو جھوٹی گواہیاں کورٹ کے اندر پیش کیں ان گواہوں سے میرے دوست خواجہ محمد نے صرف ایک ہی اپیل کی کہ یہ کلام پاک میرے ہاتھ میں ہے تو بھی اپنا ہاتھ اس کلام پاک پر رکھ وہ بھی تھوڑا بہت غیرت مند پختون تھا اس نے کہا کہ ہاں میں کلام پاک اپنے ہاتھ پر رکھتا ہوں پھر خواجہ محمد نے کہا کہ تو اللہ کو حاضر و ناظر جان کر قسمیہ کہہ کہ واقعی میری جیب سے اسلحہ نکلا تھا تو اس نے عدالت عالیہ سے کہا کہ میرے سامنے کوئی اسلحہ خواجہ محمد کی جیب سے نہیں تھا تو وہ کیس ختم ہوا تو یہ حکومت کر رہی ہے تین دن پہلے پنجاب پولیس کے غنڈوں نے اخبار کے ایک ایڈیٹر غلام حسین کو مار مار کر ادھ موا کر کے اسے پھینک دیا یہ تین دن پہلے ہوا ہے صرف اس لئے کہ اس نے کوئی خاص خاتون دلشاد شیخ کے بارے میں اس کی فوٹو اور اس کی خبریں شائع کر دی تھیں۔ یہ تین دن پہلے ہوا ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر :میں آپکو بتا رہا ہوں ایک سیکنڈ میں بالکل irrelevant نہیں ہو گا صوبائی مشیر جناب نوید ملک کے بھائی کو تین دن پہلے پنجاب پولیس نے اغواء کر کے مار مار کر ایک دن بعد اسے روڈ پر پھینک دیا۔ محترمہ میں آپ کو یہ مثالیں صرف اس لئے دے رہا ہوں کہ

آج کا جو ایڈ منسٹریشن ہے وہ ایڈ منسٹریشن جو ہے وہ اپنے اختیارات ناجائز طور پر سیاسی مخالفین کو زدوکوب کرنے اور ہراساں کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ یہ حقائق ہیں۔ سی آئی اے سنٹر کی سٹوری۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب اقبال حیدر صاحب یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ..........

سید اقبال حیدر : یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ نہیں ہے محترمہ اس قانون میں یہ لکھا ہے کہ پولیس بغیر کسی وارنٹ کے کسی بھی شخص کے گھر میں گھس کر اسلحہ کی تلاشی لے سکتی ہے۔ اس قانون میں پولیس کو انتظامیہ کو لامحدود اختیارات دیئے گئے ہیں میرا یہ کہنا ہے کہ پولیس کے ادارے سی آئی اے سنٹر کراچی آج ایک وہ ادارہ ہے جو کہ عوام کی عصمتیں لوٹنے ان کو ٹارچر کرنے اور ان سے پیسے حاصل کرنے کے لئے گرفتاریاں کرتا ہے اور محترمہ اس کی کوئی تردید نہیں ہوتی اور جو اخبار نویس یہ خبر شائع کرتا ہے کہ سی آئی اے سنٹر میں پولیس والوں کے ہاتھوں خواتین کی عصمتیں لوٹی جا رہی ہیں ان کو ٹارچر کیا جا رہا ہے لوگوں کو گرفتار اس بنا پر کیا جاتا ہے ان سے پیسے لیکر بعد میں ان کو رہا کیا جائے تو محترمہ ایسی انتظامیہ اور ایسی پولیس کو آپ لامحدود اختیارات دیں گی تو اس سے عوام پر اور ظلم وتشدد بڑھے گا ہمارا یہ کہنا ہے کہ یہ قانون آپ کے پاس پہلے سے موجود ہے۔ حکومت اپنی غیر جانبداری اور اپنی دیانتداری کو ثابت کرنے میں ناکام ہو چکی ہے کیونکہ انہوں نے ہمیشہ اپنے سیاسی مخالفین کو اپنا ہدف تنقید اور ہراساں کرنے کا نشانہ بنایا ہے جس کی مثالیں ابھی میں نے دی ہیں خواجہ محمد کے خلاف جھوٹا کیس ثناءاللہ زہری کے خلاف جھوٹا کیس نوید ملک کے بھائی کو تین دن پہلے مار امدیر سیاسی لوگ غلام حسین کو مارا۔ بھئی اس طرح سے معاشرہ اور حکومت نہیں چل سکتی پاکستان کے عوام پر رحم کریں قوانین پہلے سے بھی موجود ہیں اگر آپ واقعی دیانتداری سے یہ چاہتے ہیں کہ ملک سے اسلحہ نکلے تو میں حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ خدارا عقل کے ناخن لے۔ محترمہ حکومت میں شامل جماعت لاہور میں پریس کانفرنس کرتی ہے اور آپ یقین مانیں کہ وہاں پر 37 کلاشن کوف بردار پریس کانفرنس میں اسلحہ کی نمائش کی جاتی ہے محترمہ شادیوں کے اوپر کلاشن کوف کو آپ کیوں allow کرتے ہیں اسلحہ کو ہمارا اسٹیٹس سمبل کیوں بنا دیا ہے آپ نے جب تک اس کو سٹیٹس سمبل بنائے رکھا چاہئے وہ حکومت میں ہو حذب اختلاف سے ہو یا خذب اقتدار سے ہو شادیوں پر ڈنرز پر جب

تک آٹھ دس کلاشنکوف باڈی گارڈ لئے نہ ہو وہ سیاست دان موصوف یا وزیر اپنے آپ کو باعزت ہی نہیں سمجھتا جب تک اس کے پیچھے آٹھ دس اسلحہ بردار نہ ہوں اگر آپ نے یہ سٹیٹس سمبل بنائے رکھا محترمہ جب آپ کا وزیر داخلہ برائے سندھ جب گھر سے نکلتا ہے تو اس کے ساتھ ساٹھ ستر اسلحہ بردار باڈی گارڈز چار گاڑیوں میں ہوتے ہیں۔ اگر ہوم ڈیپارٹمنٹ کا مشیر اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتا ہے۔
تو اس سے ایک عام آدمی پر کیا تاثر پڑے گا۔

I can not afford to have even one body guard, who is going to feed him, who is going to keep him and what is the guarantee that he will be able to protect me but if the Government sets the trend that sixty, seventy, fifty body guards are going with the Interior Minister or the Chief Minister, then you are only conveying that when the Chief Minister or the Ministers or their Advisers are feeling insecure Sir, this is an indication that they are feeling insecure, when they feel so much insecure Mohtarama, then you can very will imagine what would be the sense of insecurity among the ordinary citizens of Pakistan. Why should they carry so many guards? Because it reflects badly on the government itself that they are feeling insecure, that they have failed in providing sense of security or protection of life and property of the people, that so much so that their own life and property is not secure, therefore, they have to have a fleet of body guards. My humble submission is that we have to correct these trends, they have to correct these values, the Kalashnikoves should not be allowed to become a status symbol in our society.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اقبال صاحب ذرا ٹائم کا بھی خیال رکھیں۔

Syed Iqbal Haider: Now only two points left. I have to appeal that please correct this, you can not recover any 'Isleh'. My next point is—

تھوڑا سی ذرا........... fluency of the thought خراب ہو جاتی ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ کو میں نے اتنا ٹائم دیا ہے، ابھی بھی آپ یہ بات کہہ رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر : محترمہ، آپ کا تو میں بہت مشکور ہوں، آپ نے بڑی مہربانی کی ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : توپھر آپ بیٹھ جائیں ، اگلا سپیکر ،

سید اقبال حیدر : نہیں جی ، ابھی میرے دو نکتے رہ گئے ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ ان پر second reading میں بات کر لیں۔

سید اقبال حیدر : محترمہ دو نکتے رہ گئے ہیں ، ان کو آپ ضرور سن لیں ، میرا کہنا یہ ہے کہ اسلحہ کی بر آمدگی کے بارے میں حکومت نے ایک بڑی campaign چلائی تھی ، اس پر کروڑوں اور اربوں روپے خرچ ہوئے ، ریڈیو پر ٹی وی پر اور اخبارات میں اس کے بارے میں اشتہارات آئے۔ اس کے نتیجے میں صرف پانچ ہزار ہتھیار جمع ہوئے۔ اس کے بعد clean up operation چلایا جاتا ہے اندرون سندھ میں تعصب اور جانب داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ میرا یہ کہنا ہے کہ ڈاکو اور terrorists کیا صرف اندرون سندھ میں ہی ہیں۔ دیکھیں جی ، ان مقاصد کی نفی ہو جاتی ہے اگر حکومت اپنی پالیسی پر غیر جانب داری سے even handedness سے عمل نہ کرے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ڈاکوؤں اور ٹیرورسٹس کے خلاف اسلحہ کی بر آمدگی کے خلاف مہم نہ چلائیں آپ ضرور چلائیں لیکن جب آپ کوئی campaign چلاتے ہیں اور اس میں جانب داری دکھاتے ہیں تو اس سے ان مقاصد اور مہم کی پوری طرح نفی ہو جاتی ہو۔ اور اس سے میرے ملک میں نفرتوں کے نئے پہاڑ بن جاتے ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جناب ،

سید فصیح اقبال : محترمہ ایک بات رہ گئی ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اقبال حیدر صاحب ، میں نے آپ کو بہت زیادہ ٹائم دیا۔

سید اقبال حیدر : محترمہ میں تین منٹ سے زیادہ ٹائم نہیں لوں گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : تین منٹ نہیں جی ،

سید اقبال حیدر : محترمہ ، میرا صرف ایک ہی نکتہ رہ گیا ہے ، ایک تو میں نے بیان کر دیا ہے۔ بڑی مہربانی آپ نے کی ، ایک منٹ مجھے اور دیجیئے ، تین منٹ مجھے اور دیجیئے

میڈم ڈپٹی چیئرمین : دیکھیں ناں ، ایک منٹ سے آپ تین منٹ تک چلے گئے ہیں پھر آپ تین سے دس منٹ کہیں گے۔

سید اقبال حیدر : نہیں محترمہ ، مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ اس سے سندھ میں نفرتیں

بہت بڑھ گئی ہیں۔ محترم وزیر داخلہ اس بات کا نوٹس لیں کہ کیا وجہ ہے کہ سندھ کے شہری علاقوں میں ڈاکوؤں کے خلاف اور ٹیررسٹوں کے خلاف کوئی operation نہیں کیا گیا اور صرف آپ اندرون سندھ کو operation کا حصہ بنائیں۔ جناب اس سے بہت بڑی خلیج پیدا ہوئی ہے۔ نفرتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ کیوں ؟ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ سندھ کے شہری ڈاکوؤں ڈکیتوں ' terrorists کے خلاف اس لئے حکومت مہم نہیں چلاتی کیوں کہ وہ وفاقی حکومت کا بھی حصہ ہیں اور صوبائی حکومت کا ۵۰ فیصد حصہ ہیں ' اس سے آپ انسانی نفرتوں کو اور بڑھا رہے ہیں۔ براہ مہربانی آپ ایسا نہ کریں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : بس جناب اقبال حیدر صاحب '

سید اقبال حیدر : محترمہ ' آخری نکتہ رہ گیا ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ' آپ مجھے مجبور نہ کریں کہ میں آپ کو زبردستی بٹھاؤں۔ شکریہ۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب '

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : محترمہ ' میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس بل کے principles پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ جناب والا ! سب سے پہلے میں اپنے بزرگ یحییٰ بختیار صاحب اور دوست اقبال حیدر صاحب کے بنیادی نکات کی حمایت کرتا ہوں جو انہوں نے پیش کئے privacy کے بارے میں اور ان اسباب کے بارے میں کہ کیوں غیر قانونی اسلحہ میں اضافہ ہوا ہے۔

جناب والا ' اس کے ساتھ میں کچھ اضافہ بھی کرنا چاہتا ہوں

(قدر توقف سے)

اس بل کی statement of objects and reasons میں جو ایک بنیادی بات رکھی گئی ہے وہ in principle بہت صحیح ہے '

in order to protect the lives, honour, liberty, property andrights of the citizens.

تو اس پر میرے خیال میں ہم میں سے کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے کہ لوگوں کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کی جائے۔ لیکن یہاں سوال یہ ہے کہ لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے ' اس کے لئے ہمارے کیا مقاصد ہونے چاہئیں۔ تو اس کے حوالے سے ہماری عرض یہ ہے کہ جس حد تک ہم جانتے ہیں کہ کسی قانون کی ایک اہم

element یہ ہوتی ہے کہ اس قانون کے لئے' اس کی implementation کے لئے کوئی sanction ہے' کوئی force ہے کہ اس قانون کو implement کر سکے۔ یہ اس کی ایک اہم element ہوتی ہے۔ یہاں ہمارے پینل کوڈ میں بھی ایک خاص بات ہے کہ ہر ایک شخص کو اپنا اور اپنی پراپرٹی کے دفاع کا حق حاصل ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ہمیں دفاع کا حق حاصل ہے' تو اس کے لئے کیا ہمیں کوئی ذرائع بھی حاصل ہیں یا نہیں۔ موجودہ حالات میں جیسے کہ ہمارے بزرگوں نے بھی کہا ہے کہ دوستوں نے بھی کہا ہے کہ اس وقت غیر قانونی اسلحہ کی جو بھرمار ہے۔ اس کی وجوہات آپ کے سامنے ہیں کہ دنیا کا اس وقت sophisticated اسلحہ جو ہے وہ اس وقت عام ہے۔ اور تو اور سٹنگر ز میزائل بھی عام ہیں۔ blow pipe اور دنیا کے سب سے خطرناک اسلحے بھی اس وقت عام ملتے ہیں۔ اس کے بارے میں ہماری گورنمنٹ اس طرح کا اظہار کر رہی ہے کہ ان کی مجبوری کی وجہ سے شاید یہ اسلحہ کسی اور طرف سے آیا ہے لیکن ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ یہ اسلحہ گورنمنٹ کی ہدایت پر پشاور کی چھاؤنی' کوئٹہ کی چھاؤنی' کوہاٹ بنوں' ڈیرہ اسماعیل خان ژوب ان تمام چھاؤنیوں سے آیا ہے۔ ان تمام چھاؤنیوں سے دنیا کا خطرناک ترین اسلحہ گورنمنٹ کی ہدایت پر لوگوں کو سپلائی کیا جارہا ہے۔ مجھے یہ یقین ہے اور میں یہ کسی حد تک کہہ سکتا ہوں کہ دن میں سینکڑوں ٹرک ابھی بھی ہماری چھاؤنیوں سے انتہائی خطرناک اسلحہ اور ammunition سپلائی ہو رہا ہے' release ہو رہا ہے۔ ان تمام چیزوں کے باوجود گورنمنٹ والے کہہ دیتے ہیں کہ illicit arms عام ہے اور اسے ہم نے ختم کرنا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی بنیادی ذمہ داری گورنمنٹ کی ہے اور گورنمنٹ آج بھی اس عمل میں شامل ہے تو ایسے حالات میں جب کہ اسلحہ مارکیٹ میں عام ہے' راکٹ لانچر تک مل سکتے ہیں اور یہ خطرناک اسلحہ اگر لاکھوں میں نہیں تو ہزاروں کی تعداد میں' میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ اسلام آباد میں موجود ہے اور یہ تمام ملک میں بھی ہے تو ایسے حالات میں ان لوگوں کو جو ظالم ہیں' جو جابر ہیں' جو ڈاکو ہیں جو دوسروں کی عزت' مال اور جان سے کھیلنا چاہتے ہیں ان لوگوں کے پاس تو یہ اسلحہ ہو اور ان کے مقابلے میں ان لوگوں کو جن کے بارے میں یہاں لکھا گیا ہے کہ پرامن شہریوں کی جان' عزت اور مال کا دفاع کرنا ہے اور جن کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے ان کو آپ کہہ

رہے ہیں کہ آپ اسلحہ رکھ دیں اور آپ اپنے ساتھ اسلحہ نہ رکھیں disarm ہو جائیں۔ تو اس واسطے بنیادی طور پر میں اس بل کی فلاسفی کے خلاف ہوں اسکی بنیادی فلاسفی غلط ہے۔ ہمارا پشتونوں بلوچوں کا دفاع ایک کلچر ہے میں آپ کو بتاؤں کہ آج جو پشتونوں بلوچوں میں جرائم کم ہو رہے ہیں یا ہو رہے تھے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اگر ڈاکوؤں اور چوروں کے پاس اسلحہ ہے تو اس آدمی جس کی جائیداد اور عزت کو خطرہ ہے اس کے پاس بھی اسلحہ ہے اس لئے ڈاکو، چور اور غیر قانونی کاروبار کرنے والے کو بھی ڈر ہے کہ اس کے پاس بھی اسلحہ ہے اسی لئے یہ ہمارا کلچر بنا ہے اور یہ ہمارا قانون رواج اور رسم بنی ہے۔ اور اسی لئے ہم میں جرائم میں کمی ہے۔ لہٰذا ہم یہ کہتے ہیں کہ اس طریقہ سے سبق لیا جائے۔ اور جب آپ تمام لوگوں کو اپنے دفاع کا حق دیں گے تو جرائم کم ہوں گے۔

محترمہ! میں آپ کو بتاؤں کہ چند دن پہلے کوئٹہ میں ہماری پارٹی کے دفتر میں کلاشن کوفوں سے مسلح حملہ کیا گیا۔ دفتر میں، میں خود موجود تھا پارٹی کے پانچ آدمی شہید ہو گئے اور اس میں صوبائی وزیر کے زیر استعمال گاڑی بھی وہاں ابھی تک کھڑی ہے اور اس سے حملہ ہوا۔ اور ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اس وقت ڈی۔ سی، کوئٹہ خود بھی کھڑے تھے اور ایس ایس پی بھی، اور اس وقت ڈی سی اور ایس ایس پی صاحبان نے یہ اعلان نہیں کیا کہ بابا آپ کے پاس غیر قانونی اسلحہ ہے اور آپ پشتونخواہ پارٹی کے دفتر پر حملہ نہ کریں نہ ہمیں کوئی کہہ سکتا تھا کہ آپ کے پاس غیر قانونی اسلحہ ہے آپ دفاع نہ کریں۔ ہمارے پانچ ساتھی تو شہید ہو گئے لیکن باقی جو بچ گئے وہ اس لئے کہ ہمارے پاس اسلحہ تھا۔ اگر ہمارے پاس اسلحہ نہ ہوتا تو وہ بد نیت لوگ سب کو قتل بھی کرتے اور وہ اتنے وحشی تھے کہ ہمیں بے عزت بھی کرتے۔ اس وقت کون سا قانون ہمارے پاس کام آتا؟ اور کون سی انتظامیہ ہماری امداد کرتی۔ لیکن صرف ہمارا حق دفاع اور اسلحہ ہی کام آسکتا ہے۔

آج کے اخبارات اٹھا کر دیکھیں لاہور میں کیا ہوا ہے۔ کتنے لوگوں کو چند دنوں میں بے عزت کیا گیا میں صرف ایک صوبے کی بات نہیں کر رہا تمام ملک میں آپ علی الاعلان کہیں کہ ہر شخص ہر شخص توپ یا سٹنگر میزائل نہیں رکھے گا لیکن یہ اعلان کریں کہ ہر شخص اپنے دفاع کے لئے کلاشن کوف، آٹومیٹک اسلحہ رکھ سکتا ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ جو کوچوں میں بچوں کے گلے کاٹے گئے، یہ نہیں کٹیں گے۔ کیونکہ ان کو پتہ ہو گا کہ ان

کے پاس دفاع کے لئے اسلحہ موجود ہے لہٰذا کوئی مائی کا لعل جرات نہیں کر سکے گا۔ پشتونوں میں جو لوگ قتل نہیں کرنا چاہتے یہ نہیں کہ انہیں وہ قتل پسند نہیں ہے پسند ہے لیکن وہ جانتے ہیں کہ کل مجھے بھی اسی کا شکار ہونا پڑے گا ہمارے علاقے میں بہت بڑے بڑے قاتل گھوم رہے ہیں آج کا اخبار پڑھیں بلکہ میں کہوں گا کہ ۹ تاریخ کا پڑھیں ابھی سوئی اور ڈیرہ بگٹی میں پریس کے نمائندہ کے متعلق انگریزی میں وہاں لکھا ہے The journalist paraded naked in the streets. ایک شخص اتنا وحشی ہو ایک انسان کو ننگا کر کے سوئی کے بازار میں پھرا سکتا ہے وہ اس کو قتل نہیں کرے گا وہ اس کو مزید جانی نقصان نہیں پہنچائے گا لیکن اس کے پاس اپنا دفاع کے لئے اسلحہ ہو تو اسکی کیا جرات ہوگی کہ اس کو ننگا کرے یا اس کو قتل کرے۔ تو ہمیں اس نکتہ پر سوچنا پڑے گا ہم حکومت کی مخالفت برائے مخالفت نہیں کرنا چاہتے لیکن سوال یہ ہے کہ لوگوں کی جان و مال اور عزت کو بچانا مقصود ہے۔ اس کا طریقہ کیا ہے ؟ وہ یہ ہے اب جبکہ اسلحہ عام ہے اور یہ بلڈنگ راکٹ لانچر کے لئے کوئی مقام ہی نہیں رکھتی اس وقت آپ یہاں بیٹھے ہیں دو راکٹ لانچر آئیں تو تہس نہس ہو جائیں گے۔ اس وقت یہ پوزیشن ہے اور اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ تو ہم یہ عرض کریں گے کہ بل لے آئیں اور ہم نے M.R.D. میں بھی یہ کہا تھا کہ آپ مہربانی کرے تمام ملک میں اسلحہ فری کر دیں۔ جب عوام کی اکثریت اپنا دفاع کرے گی تو پھر یہ دوسرے لوگ اپنا اسلحہ نہیں پھرا سکیں گے۔ اب اس کی جو sections ہیں ڈیکلریشن ہے کہ غیر قانونی اسلحہ آپ جمع کرائیں یا اس کی سزا' وہ بھی بہت زیادہ ہے۔ اور یہاں انہوں نے بہت اچھے الفاظ استعمال کئے ہیں

Taking into consideration the antecedents of the culprits.

یعنی ایک بات ہے کہ اس کے antecedents کو دیکھنا پڑتا ہے تو جب اس کو دیکھنا ہے تو ہم یہ اپیل کرتے ہیں کہ آپ سب عوام کو آزادی کے ساتھ اسلحہ رکھنے کی اجازت دیں۔ اور جب آپ نے یہ دفعہ لگا دیا تو میں ایک بار میں نے اپنے دفاع کے لئے اسلحہ خرید لیا تو وہ خرید بھی نہیں سکتا تو اس میں اضافہ یہ کہ ایک دفعہ میں نے اپنے دفاع کے لئے اسلحہ خرید لیا تو پھر اس پر عمر بھر بل' اور پھر منقولہ' غیر منقولہ جائیداد کی ضبطگی بھی ہے تو آپ کس کو disarm کر رہے ہیں۔ آپ ڈاکو' ظالم لوگوں کو غیر مسلح نہیں کر رہے آپ اس

ایکٹ کے ذریعے عوام کو disarm کر رہے ہیں۔ آپ یہاں کہہ رہے ہیں کہ ہم نے عوام کی پراپرٹی کا دفاع کر رہے ہیں لیکن حقیقت میں اس بل کے ذریعے جو آپ کا مقصد ہے میں یہ عرض کروں گا کہ آپ اس مقصد کو نظرانداز کر رہے ہیں۔

اس کے ساتھ یہ اضافہ بھی ہے کہ یہ اختیارات جوڈیشنل نہیں ہیں وہ مجسٹریٹ کو اور تلاشی کے اختیارات پولیس کو ہیں یعنی اس ملک میں بہت بڑا ادارہ جو اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہا ہے یعنی پولیس کے متعلق سب کو معلومات ہیں تمام معاملات و جرائم میں ان کا ہاتھ ہے اور اب آپ انکو تلاشی کے اختیارات دے رہے ہیں لوگوں کو بے عزت کرنے کے لئے ہے تو ہم اس بل کے متعلق سمجھتے ہیں کہ اس کے اغراض و مقاصد میں جو دیا گیا ہے اس کو hegate کرنے کے مترادف ہے اگر واقعی حکومت اس میں serious ہے کہ یہ اس کا مقصد ہے تو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے طریقہ وہ اختیار کرنا ہو گا عوام کو غیر مسلح نہیں کرنا چاہئے بلکہ عوام کو مسلح کیا جائے اور اگر حکومت کا مقصد ہی کوئی اور ہے کہ وہ آمریت بھی لا رہے ہیں اور لوگوں کی بے عزتی بھی کرا رہے ہیں۔

میں یہ دعوی سے کہتا کہ یہاں جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں کہ henious crimes, sensational crimes یہ کبھی ختم نہیں ہوں گے جب تک آپ کی وہ پالیسی ہوگی اسلحہ کی تقسیم کی، اور جب یہ قوانین ہوں گے لوگوں کی بربادی کے لئے تو یہ کوئی چیز ختم نہیں ہوگی اور پھر آپ کی حکومت یقیناً ناکام ہوگی اور اس کا الزام پھر آپ اپنے آپ کو دیں گے شکریہ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب

Syed Iqbal Haider: Point of order Madam Chairman. There is no quorum in the House.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : گن لیں جی کتنے ہیں ؟

(گھنٹی بجائی گئی)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : کورم پورا ہو گیا، جی اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : آعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمان الرحیم، نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم، جناب چیئرمین صاحب دوسری سائیڈ پر جن دوستوں

نے تقاریر کیں ان کو میں نے غور سے سنا ہے مگر مجھے بڑا افسوس ہے کہ جب ہماری باری آئی تو کورم کا مسئلہ اٹھا' وہی کہتے ہیں کہ

اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

جناب والا تنقید بہت آسان ہے جس طریقے سے آپ چاہیں آپ تنقید کر سکتے ہیں آپ کا یہ حق ہے مگر دوسرے کا نکتہ نظر سننا بھی آپ کا فرض ہے جناب والا اس ایکٹ کو جب ہم پڑھیں گے تو اس کی سیکشن 3 میں اپنے دوستوں کے نوٹس میں لاؤں گا۔

It shall come into force in such areas and on such date as the Federal Government may, on the recommendation of the respective Provincial Government by notification in the official gazette appoint; and different date may be so appointed in respect of different areas.

تو سب سے پہلے یہ دلیل کہ یہ ایکٹ ایسا ایکٹ ہے کہ نافذ ہوتے ہی لوگوں کے گھروں پر ڈاکے ڈالے جائیں گے midnight ناکے شروع ہو جائے گی یہ تو صاف ہے فیڈرل حکومت ہر ایک صوبائی حکومت کے ساتھ مشورہ کرے گی اور اس میں ہر ایک ایریا جس جس ایریا پر شک ہو کہ یہاں غیر قانونی اسلحہ جمع کیا گیا ہے تو اس کے بعد جب اس پر شک پڑ جائے تو تاریخ کے تعین کا اعلان کیا جائے گا پھر اس کے بعد اس غیر قانونی اسلحہ کی ریکوری شروع ہو جائے گی یہ ایسا نہیں ہے کہ چوتھی یا کسی ترمیم کے پاس کرنے کے لئے آئین میں ترمیم پاس کرنے کے لئے ساری اپوزیشن کو جسمانی طور پر اٹھا کر باہر پھینک دیا گیا وہ جائز تھا وہ بالکل صحیح تھا کیوں کہ ان کی پارٹی کے سربراہ چاہتے تھے کہ اس کا بنایا ہوا آئین اس میں کسی کو جرات نہ ہو جو ترامیم وہ چاہے اس میں وہ کرلے اس پر تو اعتراض نہیں تھا جناب اس ایکٹ کا مطلب کیا ہے غیر قانونی اسلحہ وہ نہیں جو قانوناً کسی نے حاصل کیا ہو یہ غیر قانونی اسلحہ کے متعلق ہے یہ ہمارے دوست ان بنیچوں پر بیٹھ کر چلے گئے مجھے اچھی طرح سے یاد ہے اور میرے خیال سے اس ہاؤس کے سب دوستوں کو یاد ہے کہ اس وقت کے وزیر داخلہ اعتزاز احسن یہاں بیٹھ کر جب میں نے سوال اٹھایا کہ اعتزاز احسن صاحب مجھے ایک لائسنس چاہئے اور اس نے اٹھ کر کہا کہ نہیں آپ خود کلاشن کوف ہیں میں لائسنس نہیں دیتا اور پھر پیشکش کی کہ اچھا دیکھا جائے گا میں نے ان کی توجہ دلائی کہ اعتزاز احسن صاحب آپ نے تو زرداری کو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے پانچ لائسنس دیئے وہ زرداری بیگم صاحب کے

خاوند تھے یہ جواب میرے سوال کے جواب میں آیا اور پھر آپ نے ان کو کون سا اسلحہ دیا وہ جس کی بالکل ممانعت ہے وہ پاکستان کی رائفل جی تھری ہے تو ان کا جواب تھا، کہ نہیں یہ ہمارا پرائیویٹ معاملہ ہے جب ان کی حکومت آتی ہے تو معاملے پرائیویٹ بن جاتے ہیں جب ان کی حکومت جاتی ہے تو پھر معاملے غریبوں کے بن جاتے ہیں کون سے غریب جس کو انہوں نے روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ دیا تھا لیکن میں پوچھتا ہوں کس غریب کو انہوں نے روٹی کپڑا اور چھت فراہم کیا کس کی ایک لاکھ ایکڑ زمین ہے جو آپ غریبوں کی پر یاد کرتے ہیں کس غریب کو روٹی کپڑا اور مکان دیا گیا مجھے بتائیں سوائے جیل بھیجنے کے جو یہ تینوں چیزیں وہاں پر موجود ہیں۔

جناب والا! اس ایکٹ کو اگر ہم غور سے پڑھیں تو اس میں جتنے تحفظات ہیں جتنے اقدامات پہلے اس سے کہ کسی کے گھر کی تلاشی لی جائے اس کے لئے نمبر ۴، سیکشن 4 پڑھئے جناب

Surrender of illicit arms; all persons in possession or control of an illicit arms shall surrender such arms within such time as is notified by the Federal Government....

تو اس سے پہلے کہ کسی کے گھر کی تلاشی ہو وہ پہلے اس کی تاریخ معین کریں گے اس تاریخ تک لوگوں کو وقت دیں گے اس کا باقاعدہ پرپیگنڈہ ہو گا اخبار میں بھی، میڈیا میں بھی کہ جس جس کے پاس یہ اسلحہ ہے جس کا ذکر یہاں موجود ہے وہ اسلحہ surrender کر دے اور اگر وہ اس میعاد کے اندر وہ اسلحہ surrender نہیں کرتا جوں جوں تاریخ قریب آتی جائے گی میڈیا کے وہ دن گنتے جائیں گے کہ اتنے دن باقی رہ گئے اتنے دن باقی رہ گئے اسی طرح جناب اگر میرے دوست سیکشن 5 پڑھتے تو اعتراض نہ کرتے اور جن حضرات نے پڑھا ہے ٹھیک ہے جنہوں نے نہیں پڑھا ان کی میں یاد دہانی کراتا ہوں اگر یہ پڑھتے تو اتنے اعتراضات نہ کرتے جتنے یہاں یہ کر رہے ہیں جناب والا publicity for illicit arms کے لئے بڑی گنجائش موجود ہے پھر punishment کیا آتی ہے ان کو اعتراض کس پر ہے سیکشن 9 پر اور سیکشن 9 کیا ہے وہ بڑا واضح ہے اگر یہ پڑھیں۔

On the expiry of the period for surrender of illicit arms allowed under Section 4 a campaign for the recovery of illicit arms shall be launched in a coordinated manner by the Federal Government and the Provincial Governments and all other agencies of the state which may be called upon shall act in aid of the Federal Government and Provincial Government. Search for illicit arms, ammunition or explosives shall be carried out, as nearly as may be in accordance with Chapter 5 of the Code of Procedure.

یہ چیز ضابطہ فوجداری میں پہلے سے موجود ہے کہ جہاں تلاشی کا مسئلہ آتا ہے اس تلاشی کے لئے جو قوانین موجود ہیں کسی محلے میں جا کر اس محلے سے دو شریف آدمی کم از کم دو گورنمنٹ کا یا مجسٹریٹ کا علاقے کا تلاشی کا وارنٹ پھر ساتھ ان کو لے جا کر پھر جا کر تلاشی لی جاتی ہے اگر وہاں لیڈیز ہیں تو لیڈی پولیس جاتی ہے اگر وہاں لیڈیز نہیں ہیں تو مرد جاتے ہیں اور ان کے بعد جب یہ سارا کچھ ختم ہو جائے اور تلاشی کی نوبت آ جائے تو پھر سول پروسیجر کوڈ کا سہارا لیا گیا ہے اور سول پروسیجر کوڈ' کئی سالوں سے یہاں نافذ ہے اس واسطے اس میں وہ ڈرنے کی بات نہیں ہے وہ خدشات نہیں ہیں جو کبھی تھے۔ اس واسطے تھے اس پر میں نے اپنے دوستوں سے کبھی نہیں سنا کہ جب وہ جہاز اغواء کیا گیا اور اس میں سے ایک شریف میجر۔

<u>میڈم ڈپٹی چیئرمین</u> : آپ اس پوائنٹ پر آئیں.........

Akhunzada Behrawar Saeed: Madam Chairperson I am coming to this point but pointing them the pinches which they have given to us, the strange things which they have done. اب یہ اس چیز کیوں ایسا کام کرتے ہیں حضور اپنی حکومت کو کیوں نہیں سمجھایا میرے دوست جو یہاں سے باہر چلے گئے اس وقت وہ کر رہے تھے کیا وہ ٹھیک تھا؟ اور یہاں آرمز کے آنے کا سلسلہ کس نے شروع کیا اس جہاز کے اغواء کے بعد جب میجر رحیم کو جہاز کے اندر لاتیں مار مار کر باہر پھینکا گیا کس نے پھینکا۔ بی بی کے بھائی نے مرتضیٰ نے اور پھر اس کی لاش پشاور لائی گئی پیپلز پارٹی سے کون موجود تھا ان کے جنازے میں کون موجود تھا جو دیکھتا اس کی بیوی چلا چلا کر کیا کہہ رہی تھی دھاڑ دھاڑ کر رو رہی تھی اس کا کیا جرم تھا پھر اس کے بعد الذوالفقار نے جو تربیت یافتہ تخریب کار اس ملک میں بھیجے یہ آرمز وہ لیکر آئے ہیں ان میں اتنی جرات نہیں

ہے کہ یہ ابتداء کس نے کی اتنے بڑے پیانے پر ابتداء کس نے کی جناب ذوالفقار علی بھٹو کے فرزند ارجمند کے اس لشکر نے یا اس جھتے نے trained groups نے جو اس وقت ملک میں تخریب کاری کر رہے ہیں جناب اس وقت سے شروع ہو گئے۔ جناب والا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ 'بس جی ٹائم ذرا جلدی جلدی............

اخونزادہ بہرہ ور سعید : نہیں جناب میں نے تو ابھی شروع............

میڈم ڈپٹی چیئرمین : یا تو پھر سارے سپیکروں کو نہ بولنے دیں نہیں تو پھر آپ ذرا ٹائم لمٹ رکھیں۔ کتنے لوگوں نے اور بولنا ہے۔

پہلے تو حافظ حسین احمد صاحب جبار صاحب نے۔ آپ سب نے بولنا ہے۔ تو پھر پلیز ٹائم لمٹ رکھیں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میں نے تو ابھی تمہید باندھی ہے۔ ٹائم لمٹ کیوں کریں میری تقریر کے بعد ٹائم لمٹ کریں۔ ان کو اتنا وقت دیا ہے جتنا وہ چاہتے تھے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : نہیں ابھی سارے کھڑے ہو گئے ہیں سب نے ابھی بولنا ہے۔ بہرہ ور سعید صاحب ایک آپ نے نہیں بلکہ سب نے بولنا ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میڈم چیئرمین صاحبہ آپ کا حکم بسرو چشم لیکن اتنی درخواست کروں گا انہوں نے جو اتنے نکات اٹھائے ہیں ان کا بھی میں کچھ جواب دوں۔ ان کے سارے نکات برائے تنقید تھے اس لئے نہیں کہ وہ جینوئن تقریر تھی وہ برائے تنقید تھے وہ مثبت نہیں تھی وہ تخریب تھی انہوں نے تنقید کرنی ہے چاہے آپ جو کچھ بھی کہیں وہ تنقید ہی کریں گے کیونکہ ان کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے وہ اس واسطے بھیجے گئے ہیں انہیں ہر صبح لیٹر دیا جاتا ہے ہر رات ان کو ٹرینڈ کیا جاتا ہے۔

جناب والا میری گزارش یہ ہے اور جس پر یہ اعتراض کر رہے ہیں کہ آخر کار پولیس جائے گی بغیر سرچ وارنٹ کے اس کا بھی پرویژن 2 سیکشن نائن کو دیکھیں تو اس میں یہ ہے کہ اگر extreme emergency ہو تو تب سپرنٹنڈنٹ پولیس یا علاقہ مجسٹریٹ اس کی وجوہات writing میں کر کے اس کے بعد ایسی پارٹی بھیجی جا سکتی ہے لیکن یہ مسئلہ کیوں پیدا ہوا یہ مسئلہ آخر کیوں پیدا ہوا اگر ہم پاکستان کے اتنے ہی وفادار ہیں اگر ہمیں یہ اپنا ملک اتنا ہی عزیز ہے اگر ہمیں اپنی عزت اتنی ہی پیاری ہے دوستوں کی غریبوں کی اور لوگوں کی تو کیوں

اس چیز پر عمل نہیں کرتے جو اس سے پہلے کیا جائے گا۔ illicit arms رکھنے پر آپ کیوں تلے ہوئے ہیں کوئی صاحب فرماتے ہیں کہ میٹنگ میں اتنا اسلحہ کوئی صاحب فرماتے ہیں کہ فلاں صوبے میں کوئی arms surrender نہیں ہوئے اگر آپ کو اتنی چیز پیاری ہے تو (☆ ☆ ☆) illicit arms کو پیش کیجئے اس سے کچھ نہیں ہو گا دو چیزوں کا تو عام طور پر بڑا پروپیگنڈہ ہو رہا ہے۔ ڈرگ مافیا.........

حافظ حسین احمد : پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ لفظ غیر پارلیمانی لفظ ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اچھا جی (★★★)

ایک فاضل رکن : یہ لفظ کس کے لئے بولے گئے ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : یہ آپ بہرہ ور سعید صاحب سے پوچھئے۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید : مجھے جان بڑی پیاری ہے اور جس کی طرف میں اشارہ کرتا ہوں وہ بھی مجھے بہت پیارے ہیں۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ پیار نہ کروں تو یہ ان کی مرضی ہے مجھے تو ان کے ساتھ پیار ہے۔ جناب چیئرمین صاحب ہر پاکستانی سے میں یہ کہوں گا بہت کچھ کہنا ہے اور بہت کچھ کہنے کو جی چاہتا ہے میرے پاس بہت ہی مواد ہے میرے پاس الفاظ بھی ہیں میں ان کے جواب کا ترکی بہ ترکی جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہوں کاش ان میں اتنا حوصلہ ہوتا کہ یہ سنتے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ اچھا جناب شکریہ بہرہ ور سعید صاحب۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید : جناب وہ تو تین تین گھنٹے میں نے تو دس منٹ کی تقریر میں ابھی کچھ عرض بھی نہیں کیا ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ نے دس منٹ میں وہ کچھ کہہ دیا ہے جو لوگ گھنٹے میں نہیں کہہ سکتے۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید : جناب میں یہ کہوں گا کہ یہ اسلحہ افغانستان کی جنگ کی وجہ سے نہیں ہے افغان اگر یہ اسلحہ لائے ہیں تو اپنے تحفظ کے لئے لائے ہیں افغان اگر یہ اسلحہ نہ لاتے تو پاکستان میں بہت کچھ خرابیاں ہوتیں کیوں میرے دوستوں کو افغانستان والے برے لگتے ہیں جو جہاد کرتے ہیں جس نے مشرق وسطی کو جگا یا جس نے ہر چیز کو جگا یا کیوں ڈرتے ہیں

(☆ ☆ ☆) الفاظ بحکم میڈم ڈپٹی چیئرمین حذف کئے گئے۔

یہ غلط بات ہے۔ افغان مجاہدین نے ہم پر احسان کیا ہے وہ ہمارے دوست ہیں وہ ہمارے مہمان ہیں اس واسطے اگر انہوں نے اسلحہ لایا ہے تو آپ ان سے نہ خریدیں آپ ان سے لیکر سمگل نہ کریئے آپ کیوں ایسا کرتے ہیں اس لئے کہ "خود کردہ اعلاج نیست" پھر دوسری چیز یہ ہے کہ یہ illicit arms اور پٹھان، بھائی پٹھان کا کیا قصور ہے اگر وہ بندوق بچپن سے چلانا جانتا ہے تو وہ اس کا حق ہے اگر وہ بندوق رکھتا ہے تو اس کا حق ہے لیکن وہ غیر قانونی طور پر نہیں رکھتا۔ جناب والا میں.........

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جناب بہرہ ور سعید صاحب۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید :میں کیا کروں جناب میں اتنا کہوں گا کاش وقت ہوتا میرے دوست بیٹھے ہوئے ہوتے میں 70ء سے لے کر آج تک کی داستان ان کو سناتا تو بہت ہی اچھا ہوتا وہ خود جو کرتے ہیں وہ صحیح ہے جب دوسری حکومت کرتی ہے وہ غلط ہے یہ ابھی بھی پیمانہ ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ بہرہ ور سعید صاحب آپ تشریف رکھیں۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید :اچھا جی آپ کا حکم مان کر میں بیٹھتا ہوں لیکن اتنا عرض کروں گا کہ مجھے تشنگی رہی۔

کہ میری دنیا جل رہی ہو اور میں دیکھا کروں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جناب حافظ حسین احمد صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد : میں اس مسئلے پر بولنا چاہتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ بولنا چاہتے ہیں میں اپنے باقی معزز اراکین سے ریکوئسٹ کروں گی ٹائم بھی ہے اور اس بل کو ابھی move بھی کرنا ہے۔

چوہدری امیر حسین : محترمہ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ محترمہ ریکارڈ سے ملاحظہ فرمالیں جب کوئی موشن move ہوتی ہے۔ as of right وہ ممبر بول سکتے ہیں جنہوں نے اسے اپوز کیا ہو اگر فاضل ممبر نے اس کو اپوز نہیں کیا تو as of right he can't speak.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : چوہدری امیر حسین صاحب آپ تشریف رکھیں۔

حافظ حسین احمد : جناب اس وقت کورم موجود نہیں ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : میرے خیال ہے گن لیں۔

(مداخلت)

حافظ حسین احمد : اگر رولز پر چلنا ہے توپھر کورم نہیں ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : گن لیں کتنے ہیں۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید :اگر چیئر کی طرف سے اپوزیشن والوں کے ساتھ اتنی رعایت نہ کی جاتی تو وہ یہاں پر بیٹھتے۔ لیکن افسوس ہمیں دس منٹ نہیں ملتے ان کو دس گھنٹے کی اجازت ہے۔ ہم اس حکومت کے ساتھ نہیں ہیں مگر ملک کے ساتھ ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اخوانزادہ بہرہ ور سعید جمہوریت میں یہ سارا کچھ ہوتا ہے۔

حافظ حسین احمد : مخصوص حالات میں ہم سے زیادہ وہ بولتے ہیں جہاں پر انہیں اوپر سے حکم ہوتا ہے کہ اس مسئلے پر آپ زیادہ بولیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : نہیں نہیں جی میں بیٹھی ہوں جمہوریت کے لئے یہی سسٹم ہے۔ اب انہوں نے کورم کو indicate کر دیا ہے اب بیل کر دیں نہ ہوا تو adjourn کر دیں گے۔

(کورم کے لئے بیل بجائی گئی)

Madam Deputy Chairman: So, the House is not in quorum, it is adjourned till tomorrow morning at 10.00 A.M.

[The House then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning, on Wednesday, November 13, 1991].

PCPPI—24 (96) Senate—28-10-96.